

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, November 4, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty nine minutes after ten in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا ○
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَ
فَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ○

ترجمہ: اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا تو وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور اس کی رسی مضبوط تھامی تو عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل کریگا اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا۔

FATEHA

حاجی عبد الرحمان، جناب چیئرمین ایوان آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی عبد الرحمان صاحب۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, November 4, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty nine minutes after ten in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا ○
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَ
فَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ○

ترجمہ: اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا تو وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور اس کی رسی مضبوط تھامی تو عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل کریگا اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا۔

FATEHA

حاجی عبد الرحمان، جناب چیئرمین ایوان آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی عبد الرحمان صاحب۔

حاجی عبدالرحمان، جناب چیئرمین! کراچی میں جو سانحہ ہوا ہے۔ جو علماء قتل ہوئے ہیں ان کے لئے فاتحہ پڑھیں۔

جناب چیئرمین، چلیں جی فاتحہ پڑھیں۔
(فاتحہ پڑھی گئی)

جناب چیئرمین، جی جناب رضا صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir I would like to draw your attention

کہ آپ کو جیسا کہ پتہ ہے کہ ایک سرکولر سرکولٹ ہوتا ہے ہر ممبر کو کہ فلاں تاریخ پر کون سے questions آئیں گے۔ اس دفعہ جو سرکولر سرکولٹ ہوا جس میں تھا۔

questions to be asked at the sitting of the Senate to be held on Tuesday, the 4th of November 1997, in that sir, at serial No.39, there was a question asked by me, it is a very important question. It says, "will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:-

- (a) the number of references prepared by the Ehtisab Cell;
- (b) the number of references forwarded by the Ehtisab Cell to the Chief Ehtisab Commissioner and
- (c) the number of references forwarded by the Chief Ehtisab Commissioner to the Ehtisab Benches, indicating also the names of the persons involved and the number of references returned by the Chief Ehtisab Commissioner to the Ehtisab Cell.

جناب چیئرمین! یہ سوال تھا جس کو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے۔۔۔

Mr. Chairman: What is the problem.

میاں رضا ربانی۔ جناب چیئرمین! problem یہ ہے کہ آج جو سوالات print ہو کر آئے

ہیں۔ اس میں یہ سوال نہیں ہے۔

Mr. Chairman: You come and see me in my chamber and we will discuss it, call for the file and see why it has not happened.

میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! یہ سرکولر سینٹ سے issue ہوا ہے۔

Mr. Chairman: Obviously, it pertains to some lapse on the part of the Senate apparently. Why didn't you come to me, I will call for the file, call for the Secretary, discuss it and will ensure that it does not happen again.

میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ سینٹ کا اس میں lapse نہیں ہے۔ سینٹ نے تو کیا ہے۔ حکومت نے دانستہ طور پر اس کو روک لیا ہے۔

Mr. Chairman: What I am saying is ---

آخر کسین علی ہوگی۔

Why don't you come to me so that I find out where the problem lies.

میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ اس میں علی نہیں ہے بلکہ حکومت کی سرانمر بد نیتی ہے۔

But let me see it. I can't tell you. رہا صاحب، بد نیتی ہوگی۔

right away. We will find out. Please come to me. اگر بد نیتی ہے۔ We will find out

علی ہے We will find out and try to correct it.

Mian Raza Rabbani: Right.

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: But sitting here what can I do. OK. Q.No.1. Jamiluddin

Alli Sahib.

Dr. Jamiluddin Aali: Will the Minister for Finance and Economic

Affairs be pleased to state:

(a) whether the copies of the agreements made between the Accountability Cell and the Schon group made in New York and UAE in respect of the ventures of the Sohn group which the said cell has found dubious will be placed on the table of the House ;

(b) the actions taken or proposed to be taken against the senior executives of the nationalised commercial banks and DFIs found involved in illegal and unlawful sanctioning of loans and providing facilities to Schon group ; and

(c) the names, ranks and names of institutions of the above said officers ?

Mr. Sartaj Aziz : (a) there is no requirement that copies of these agreement should be placed on the Table of the House. However copies of the agreement are available, if any member wish to see it.

(b) No action has yet been taken against the Senior Executives of NCBs and DFIs in respect of illegal and unlawful finances allowed to Schon group. Investigations are underway to determine the names of the senior executives who were involved in providing unlawful financing to the Schon group.

(c) Answer to this would be provided once the investigations are completed.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

Mr. Chairman : Any supplementary ?

جناب جمیل الدین عالی، دوسری حق کے بارے میں جناب والا! سوال یہ تھا جیسے کہ آپ ملاحظہ کریں گے کہ کیا ان سینئر ایگزیکٹوز کے خلاف جو کہ قومیا نے ہونے بنکوں میں، قومیا نے ہونے مالیاتی اداروں میں تھے یا ہیں، کیا ان کے خلاف اس سلسلے میں کوئی کارروائی کی گئی ہے کہ انہوں نے ناجائز unlawful قرضے دیئے۔ جو کہ ایڈمٹ کیا گیا ہے جواب میں کہ unlawful، انہوں نے دو لفظ

financially illegal and unlawful offences allowed to شون گروپ ان کے لئے میں نے یہ پوچھا تھا کہ جن ایگزیکٹوز نے یہ کام کیا، کیا ان کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے، تو جواب یہ ملا ہے کہ Shon Group Investigations are underway to determine the names of the Senior Executives. جناب والا! اتنے بڑے agreement کر لئے، اتنے بڑے نتائج پر آپ پہنچ گئے کہ اتنے کروڑ کا غلط قرضہ دیا گیا ہے یا عین ہوا ہے یا وہ ناجائز لے رہے ہیں تو وہ کوئی آسپیوں کے خلاف انکوائری تو نہیں ہو رہی تھی، وہ فیصلے ٹائٹلوں پر تھے تو جونہی ان کے نام آتے، جن لوگوں کے کیس ہیں، ان کے خلاف کارروائی، کم از کم suspension فوری ضروری ہو جاتی ہے۔ تو کیا وزیر خزانہ صاحب یہ بتائیں گے کہ کس بناء پر ان لوگوں کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی ہے جن unknown لوگوں نے decision دینے تھے مالیاتی اداروں اور بینکوں میں۔

جناب چیئرمین، جی جناب وزیر خزانہ صاحب۔

جناب سمر تاج عزیز، جناب والا! جہاں تک identification کا تعلق ہے وہ تو ہو چکی ہے لیکن انکوائری in process ہے۔ اسی لئے ایکشن ابھی تک نہیں لیا جاسکا ہے، میرے خیال میں اسی ایک مہینے کے اندر اندر جب انکوائری مکمل ہو گی then it will be proper to give the names.

جناب چیئرمین، جی جناب تاج حیدر صاحب۔ جناب آپ کے تین سوالات ہو گئے، ٹوٹل تین ہوتے ہیں، آپ نے سارے ہی کر ڈالے ہیں، سلیمینٹری تین سے زیادہ normally نہیں کئے جاتے۔ اس میں عرض یہ ہے کہ اگر ایک ہی سوال پر دس سوالات ہو جائیں تو باقی رہ جائیں گے، اگر تھوڑا سا آپ بھی احتیاط کریں کہ سارے سوالات کو شش کریں کہ ہو جائیں۔

جناب جمیل الدین عالی، جناب والا! میں تو احتیاط مجسم رہتا ہوں آپ کے سامنے اور اس ہاؤس کے سامنے، طریقہ یہی ہے کہ میں فی الحال درخواست کروں کہ تیسرے سوال کے جواب میں، کیا میں یہ سمجھوں کہ —

(مداخلت)

جناب چیئرمین، جی تاج حیدر صاحب، باقی دیکھتے ہیں کہ کیا ہو۔

جناب تاج حیدر، جناب والا! اس میں کہا گیا ہے that there is no requirement that copies of these agreements should be placed on the table of the House. تو کیا

یہ ضروری نہیں ہے کہ احتساب بھی مخفی ہو اور بالکل جس طریقے سے معمولی الزامات ٹی وی پر دکھائے جاتے ہیں، اسی طرح سے جو صحیح findings ہیں اور facts ہیں وہ بھی ٹی وی پر دکھائے جائیں اور یہ جو under the table agreements ہو رہے ہیں ان کو کم از کم پبلک کو دکھایا جائے۔

جناب چیئرمین، جی جناب وزیر خزانہ صاحب۔

جناب سمرتاج عزیز، جناب والا! ہم نے صرف یہ کہا ہے کہ جی Agreements are available. یہ دیکھنا چاہیں تو میں ان کو ابھی دے سکتا ہوں اور اس پر یاد ہو گا کہ ٹی وی پر ایک پورا پروگرام ہوا تھا کہ خان گروپ سے یہ معاہدہ ہوا ہے۔ So, there was nothing under the table. لیکن یہ requirement ہے کہ اس طرح کا جو agreement ہو وہ table of the House پر رکھا جائے۔ لیکن it is available to the members if they want to see.

جناب چیئرمین، تو you can see it کوئی under the table بات نہیں ہے، کہہ رہے ہیں آپ دیکھ سکتے ہیں۔ جی انور بھٹو صاحب۔

چوہدری محمد انور بھٹو، جناب والا! قاضی وزیر خزانہ نے فرمایا ہے کہ Investigations are underway to determine the names of the Senior Executives ہوں کہ یہ investigation کس ادارے سے، کن افسران سے یا کس یول پر کی جا رہی ہے۔

جناب سمرتاج عزیز، accountability cell کمرہ رہا ہے with the cooperation of State Bank of Pakistan کیونکہ سٹیٹ بینک آف پاکستان that is suppose to supervise the working of the DFIs and Banks - اور جو irregularity ہوئی ہے اس کو سٹیٹ بینک کا کام ہے detect کرنا۔

جناب چیئرمین، جی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حامی جاوید اقبال عباسی، جناب والا! میرا سلیمنٹری سوال یہ ہے کہ واجب الاحترام وزیر خزانہ صاحب یہ بتائیں گے کہ خان گروپ نے کل کتنے قرضے لئے، ان رقم کی تعداد وہ بتا سکیں گے۔

جناب سمرتاج عزیز، جناب والا! یہ اس سوال سے arise تو نہیں ہوتا ہے لیکن میرے پاس جو information ہے وہ میں دے دیتا ہوں کہ یونائیٹڈ بینک نے چار گارنٹیاں ایٹو کی تھیں، 3.1 بلین کی،

اس کے علاوہ نیشنل بینک کی defaulter جو ہے اس کی amount 269 ملین ہے۔ NDFC نے جو facilities extend کی ہیں اس میں 40 ملین working capital ہے، نیشنل فابریز کو اور ایکویٹی جو 17 ملین ہے اور قاعدہ آباد وولن ملز کو 25 ملین کی facility تھی، اور ریہنٹری کو non-fund base 17 repayment guarantee ملین ڈالر کی تھی اور اسی طرح انڈسٹریل ڈیولپمنٹ بینک نے 6.8 ملین کی گارنٹی ایشو کی تھی اور انویسٹمنٹ کارپوریشن آف پاکستان نے 10 ملین کی خان ریہنٹری کو گارنٹی ایشو کی تھی اور اسی طرح equity participation fund نے 48 ملین کے shares participate کئے تھے، director کی approval سے جو کہ کمپنی کو پھر release کئے گئے۔ تو یہ amount ہیں، اس میں کچھ ان کے against assets ہیں جن کی adjustment ہو رہی ہے اور کچھ default میں ہیں جن کی recovery کی کوشش assets کو liquidate کر کے کی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین، جی جناب حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ : جناب والا! میسے کہ وزیر موصوف صاحب ابھی طرح سے جاتے ہیں کہ بنگلہ نظام میں پاکستان موثر کردار ادا نہیں کر سکا ہے۔ کبھی nationalization کبھی de-nationalization، کبھی squeezing of the banks اور کبھی down sizing of the banks ہو رہی ہیں اور حتیٰ کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ banking capital اور یہ جو industrial capital ہے ان کا amalgamation بھی کسی حد تک دشوار ہوا ہے اور اگر کہیں ہوتا ہے تو وہ بھی بحران کا شکار ہوتا ہے۔ کہیں اس مسئلے میں یہ تو نہیں ہے کہ بنگلہ کے قرضے دینے کا جو سسٹم ہے وہ business and productive oriented نہیں ہے اور صرف political privilege یا مراعات کی بنیادوں پر ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو تحقیقات میں یہ دشواریاں، یہ دیری کیوں پیدا ہو رہی ہے؟

جناب چیئرمین، جی جناب وزیر خزانہ صاحب۔

جناب سمرتاج عزیز، اس کا کافی طویل جواب ہے لیکن مختصراً کہا جاسکتا ہے کہ بنگلوں کو 74 میں نیشنلائز کیا گیا تھا۔ وہ تجربہ اچھا نہیں تھا۔ اس کی وجہ سے بنگلہ سیکٹر میں کافی خرابیاں پیدا ہوئیں۔ انہوں نے savings mobilize کئے، نہ efficient service دی اور نہ political pressure بھی کسی حد تک بڑھ گیا۔ اب جو ہم نے banking reforms شروع کئے ہیں اس میں اس کا بنیادی نوعیت کا حل تلاش کیا جا رہا ہے۔ اسی ہاؤس میں اپریل اور مئی میں چار نئے قوانین پاس کئے تھے، جس میں سٹیٹ بینک کو

autonomy دی تھی کہ ان بنکوں کو supervise کرے اور بنکوں کو بھی یہ autonomy دی گئی تھی کہ وہ بغیر political interference کے اور اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز جو ہیں، اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کے بارے میں بھی سٹیٹ بینک کو اختیارات دے دیئے گئے ہیں کہ چیف ایگزیکٹوز بھی اور بینک کے بورڈز بھی صرف انہی لسٹوں سے appoint کئے جاسکتے ہیں جو سٹیٹ بینک منظور کرے گا۔

اس حوالے سے جو دوسری کوشش کی جا رہی ہے وہ یہ کہ جو stuck up loans ہیں 128 ارب کے، وہ جلدی سے جلدی recover کئے جائیں تاکہ ان بنکوں کی بیلنس شیٹ بہتر ہو، ان کا excessive administrative expenditure کسی حد تک curtail کیا جائے اور یہ بینک فعال کردار ادا کر سکیں۔ جب یہ ان کی پوزیشن improve ہو جائے گی تو وہ اس قابل ہوں گے کہ ان کو privatize کیا جاسکے۔ اس حوالے سے ابھی جو ورلڈ بینک کے صدر آئے تھے انہوں نے یہ acknowledge کیا کہ اگر پاکستان میں پچھلے چار پانچ مہینے میں یہ بینکنگ ریہارمز کر کے اور بینکنگ سیکٹر میں depositors کا اور investors کا confidence نہ بڑھایا ہوتا تو جو far-east میں اور south-east asia میں بحران آیا ہے اس کا پاکستان پر بہت برا اثر پڑتا۔ یہ جو عمل ہے، جن مشکلات کی طرف فاضل ممبر نے اشارہ کیا ان کو دور کرنے کی کوشش شروع ہو چکی ہے اور مجھے امید ہے کہ اس مالی سال کے آخر سے پہلے پہلے یہ بہت سی خرابیاں دور ہو چکی ہوں گی۔ بنکوں کا جو انتظامی خرچہ ہے، جو کہ باقی دنیا سے ڈبل ہے، وہ کم ہو چکا ہو گا، stuck up loans کی recovery ہو چکی ہو گی اور سٹیٹ بینک کی اکاؤنٹی کے حوالے سے جو کارکردگی ہو گی وہ کافی حد تک بہتر ہو چکی ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ آپ آخر میں last سوال کریں گے۔ آپ کا سوال آخر میں ہو گا اس کا جواب وہ دیں گے۔ ان کا تعلق ان کے سوال سے تھا۔ جی جناب بیگم نسرین جلیل صاحبہ۔

بیگم نسرین جلیل۔ جناب چیئرمین! Nationalized banks کے حوالے سے میرا وزیر موصوف سے سوال ہے کہ کیا UBL مزید تین ہزار افراد نکالنے کا ارادہ رکھتا ہے جبکہ ہمیں ڈاکٹر فاروق ستار جو کہ سندھ کے سینئر منسٹر ہیں اور سینئر آفٹاب چیخ سے، President UBL زبیر سومرو صاحب نے کہا تھا کہ

There will be no more retrenchment. I would like to have the assurance from the

Government.

جناب سرتاج عزیز۔ سوال سے نہیں نکلتا لیکن وہاں ہے کیا۔ یہ بینک کے بورڈ خود فیصلے کرتے ہیں Golden Handshake Scheme کا لیکن جہاں تک بینک نے ہم کو اطلاع دی ہے وہ یہ ہے کہ مزید downsizing یا right sizing کا ان کا پروگرام نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ ہے کہ نہیں ہے۔

جناب سرتاج عزیز۔ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ہے۔ جی اقبال حیدر صاحب۔ پھر باقی سوال رہ جائیں گے اس پر بہت دلچسپی لگتی ہے۔ جی۔

سید اقبال حیدر۔ جناب مجھے احساس ہے کیونکہ میرے اپنے سوالات ہیں۔ میں محترم وزیر موصوف سے صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ کس گروپ نے ہون بینک کے شیئرز اور Management اور Administration کو take over کیا ہے اور ان کے اصل نام اور ان کی controlling party کے اصل نام ایک تو ہے سامنے جو corporate veil کے تحت آتے ہیں

This remove the veil and then you will see the real owner, So, I want to know the names of the persons who have taken over share and administration and control of Schon Bank and their owners' and directors' names?

جناب چیئرمین۔ اس کے لئے انہیں دوبارہ سوال پوچھنا پڑے گا کیونکہ یہ privatization کا جو عمل ہے اس کے بعد ہوا تھا 'عمان کی پارٹی ہے اور اخبارات میں اس کی تفصیل آئی تھی لیکن اگر یہ سوال پوچھیں گے کہ ان کے Directors کی تفصیل وغیرہ بتائیں تو وہ بتادیں گے۔

سید اقبال حیدر۔ جو اصل نام ہیں وہ ماڈل ٹاؤن اور رائے ونڈ میں رہنے والے ہیں 'وہ عمان کے نہیں ہیں۔

جناب سرتاج عزیز۔ غلط ہے جی۔

جناب چیئرمین۔ غلط ہے جی۔ جی جناب قائم علی شاہ صاحب۔

جناب قائم علی شاہ۔ انہوں نے کہا ہے کہ illegal اور unlawful financing allow

کئے گئے تھے شون کو لیکن ان کے جواب میں یہ تصاد ہے کہ ابھی انہوں نے کوئی action نہیں لیا ان افسران پر نہ ہی determine کیا ہے کہ کون سے افسران ہیں تو پھر کیسے وہ احتساب سیل اس understanding یا فیصلے پر پہنچے کہ یہ illegal اور unlawful ہے جبکہ accused کا پتا نہیں ہے کہ کہوں نے کیا تو کس طرح سے TV پر بھی آ گیا اور پھر action بھی لیا گیا، ایک گروپ پر، شون پر، لیکن جن افسران نے ان سے deal کیا یا unlawful finances دیئے ان کا پتا ہی نہیں ہے۔ یہ کس قسم کی investigation ہے جناب۔

جناب چیئر مین۔ جی Minister for Finance۔

جناب سرتاج عزیز۔ یہ تو جی میرا خیال ہے کہ obvious سب بات ہے کہ جب کوئی illegal یا unlawful transaction ہو وہ تو ظاہر ہو جاتی ہے کہ یہ نہیں ہو نا چلنیے تھا۔ اب اس کے بعد یہ investigate کرنا کہ کس نے authorize کیا کس level پر authorize کیا، Directors اس میں شامل تھے اس بینک کے مختلف stages سے وہ کیسے گزرا اور کس نے discretion کی یا اپنے اختیارات کا تجاوز کیا یا کوئی غلط document کے against دیا یا security کو صحیح varify نہیں کیا جو investigation کا کام ہے جن لوگوں نے obviously اس case کو deal کیا وہ تو سامنے ہوتے ہیں لیکن ذمہ داری جس کی ہے کہ غلط دیا وہ investigation کے بعد ہے۔

جناب چیئر مین۔ ہاں پردہ کون لوگ ہیں۔

جناب سرتاج عزیز۔ جس نے authorize کیا وہ جو investigation کے بعد release کی جانے گی۔ بعض اوقات instructions آتی ہیں کہ یہ کام کردو اور افسر خود ذمہ دار نہیں ہوتے تو یہ میرا خیال ہے کہ جب investigation کے بعد یہ معاملہ آنے گا تو ہم ضرور یہاں پیش کر دیں گے۔

Mr. Chairman: Last question.

جناب سرانجام خان۔ اخباروں میں جہاں تک آیا ہے کہ انہوں نے ایک خط لکھا ہے سیئر سیف الرحمن کو یا گورنٹ آف پاکستان کو کہ ہم نے جتنا قرضہ لیا ہے اس میں 75% ہم نے جس کی وجہ سے یہ قرضہ لیا تھا اس کو فہ دیا ہے۔ بھائی تین ارب ہم نے اڑا دیئے اور دو ارب کی جو ہماری جائیداد ہے پاکستان میں وہ surrender کرنے کی لئے تیار ہیں۔ آیا یہ خط حقیقت ہے اور اگر حقیقت ہے تو اس کو یہاں سینٹ میں پیش کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Finance.

جناب سرتاج عزیز۔ جو agreement ہے اس میں انہوں نے یہ تو تسلیم کیا ہے کہ یہ ہمارے Directors کی liability ہے جتنے بھی قرضے لئے گئے اور اس کے حوالے ہمارے اپنے assets کی list دی ہے یہ offer کرتے ہیں اور اس کے against انہیں adjust کر لیا جائے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی document ہو تو وہ میں investigate کر کے پیش کر دوں گا۔

جناب چیئر مین۔ شکریہ جی۔ last question جمیل الدین عالی صاحب۔

جناب جمیل الدین عالی، فنانس منسٹر صاحب نے فرمایا تھا اور اب دوبارہ اس کو دہرایا ہے کہ ان سینٹر ایگزیکٹوز کے خلاف انکوائریز جاری ہیں۔ تحقیق قوتیں جاری ہے کہ جن پر شبہ ہو سکتا ہے یا ہوا ہے کہ انہوں نے ایسی بدعاملی یا غیر قانونی بات کی ہے۔ میں یہ جانتا چاہتا ہوں جناب والا کہ کیا نظر رکھی گئی ہے ان سینٹر ایگزیکٹوز پر جو ان چیزوں میں ملوث ہیں کہ وہ گولڈن شیڈ یا نارمل ریٹائرمنٹ بینٹ لے کر اپنے گھروں میں جا کر آرام سے نہ بیٹھ جائیں۔ کیا ان کو کم از کم معطل کیا گیا ہے یا ایسے سی وایچ اینڈ وارڈ کا انتظام کیا گیا ہے۔ کیونکہ کئی ادارے ہیں جناب۔ اس میں کئی ڈی ایف آئیز involved ہیں اور کئی قومیلے ہوئے بینک involve ہیں۔ کیا گورنمنٹ نے کوئی ایسا انتظام کیا ہے کہ ان پر نظر رکھی جائے کہ ممکن ہے کہ بعد میں قصور وار نکلیں تو وہ یہ پیسے بھی لے گئے، اس کو بھی کھا گئے۔ میں اس کی assurance اور جواب جانتا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین۔ جی جناب وزیر خزانہ صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ اس میں جہاں تک پہلا سوال ہے وہ بالکل کلیئر instruction میں تمام بینکوں کی طرف سے اور سٹیٹ بینک کی طرف سے کہ جن افسران کے خلاف criminal investigation یا انکوائری ہو رہی ہیں وہ گولڈن شیڈ یا نارمل ریٹائرمنٹ لے کر چلے گئے۔ تو وہ تو safe guard ہے۔ باقی جہاں تک تعلق ہے suspension کا وہ جیسے پہلے کہا گیا انکوائری جیسے جیسے proceed کریں گی۔ جس کے خلاف prima facie کیس نکلے گا اسے suspend کر کے مزید کارروائی کی جائے گی اور جہاں ضرورت ہو criminal investigation کی۔۔۔

جناب جمیل الدین عالی۔ what about their normal retirement. اگر وہ بینٹ

لے جاتے ہیں۔ compensation لے جاتے ہیں پنشن لے جاتے ہیں commute کرا لیتے ہیں۔ کروڑوں روپے۔

جناب مسرتاج عزیز، میرا خیال ہے کہ بینک اس حد تک احتیاط کریں گے کہ جن کے خلاف ایسی کوئی انکوائری ہے ان کو اس میں بریڈر نہ کیا جائے اور ان کو surveillance میں رکھا جائے جب تک وہ معاملہ clear نہیں ہو جاتا۔

Mr. Chairman: Next question No. 2 Jamil-ud-din Aali .

2. *Mr. Jamiluddin Aali : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether the document titled Human Development in South Asia, 1997 edited by Dr. Mahboobul Haq and launched on April 9, 1997 by the South Asian Development Centre in Islamabad has been examined in the Ministry of Finance/the Economic Affairs Division/the Planning Division, if so, whether the Ministry agree with the data, findings and the recommendations of the said document in respect of Pakistan, if so, to what extent?

Mr. Sartaj Aziz : Yes, it has been reviewed by the Planning and Development Division. As a result of this review Planning and Development Division has found some deviations in human development indicators data in the document. Necessary corrections have been suggested and forwarded to HDC for correcting the data.

As regards findings and recommendations contained in the document regarding large gaps in the economic growth and human Development in Pakistan and need for improvement in the latter, we are in general agreement.

Mr. Chairman : Supplementary ?

جناب جمیل الدین عالی - جناب والا! اس جواب میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے جو میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے - میں نے یہ پوچھا تھا کہ اب اس کو میں دہراتا نہیں کہ South Asian

Development Centre کی رپورٹ ملاحظہ ہوئی ہے۔ منسٹری آف فنانس میں اور کیا اس کے تاثرات ہیں تو جواب یہ ہے کہ yes, it has been reviewed by the Planning and Development Division.

As a result of this review Planning and Development Division has found some

deviation سر deviation in human development indicators data in the document مراد ایک تو میں نہیں سمجھا۔ دوسری بات یہ کہ اگر ان کی مراد بہر حال ڈیٹا سے مستطق ہے کہ ان کا ڈیٹا غلط پایا گیا ہے تو انہوں نے جو اپنا صحیح ڈیٹا advice کیا ہے تو اس کی بنیاد کیا تھی اور ان کی رائے میں ان کی کیا بنیاد ہے کیونکہ وہ رپورٹ یہ کہتی ہے normally جو اسی بیٹرن پر ہے جس پر human development report یو این ڈی پی کی آیا کرتی تھی کہ کنٹریس سے ڈیٹا لیتے ہیں وہ آپ کے دیئے ہوئے ڈیٹا پر نہ جب کرتے ہیں نہ اپنے آپ اس میں ڈیٹا infuse کرتے ہیں۔ available چیزیں لیتے ہیں اور کنٹریس کے ڈیٹا کو وہ کبھی normally challenge نہیں کیا کرتے۔ تو اس کی مراد ہے اور اس کے preamble میں بھی ہے کہ normally وہ انہی پر rely کرتے ہیں مختلف حکومتوں پر۔ تو آپ کی حکومت نے اور آپ کی وزارت میں ایک تو deviation سے کیا مراد ہے ذرا یہ فرمادیں چاہے انگریزی میں فرمادیں ہم کوشش کریں گے۔ اردو میں کہیں تو زیادہ لوگ سمجھ لیں گے۔ دوسری یہ کہ انہوں نے اس کا کیا جواب دیا۔ جب آپ نے ان کی کوئی غلطی بتائی Human South Asian Development Centre کا دفتر یہاں اسلام آباد میں ہی ہے وہاں نیویارک میں نہیں ہے۔ کیا انہوں نے کوئی جواب دیا ہے چونکہ رپورٹ جناب والا آپ ہی کی صدارت میں launch ہوئی تھی مئی میں اور اس میں فنانس منسٹر صاحب بھی شریک تھے۔ تو مئی سے ڈاکومنٹ عام ہیں اگر میں غلطی نہیں کرتا شاید اپریل یا مئی۔ اس کے بعد انہوں نے کبھی بتائی ہوں گی ان کی غلطیاں تو انہوں نے غلطیاں تسلیم کی ہیں یا کوئی جواب آیا ہے یا نہیں آیا ہے۔ یہ دو باتیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر فنانس۔

جناب مسرتاج عزیز۔ جناب جیسے کے فاضل ممبر کو معلوم ہے یہ رپورٹ پاکستان میں نہیں تھی بلکہ پوری SAARC Region سات ملکوں میں تھی تو ظاہر ہے اس میں جو ڈیٹا تھا خاص طور پر سوشل سیکٹر پر expenditure کا وہ International sources سے لیا گیا تھا اور 1994-95 کے حوالے سے تھا اور اسی سے conclusion adopt کیا گیا تھا کہ پاکستان کا حصہ ہے یا رینک ہے 'ان مالک میں جتنا خرچہ

وہ کرتے ہیں وہ اس کے مطابق آتے ہیں۔ ہمارے جو social expenditure ہیں خاص طور پر سوشل ایکشن پروگرام کے حوالے سے، اس میں بتدریج کافی تیزی آ رہی تھی اور جو ہمارا latest year ہے 1997-98 اس میں جو social sector پر expenditure ہے وہ ٹوٹل expenditure کا 16% سے بڑھ کر 21% ہو چکا ہے۔ یعنی اس رپورٹ میں تھا کہ Pakistan is spending 16% of her budget on social sector اس دوران میں وہ 21% ہو چکا ہے۔ تو ہم نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا کہ یہ trend چونکہ پچھلے چند سالوں میں تیزی سے بڑھا ہے اور ہمارا جو بینک اور سٹیش انوں نے سارک کے حوالے سے بتایا ہے وہ out of date ہے۔ آپ آئندہ رپورٹوں میں اسے درست کر لیں۔ اس حد تک ان کا جو 1994 کا data تھا وہ ان sources کے مطابق ٹھیک تھا۔ ان کے social expenditure کی جو اس میں definition ہے بعض اوقات اس میں بھی تفاوت ہوتا ہے تو اس کو آئندہ رپورٹوں میں update کریں کیوں کہ ہم نے اس میں جو سوشل ایکشن پروگرام کے حوالے سے پیش رفت کی ہے اور اب ہم اپنے ترقیاتی اخراجات کا 21 فیصد خرچ کر رہے ہیں تو ہمارا بینک اس میں اوپر چلا جائے گا۔ یہ point out کیا گیا تھا اور اس میں میرا خیال ہے controversy کی کوئی بات نہیں ہے۔ میں اس کو updating کہوں گا کہ رپورٹ کو جو ہم نے update کی ہے لیکن اس سے ان کے conclusions ضرور متاثر ہوتے ہیں۔ اگر updated information کی روشنی میں دیکھا جائے تو پاکستان کے جو social indicators ہیں اور جو social expenditures ہیں وہ اتنے کم نظر نہیں آئیں گے جتنے انہوں نے اس رپورٹ میں دکھائے ہیں۔ مجھے امید ہے آئندہ جو ہر سال وہ رپورٹ جاری کریں گے اگلی رپورٹ میں اس کی تصحیح ہو جائے گی۔ اس کا علاج بھی ہم نے suggest کیا ہے کہ عام طور پر باقی ملکوں کا data سال، دو سال delayed آتا ہے تو foot note کے ذریعے سے تصحیح ہو سکتی ہے کہ یہ data اس سال کا ہے۔ اگر یہ سال دیکھا جائے تو figures یوں بنے گے۔ مجھے امید ہے کہ اس حوالے سے اگلی رپورٹ میں یہ تصحیح ہو جائے گی۔

جناب جمیل الدین علی۔ کیا وزیر صاحب یہ یقین دلا سکتے ہیں data کے resources محکم ہیں۔ ان پر یہ یقین رکھتے ہیں۔ Statistics Divison کوئی data دیتا ہے، سٹیٹ بینک کا کوئی data ہوتا ہے۔ بعض اوقات وزراء کی تھاریز میں کچھ data آتا ہے تو کون سا data ٹھیک سمجھا جائے۔

جناب صرتاج عزیز۔ اصل میں ہم جس data کی بات کر رہے ہیں وہ expenditure data ہے۔ اس کے بارے میں کوئی زیادہ شک اور اختلاف نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ آڈیٹر جنرل کے ذریعے سے اور

صوبائی حکومتوں کے ذریعے سے clear cut ہوتا ہے کہ بجٹ میں اتنی allocation تھی، اتنا خرچہ ہوا۔ اس میں کوئی ایسی controversy نہیں ہے۔ controversy ایسی چیزوں میں ہوتی ہے مثلاً small scale industries کا growth rate کیا ہے، total employment figures کیا ہیں، G.D.P prices کے data کے بارے میں بعض اوقات تفاوت ہوتا ہے لیکن expenditure کے data کے بارے میں اتنا تفاوت نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین۔ بشیر احمد مٹہ۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب والا! میرا مختصر سا سوال ہے۔ یہ جو South Asian Development Centre ہے جس پر ہم یہاں بحث کر رہے ہیں۔ اس کا status کیا ہے۔

I mean what is its status and what entitles it that its reports should be taken as authoritative by the Government of Pakistan.

جناب مسرتاج عزیز۔ یہ ایک nongovernmental NGO ہے۔ یہ internationally funded ہے کچھ ادارے اس کو فنڈ کر رہے ہیں۔

It is a research organization which publishes and there are many other people which do this and it is one among many. There is no particular significance.

Mr. Bashir Ahmed Matta: It is a quite vague answer sir. What entitles it to special consideration on the part of the government?

اگر بہت سے ہیں Why should the government be bound by the findings of just one NGO and funded by certain NGOs, what NGOs اس کی کوئی اتھارٹی نہیں ہے اور نہ اس کا کوئی formal international status ہے نہ ہی governmental state structure میں اس کا کوئی status ہے۔

This is an opinion of one of the economist and you see he is no more in the government. He tried his policies while he was in the government and they have not succeeded much while he was at the helm of affairs in the Finance Ministry.

تو اس کی یہاں پر کوئی ضرورت نہیں کہ کوئی جو کچھ بھی لکھے حکومت خواہ مخواہ اس کا نوٹس لے اور اس کو

implement کرے۔

Mr. Sartaj Aziz: The first thing is we are not bound by the Centre's recommendations nor we have spent too much time on it.

چونکہ سوال پوچھا گیا تھا اس لئے ہم نے جواب دے دیا۔ ہمارے پاس جو رپورٹیں آتی ہیں وہ بین الاقوامی اداروں سے بھی آتی ہیں۔ قومی اداروں سے بھی آتی ہیں لیکن جو issues اس سٹر یا رپورٹ نے point out کئے ہیں وہ ہمارے لئے اہم ہیں کہ ہمارے جو human development, social indicators میں وہ basically ہمارے جو economic progress ہے اسے reflect نہیں کرتے۔ Economic لحاظ سے جو ہمارا مقام ہے SAARC میں بھی اور دنیا کی سطح پر بھی ہمارے جو social indicators ہیں چاہے آپ ایجوکیشن دیکھ لیں، health indicators دیکھ لیں، life expectancy at birth, nutrition indicators, they are bracketed with the lower of the low income countries اور یہ تفاوت جو ہے partly growth rate کی وجہ سے ہے partly past neglect کی وجہ سے ہے۔ اس پر اگر کوئی رپورٹ آتی ہے اور اس میں کسی ٹارگٹ کی بات کی جاتی ہے۔۔۔ اور صرف یہی سٹر نہیں ہے کوپن ہیگن میں مارچ 1995 میں ایک social summit ہوئی تھی جس میں ہمارے لیڈروں نے بھی شرکت کی تھی، بلکہ پچھلے تین سال میں اس موضوع پر چار summits ہوئی ہیں۔ women and development پر بیجنگ میں ہوئی ہے۔ پاپولیشن پر Cairo میں ستمبر 1994 میں social summit ہوئی تھی اور جس target کی اس سٹر نے evaluation کی ہے وہ کوپن ہیگن کی summit میں تمام لیڈران نے متفقہ طور پر adopt کی تھی کہ ہمیں سوشل سیکٹرز میں یہ یہ progress کرنی چاہیئے تو یہ ایک قسم کی unofficial monitoring ہے کہ ہم اپنے سوشل سیکٹرز میں کیسی progress کر رہے ہیں۔ لہذا ہمیں ان چیزوں کو welcome کرنا چاہیئے تاکہ policy level پر اور allocation کرتے وقت ان چیزوں کا خیال رہے کہ تعلیم میں اتنا فرق ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی ہم تعلیم پر پوری رقم خرچ نہیں کر رہے۔ جیسے جیسے وسائل بڑھیں گے ہمیں تعلیم کی طرف اور زیادہ توجہ دینی چاہیئے اور cost effective طریقے سے literacy بڑھانی چاہیئے۔ اس میں ایک اور فائدہ یہ ہے کہ مختلف ملکوں کے تجربات کا تجربہ ہوتا ہے کہ انہوں نے literacy یوں بڑھائی یا UN نے poverty کو یوں reduce کیا یا basic health facilities یوں provide کیں تو وہ بھی ہمارے جو Planning Commission میں یا Health Ministries میں experts ہیں ان کو فائدہ ہوتا ہے کہ اس میں کیا ہے۔ تو اس قسم کی رپورٹوں کو ہمیں welcome کرنا

چاہیے بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہاں اس قسم کی NGOs کم ہیں environment پر 'population پر education اور human development پر - ہمیں زیادہ اس قسم کی NGOs کی اور community organizations کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین، شکریہ جی۔ بشیر منہ صاحب۔

جناب بشیر احمد منہ - اگر یہ NGOs کے opinions کو welcome کرتے ہیں تو GOs کیا کرتی ہیں governmental organizations کیا کرتی ہیں خود۔

There are too many of these NGOs everywhere scattered in the world but every country has to attend to its problems according to its own priorities and according to the options which are available to it.

تو ایسے تو یہ ایک mental عیاشی ہے کہ NGOs کوئی چیز لکھتی ہیں اور اس کو یہ welcome کرتے ہیں تو GOs کیا کرتی ہیں یہ ذرا ہمیں بتائیں۔

جناب مسرتاج عزیز۔ گورنمنٹ تو اپنا کام کر رہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ میرا خیال ہے انہیں اس مسئلے کو زیادہ غور سے study کرنا چاہیئے۔ دنیا بھر میں جو community organizations ہیں ان کا صرف یہ کام نہیں ہے کہ وہ گورنمنٹ کو influence کرے، ان کی policies کو influence کرے، اس وقت جو community organizations ہیں، وہ environment کی field میں، population کی field میں، poverty کی field میں بہت اہم کردار ادا کر رہے ہیں اور اس لئے آئندہ چل کر ہماری جو civil societies ہیں، جو Non Governmental Organizations ہیں، کوئی government machinery میں نہیں پہنچ سکتی، ہر محلے میں نہیں پہنچ سکتی جب تک کہ وہاں کے لوگ اپنے آپ کو کسی نہ کسی community organization میں اپنی marketing کے لئے، اپنی inputs کے لئے services provide کرنے کے لئے، اپنے حقوق کے لئے organize نہیں کریں گے کام نہیں چلے گا۔ ہمیں جو NGOs کی growth ہے، میں NGOs سے زیادہ ان کو community organization کہنا prefer کروں گا، اس کا آگے چل کر دنیا میں role جو ہے civil society کا وہ بڑھ رہا ہے اور اس لئے جو بات ہو رہی ہے کہ ان کی رپورٹوں کا ہم پر کیا اثر ہوتا ہے this is a very minor part of the NGO role - این جی اوز کا basic role ہے to help communities, to help

themselves and this is a role which should be encouraged and we are encouraging in the area of health services and educational services.

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ جمیل الدین علی صاحب۔

جناب جمیل الدین علی - شکریہ جناب والا! میرا point

of personal explanation ہے۔ میں نے کوئی ایسا سوال نہیں کیا تھا جو bound کرتا تھا گورنمنٹ کو کہ اس کا نوٹس لے کسی NGO کو یہ جواب دے۔ میں صاحب نے میرا خیال ہے کسی حد تک نامہ رسانی کر کے ایک شخصیت کی طرف اشارہ کر دیا، اس کی اہلیت یا نااہلی کی طرف۔ یہ ایک رپورٹ ہے جو جناب نے بھی ملاحظہ کی ہے اور اس کی صدارت آپ نے فرمائی تھی۔ یہ معمولی NGO نہیں ہے۔ یہ بہت اہم رپورٹ ہے جس میں سات ممالک شریک ہوئے ہیں، ان کے research scholars کے نام اس میں چھپے ہوئے ہیں۔ ان کے سابق وزراء شریک ہوئے ہیں۔ یہاں ڈاکٹر محبوب الحق کوئی ایسی چیز نہیں ہیں کہ اگر گورنمنٹ میں نہ رہے ہوں تو آپ ان کو رد کر دیں، اپنے نام سے وہ دنیا میں ایک بہت مشہور economist کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ ان سے اختلاف کریں۔ میں سربراہ عزیز صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ان کے کردار کو defend کیا، ایک بڑی NGO کہ اس کا نوٹس لینے کا پہلے اعلان تھا پھر اقرار کیا کہ وہ اس کا نوٹس لیتے ہیں۔ جناب والا! گزارش یہ تھی کہ اگر ہم ایک ایسے اہم ادارے کو جن کو کروڑوں روپیہ باہر کی agencies دیتی ہیں اور جس میں ہمارے ایشیاء کے بہت سارے ادارے شریک ہوتے ہیں، اگر ہم ان کی reports کا نوٹس نہیں لیں گے، ہم یہ نہیں کہتے کہ ان کو مان لیجئے، اگر ہم ان کا نوٹس نہیں لیں گے تو جیسا کہ خود وزیر خزانہ نے فرمایا کہ کوئی حکومت وہ تمام کام نہیں کرتی جو NGOs مل کر کر سکتے ہیں یا جگہ جگہ جاتے ہیں۔ تو میں صاحب سے میں گزارش کروں گا کہ وہ یہ خیال نہ فرمائیں خدا نخواستہ کہ کسی گورنمنٹ سے گئے ہوئے آدمی کا اگر کوئی ایسا کام آیا ہو وہ تو اس کے ادارہ کی طرف سے آیا ہے۔ اس میں تو سات آدمی ہیں۔ اس میں تو ہندوستان کا وزیر خزانہ بھی ہے، اس میں تو سری لنکا کا بھی ہے اور جہاں تک محبوب الحق صاحب کا سوال ہے تو وہ UNDP کے Editor بھی تھے۔ جناب ایسی بات نہیں ہے۔ چھ سات رپورٹیں ہیں تو میرا خیال ہے کہ میں bound نہیں کرتا چاہتا تھا جناب۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، تقریر مناسب نہیں ہوتی سوال پر، سوال آپ نے میرا خیال پوچھا ہے،

جواب بھی دے ہی دیا ہے اور کوئی سوال اس پر؟ کوئی نہیں۔ اگلا سوال نمبر 3 اقبال حیدر صاحب۔

3. *Syed Iqbal Haider : Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the names, designation Educational and professional qualifications, salary and allowances and other fringe benefits being received by the persons appointed in various capacities having the status of a Federal Minister or Minister of State since 20th February, 1997?

Minister Incharge of the Cabinet Division: Details are annexed.

ANNEX

NAMES , DESIGNATION , EDUCATIONAL AND PROFESSIONAL QUALIFICATION , SALARY AND ALLOWANCES AND OTHER FRINGE BENEFITS BEING RECEIVED BY THE PERSONS HAVING THE STATUS OF FEDERAL MINISTER/MINISTER OF STATE SINCE 20TH FEBRUARY, 1997.

S.No.	Names & Designation	Educational and Professional Qualification	Salary, Allowances and Other Fringe Benefits
01	Mr. M.Anwar Zahid Special Assistant to the Prime Minister with the status of Federal Minister.(17-2-1997)	BA(Hons)/LLB Diploma in Public Administration (Oxford) Member of the Erstwhile CSP Retired in BPS-22 in 1994	As admissible to a Federal Minister under the provision of Federal and Minister Of State. (Salaries, allowances and privileges act 1975)
02	Dr. Hafiz A. Pasha, Deputy	Ph.d in Economics	- do -

	Chairman, Planning Comm. with the status of Federal Minister. (04-04-1997)	Stanford University, U.S.A.	
03.	Ch. Muhammad Farooq, Attorney General for Pakistan with the status of Federal Minister (11-04-1997).	Law degree from Uni- versity of Punjab. 38 years practice in the legal profession. Previously held the appointments of Deputy Attorney General of Pakistan.	Salary Rs.50,000/- Allowance Rs.6,000/- A chauffeur driven Car, free furnished Govt. accommodation
04.	Mian Muhammad Zaman, Chairman, Federal Land Commission with the status of Minister of State. (21-07-1997)	Member of Parliament, Previously held the position of :- i) Minister of State for Industries. ii) Minister of State for Manpower & Overseas Pakistanis. iii) Minister of State for Science & Technology.	Not drawing any salary, allowances and other fringe benefits (Drawing MNA's salary and allowances)
05.	Khawaja Muhammad Asif, Chairman Privatization Commission with the status of Federal Minister. (05-03-1997).	B.A.LLB. 20 years Banking experience.	Not drawing any salary, allowances and fringe benefits as Chairman, Privatization Com. (Drawing MNA's salary & allowances)

06. Ch. Abdul Ghafoor, Chairman, Prime Minister's Implementation and Inspection Com. with the status of Federal Minister. (21-7-1997).	Senior Advocate High Court.	Not drawing any salary, allowances and fringe benefits as Chairman (Drawing MNA's salary & allowances)
07. Mr. Ahsan Iqbal, Chief Coordinator for "Pakistan 2010 Programme" with the status of Minister of State. (13-05-1997).	MBA (Marketing & Strategic Management U.S.A. B.Sc(Mechanical) Engineering U.E.T., Lahore.	Not drawing any salary, allowances and fringe benefits as Chief Coordinator for Pakistan "2010 Programme." (Drawing MNA's salary & allowances)
	Georgetown Leadership Seminar School of Foreign Service, Georgetown University, USA. Duke of Edinburgh's Commonwealth study Conference, Oxford University, Oxford, U.K. Asia Vision 2000 Leadership Seminar Conference of Korean Development Model, for Asian Leaders, Seoul,	

	Korea.	
08. Mr. Shahid Khaqan Abbasi,	M.Sc. Engineering Uni.	Drawing the
Adviser to the Prime	of California, USA. 12	salary & allowances
Minister for PIAC Affairs	Years Management	as admissible to a
with the status of Minister	experience Elected MNA	Minister of State
State.	consecutively four times.	under the provisions of
(26-4-1997)	Member Defence committee	Federal Minister of
	three times.	State (Salaries and
	Chairman one time. 700 hrs.	Privileges Act 1975.)
	flying time experience.	
09. Pir Muhammad Sabir Shah,	Graduate, Diploma	Not yet drawn any
Adviser to the Prime	in Arabic,	salary and fringe
Minister for National	Former Chief Minister	benefits.
Affairs with the status	NWFP.	
of Minister of State.		
(13-09-1997).		
10. Mr. Humayun Akhtar Khan,	M.Sc. in Actuarials and	Not drawing any
Chairman,	Business Mathematics	salary, allowances
Board of Investment with	from Canada.	and fringe benefits
the status of Minister of	Fellow of Society of	as Chairman of
State.	Actuaries, Chicago USA.	Privatisation Com.
(15-9-1997).	Fellow of Canadian	Ottawa (Drawing
	Institute of Actuaries,	MNA's salary &
	Ottawa.	allowances)
11. Shaikh Aftab Ahmad,	Information awaited.	Not drawing any
Chairman, Prime Minister's		salary, allowances
Grievances Cell with		and fringe benefits
the status of Minister		as Chairman

of state

Privatisation Com.

30-10-97.

(Drawing MNA's

salary & allowances)

جناب چیئر مین، جی اقبال حیدر صاحب منی سوال پوچھیں۔

Syed Iqbal Haider: My supplementary is that I will draw kind attention of the honourable Minister concerned to Article 63 of the Constitution which prohibits and disqualifies any member of Parliament from holding any office of profit in the service of Pakistan or holding any office in any statutory body or body which is owned or controlled by the Government of Pakistan or in which the Government has a controlling share or interest. Sir, the list which has been provided to us in reply contains about 11 names of the persons who are holding office of profit in the service of Pakistan and out of 11, 8 of them are Members of Parliament. So, is it not a fact that they have been disqualified from being a Member of the Parliament in the light of the definition of Service of Pakistan given under Article 260. The Article 260 contains the definition of Service of Pakistan which says that: "it means any service, post or office in connection with the affairs of the State or of a Province, and includes an All Pakistan Service, service in the Armed Forces and any other service declared to be a service of Pakistan by or under Act of (Parliament) or of a Provincial Assembly, but does not include service as Speaker, Deputy Speaker, Chairman, Deputy Chairman, Prime Minister, Federal Minister, Minister of State, acting Parliamentary Secretaries and Chairman or Member of the Law Commission, Chairman or Member of the Council of Islamic Ideology or Special Assistant to the Prime Minister, Adviser to the Prime Minister, Special Assistant to the Chief Minister or member of a House or a Provincial

Assembly." It does exclude the designation specified in this list of 11 members, particularly, the last 8 members; the Chairman of PIA, the Chairman of the Privatization Commission, the Chairman of Land Commission, the Chairman of the Prime Minister's Inspection Commission, etc., sir, are not they disqualified in view of these categorical provisions of Article 63 read with Article 260?

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

Mian Muhammad Yaseen Khan Wattoo: Sir, I would humbly submit that the approach of the honourable member is not legally correct. If he has just taken care to have a glance at the last item in the list; the salary, allowances and other fringe benefits pertaining to the last eight honourable members, if he has a glance of it, he would realise that they are not drawing, most of them are not drawing any amount for the purpose. Mian Muhammad Zaman, not drawing any salary, allowances and other fringe benefits, drawing only MNA's salary and allowances. Then is Khawaja Muhammad Asif, not drawing any salary, allowances and fringe benefits as Chairman, Privatization Commission, drawing MNA's salary and allowances. So, Sir, I would humbly submit that if somebody is not drawing any pay or not drawing any amount for the job, my honourable friends want up to believe that that person has no authority to work and to serve the nation without charging anything. I think they should be complemented for that instead of being objected to and I assure the honourable House that they are disqualified by being appointed as advisers because, sir, it is the status of a Minister. They are not appointed as Ministers. Sir, as Mr. Naveed Qamer was the Chairman of the Privatization Commission and as well as the Member of the Parliament and we never objected to that that he should be disqualified. He is a very honourable

جناب چیئرمین، جی جناب مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل، جناب یہاں پر جو وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ تنخواہ نہیں لیتے ہیں، یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہے جو چیئرمین اور اس طرح کے عہدوں پر پہنچتے ہیں اور تنخواہ نہیں لیتے ہیں۔ یہ credit ہماری حکومت کو جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے، یہ ایک خوشی کی بات ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا حکومت کے پاس اور بھی advisers لینے کی گنجائش ہے یا نہیں ہے۔ کیونکہ جناب تنخواہ نہ لینا ایک بہت بڑی بات ہے۔ یہ پچاس سال میں پہلی مرتبہ نواز شریف کی قیادت میں ہماری حکومت میں ہوا۔ انہوں نے ایک مثال قائم کی ہے اور میرے خیال میں وزیر اعظم صاحب اپنی سولت کے دو چار اور افراد لے لیں تو ان کے لئے اچھا ہو گا یعنی تنخواہ نہ لیں اور وزیر اعظم صاحب کا ہاتھ بٹائیں۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ جناب والا! فاضل ممبر کی اس تجویز کو میں وزیر اعظم صاحب تک پہنچا دوں گا۔

جناب چیئرمین۔ جناب نثار خان صاحب۔

جناب نثار محمد خان۔ جناب چیئرمین! جو ہمیں سوالات اور جوابات کی کاپی ملی ہے اس میں لکھا ہے کہ از راہ کرم مسئلہ جات انگریزی میں ملاحظہ فرمائیں۔ اگر کسی کو انگریزی نہ آتی ہو تو وہ کیا کرے گا۔

جناب چیئرمین۔ وہ ایر فون لگا لے۔ آپ کا پوائنٹ جاتا رہے اور اس پر غور کرنا چاہیئے۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب والا! سیریل نمبر 8 پر جناب شاہد خاقان عباسی صاحب کا designation یہ لکھا ہے کہ Adviser to Prime Minister on PIAC Affairs لیکن گزارش یہ ہے کہ اب تک تو ہم اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ پی آئی اے کے چیئرمین ہیں اور کبھی بھی یہ اخبار میں نہیں آیا کہ وہ Minister of State for PIA Affairs ہیں۔ جناب وزیر صاحب یہ واضح کریں گے کہ وہ پی آئی اے کے چیئرمین ہیں یا نہیں ہیں اور پی آئی اے کے چیئرمین کی حیثیت سے وہ مراعات لے رہے ہیں یا نہیں۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ جناب والا! جو ایڈوائزر کی حیثیت سے وہ لے رہے ہیں وہی مراعات اس سلسلے میں ہیں۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب والا! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ چیئرمین کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں اور وہ اس حیثیت سے مراعات لے رہے ہیں یا نہیں۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ جی کام کر رہے اور چونکہ میرے پاس اب چیئرمین کے متعلق ایسی مراعات کی اطلاعات نہیں ہیں تو اس سلسلے میں میں معلوم کر لے آپ کو عرض کر سکتا ہوں۔ اس وقت میرے پاس ایڈوائزر کے بارے میں اطلاعات ہیں۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب والا! کیا یہ حقیقت ہے کہ اس وقت وہ چیئرمین کے وٹری میں بیٹھے ہیں اور کراچی ان کا ہیڈ آفس ہے۔

جناب محمد یسین خان وٹو۔ جی ہاں یہ ٹھیک ہے کہ وہ چیئرمین کے طور پر بھی کام کر رہے ہیں لیکن کیا الاؤنس draw کر رہے ہیں اس سلسلے میں کسی amount کے بارے میں اس وقت نہیں جاسکتا۔

چوہدری محمد انور بھٹڈر۔ جناب والا! میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ سابقہ دور حکومت میں بھی Minister for State کا status بڑی فراہمی کے ساتھ بہت سے لوگوں کو دیا گیا اور اس وقت بھی Minister of State کا status دینے کے لئے کوئی قواعد، کوئی ضوابط، کوئی طریقہ کار ہے یا صرف یہ discretionary matter ہے۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ جناب والا! یہ matter تو discretionary ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک اس discretion کا تعلق ہے وہ exercise بھی بڑی reasonably کی جا رہی ہے۔ اگر میں آپ کی خدمت میں پچھلی گورنمنٹ کے ساتھ ذرا تفصیلی جائزہ پیش کروں تو موجودہ صورت یہ ہے کہ 19 فیڈرل منسٹرز ہیں اور 4-11-96 کو سابقہ حکومت میں 24 فیڈرل منسٹرز تھے۔ اس وقت 5 منسٹرز آف سٹیٹ ہیں اور پچھلی گورنمنٹ میں 12 منسٹرز آف سٹیٹ تھے۔ اس وقت persons holding the status of Federal Ministers or Ministers of State 15 ہیں اور اس وقت 21 تھے۔ اس وقت کل فیڈرل منسٹرز یا منسٹرز آف سٹیٹ یا persons holding the status of a Federal Minister

or a Minister of State یہ 39 ہیں اور پھلی حکومت میں 57 تھے۔ جناب والا! اس سے اندازہ تھا ملی طور پر لگایا جاسکتا ہے کہ جہاں تک موجودہ حکومت کا تعلق ہے وہ اس discretion کو بڑی احتیاط کے ساتھ استعمال کر رہی ہے اور جہاں ضروری ہوتا ہے وہیں یہ discretion استعمال کی جاتی ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! ہم تسلیم کرتے ہیں کہ پھلی حکومت کے مقابلے میں یہ کم ہوں گے لیکن منسٹر آف سٹیٹ مقرر کرنا درست ہے اور منسٹر آف سٹیٹ کا status ہو گا لیکن کسی آدمی کو منسٹر آف سٹیٹ بنانے کا کوئی طریقہ کار، کوئی اصول ہے اور آپ کسی افسر کو منسٹر آف سٹیٹ کا status دے دیں تو کل کمشز کو بھی یہ عہدہ دے دیا جائے گا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس میں کوئی ٹرمینل، کوئی limitation, restriction نہیں ہے؟

میاں محمد یسین خان وٹو۔ نہیں جناب والا! میرے خیال میں میرے قاضی دوست کے ذہن میں جو چیز agitate کر رہی ہے۔ اس کے لئے explanation یہ ہے۔ ایک آدمی کو فرض کر لیں کہ مراعات دینی ہیں، جو منسٹر آف سٹیٹس یا فیڈرل منسٹر کو مل رہی ہیں تو بجائے اس بات کے کہ وہاں ساری مراعات لگی جائیں، ساری ان چیزوں کا دوبارہ ذکر کیا جائے، یہ ذکر کر دیا جاتا ہے کہ ان کی مراعات فیڈرل منسٹر کی یا منسٹر آف سٹیٹ کی ہوں گی۔ یہ مراعات جن لوگوں کو ان کی سروس کے لئے یا ان کی تقرری کے لئے یا ان کے عہدے کے لحاظ سے دینی مقصود ہوتی ہیں تو بجائے اس کے کہ ہر ایک کیس میں آپ پھر verbatim اس ساری چیز کو reproduce کریں۔ اس کی بجائے یہ حوالہ دیا جاتا ہے کہ فلاں کو یہ سٹیٹس حاصل ہوگا۔ فیڈرل منسٹر کا یا منسٹر آف سٹیٹ کا، پھر the rest would follow۔ اور پھر یہی procedure تمام حکومتوں نے adopt کیا ہے اور وی میرا خیال ہے جاری رکھا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! سینئر پرویز رحید صاحب ہیں۔ ان کو شاید پی ٹی وی کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ ہم محترم منسٹر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتے ہیں کہ ان کو کیا designation دیا گیا ہے اور ان کا نام اس لسٹ میں کیوں نہیں شامل کیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی وٹو صاحب۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ جناب والا! یہ ان کے بارے میں نہیں تھا۔ ان کا سوال یہ تھا کہ

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the names,

designations, educational and professional qualifications, salary allowances and other fringe benefits being received by the persons appointed in various capacities, having the status of a Federal Minister or Minister of State since 20th February, 1997?

سید اقبال حیدر۔ جی ہاں۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ ان کے بارے میں میرے پاس کوئی انفارمیشن نہیں ہے۔ آپ

specifically یہ سوال put کردیں تو میں اس کا جواب بھی دوں گا۔

(قطع کلامی)

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ recently appoint ہوئے ہیں۔

یہ اس میں آ نہیں سکا۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں جناب میں آپ کی عزت کرتا ہوں اور محترم منسٹر کی بھی لیکن یہ

جواب اگر وہ دے دیں تو زیادہ مناسب ہوگا لیکن انہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ appoint ہوئے ہیں کہ نہیں۔

جناب چیئرمین۔ اگر نہ ہونے ہوتے تو آپ کو کیسے پتہ ہوتا۔

(مداخلت)

میاں محمد یسین خان وٹو۔ میں نے آج جب یہ سوالات کا۔۔۔

جناب چیئرمین۔ اور ایک محاورہ ہے کہ جب چاند پڑھتا ہے تو ساری دنیا دکھتی ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب سینٹ میں ایک چاند پڑھا ہے تو اس کی روشنی سے سینٹ ہی کیوں محروم رہے۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ جناب والا! اس کی روشنی سے آپ کے اندھیرے کافی دور ہوں گے۔ مجھے بھی آج پتہ چلا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں صاحب، آپ نے ہمارے ایک سینیٹر کا استحقاق مجروح کیا ہے، اسے

نفر انداز کیا ہے۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ نہیں جناب نفر انداز نہیں کیا۔ یہ جواب تو پہلے دیا جا چکا تھا۔ جب کل تیاری کی ہے تو اس وقت میرے نوٹس میں نہیں لایا گیا۔ ہو سکتا ہے انہیں منسٹر آف سٹیٹ کا سٹیٹس نہ دیا گیا ہو۔ which is quite possible۔ اس لئے میں اس کے بارے میں اطلاع لے کر فاضل سینئر صاحب کو فراہم کر دوں گا۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب میں منسٹر صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی انہوں نے سوال کے جواب میں یہ فرمایا کہ جب وہ تھائی مقابلہ فرما رہے تھے کہ اس وقت ۱۹ منسٹر آف سٹیٹ ہیں۔ جبکہ جو فہرست اس ایوان کو مہیا کی گئی اس میں گیارہ نام ہیں۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ تھلا کیوں؟

جناب چیئرمین۔ وجہ یہ ہے کہ مثلاً کانجو صاحب منسٹر آف سٹیٹ فار فارن آئیرز ہیں۔ یہ وہ ہیں جن کا سٹیٹس منسٹر آف سٹیٹ ہے۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ اچھا دوسرا میں یہ ان سے پوچھوں گا کہ جو ایم این اے کی salary draw کر رہے ہیں اور کوئی مراعات نہیں لے رہے ہیں وہ کیا جن اداروں کے سربراہ ہیں ان کی گاڑیاں انہوں نے اپنی تحویل میں یا اردلی میں رکھی ہیں یا نہیں۔ یا جو ہاؤس کی entitlement ہے انہیں وہ استعمال کر رہے ہیں یا نہیں؟ منسٹر صاحب واضح طور پر یہاں بتادیں تاکہ یہاں ریکارڈ میں رہے۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ یہ جناب والا! خاص طور پر گاڑیوں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ تنخواہوں اور الاؤنسز کے بارے میں تو عرض کر دیا ہے۔ ان کے بارے میں میں انٹارمیشن لے کر ہاؤس کو مطلع کر دوں گا۔ نیا سوال کردیں یا اسی سوال پر میں ان کو مطلع کر دوں گا۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ پھر fringe benefit آتا ہے تو یہ آپ سے کیوں من ہو گیا یا سوآ حکومت نے اس کو suppress کرنے کی کوشش کی ہے اس ایوان سے کسی اطلاع کو کم از کم میں تصور بھی نہیں کر سکتا کہ میں کسی کو یہ اجازت دوں کہ وہ اس ایوان سے کوئی بات چھپا لے اور میرے علم میں آئے اور میں اس کو چھپا رہے دوں۔ میں آپ کو اطلاع دے دوں گا اس سلسلے میں جی۔

جناب چیئرمین۔ جی آپ کا کیا سوال ہے۔ کون سا رہ گیا جی۔

جناب عمیل الدین عالی - جہاں تک ان کے سوال کا تعلق تھا تو وٹو صاحب جواب دے سکتے تھے کہ جسے پیا پاہے وہی سہاگن کہلائے۔

جناب چیئرمین - یہ صحیح جواب ہے، جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر - سوال نمبر 4 جناب۔

4. *Syed Iqbal Haider : Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the names, qualifications, experience, salary, allowances and other fringe benefits being received by the persons appointed since 20th February, 1997 as consultants, and Advisers in any Ministry/Division or any Corporation owned or controlled by the Government or in any Pakistani mission abroad in BPS-17 or equivalent and above ?

Minister Incharge of the Establishment Division : The requisite information is given below:-

STATEMENT SHOWING NAMES, QUALIFICATION, EXPERIENCE AND SALARY/ALLOWANCES ETC. IN RESPECT OF ADVISERS/CONSULTANTS APPOINTED SINCE 20TH FEBRUARY, 1997 IN

VARIOUS MINISTRIES/DIVISIONS/ORGANIZATIONS.

Sl.No.	Name of Min/ Div./Organ- ization	Name of persons appointed as Advisers/Cons- ultants/Bs.	Qualifications/ Experience. & other benefits	Salary/ allowances
1.	Cabinet Div	1. Mr. Nazir Ahmad Consultant (B-20)	M.A.(Eng.) 22 years Experience	i) Pay 9195.00 ii) Allowances Rs.1237.00 iii) Telephone

				at Office & Residence.
2.	M/o Commerce	Information not yet received.		
3.	M/o Communication	-do-		
4.	P.T.D.C.	Agha Iqar Haroon,	MA(Phil.)	i)Salary Rs.
	M/o Culture,	Consultant (B-19)	MA(His.)	17000/-
	Sports,Tourism		9 years	Official Car
	and Youth		Exp.	for official
	Affairs.			purpose.
		2. Mr. Saleem Bukhari,	BA.LLB	i)Salary Rs.
		Consultant (B-19)	23 years	19,000/-
			experience	consolidated
			in various	official car for
			discipline.	official
				purpose.
5.	M/o Education	Information not yet received.		
6.	a)Finance Div.	1. Mr. Faseihuddin,	MA (Eco)	Pay Rs.
	(Main)	Adviser (BS-22)	worked in	10,900.00
		to Fin.Minister	different	plus allow-
			capacities	ances as
			since Dec,56	admissible to
			and retired in	Bs-22 Officer
			BS-22.	
		2.Mr. Shahid M.Sattar	9 'O' levels	Token Rs.1/-
		Adviser to the Fin.	3 'A' levels	P.M.+actuals
		Minister.	Diploma in	out of
			Accounting	pocket

		studies.Final exam. of the Chartered Inst. of Management Accountants. U.K.	expenses.
b) National Dev. Finance Cor.	1. Dr. M Hussain Yar Khan Adviser (Medical)	MBBS. 37 Yrs. experience.	Rs.10,000/- pick & drop facility.
	2. Mr. Kamal Shoaib Adviser .	MSc.37 yrs. experience.	Rs.120,000/- Official Car
	3. Mr. A.K.Khattak	M.A. 40 yrs.	Rs.35,000/-
	4. Mr.Mairajuddin Consultant (Computer)	M.Sc.(Comp.) 23 yrs. Exp.	Rs.25,000/-
	experience		
c) N.I.T.	1. Sh M Aslam Consultant.	B.Com/LLB C.A. 31.Yrs. exp.	Rs.100,000/- plus official Car with 340 litre POL & driver allow- ance Rs.2500/- per month.
	2. Mr. M. Shafi Consultant.	B.Com/ICMA 26 years exp. in various fields.	Rs.50,000/- per month.
	3. Mr. Jawaid Morvi,	Chartered Acco- -untant with 9 years exp.	Rs.60,000/- with Car & POL 250 ltrs

			per month.
	4. Mr. M.Afzalullah	Matric,passed	Rs.60,000/-
	Siddiqui	Part. I of Inst.	p.m. with car
	Bankers from	of and Petrol	
		London 43 yrs	250 litre p.m
		exp. in various	
		Banks.	
	5. Mr. Nasim Beg	B Com/C.A.	Rs.90,000/-
		32 years exp.	per month
			with official
			car (250 ltr
			POL.)
7.	M/o Food & Agri	Information not received.	
8.	M/o Labour	1. Mr. Mushahiddullah	BA. 22 years
	Manpower and	Khan, Adviser	service in PIA.
	Overseas Pak-	(B-22).	Pay Rs.
	-istanis.		10,900/- plus
			allowances
			and facility
			to Bs-22
			officers.
	2. Mr. M.A.Khan Bhatti	B.A.	BS.20 plus
	Consultant (BS-20)		allowances.
9.	M/o Law,Justice	1. Mr.Ashtar Ausaf	BA.LLB/MCL.
	and Parliamentary	Ali, Adviser.	Rs.10,900/-
	Affairs.		p.m. plus
			allowances
			& benefits
			allowed to
			BS-22 officers.
	2.Mr.Hoshang H	On honor-	

	Baroacha. Adviser	ary basis	
	on Human Rights.		
10. M/o Pet & N.R.	Mr. Monem Manseb	M.A.(Eco)	Rs.25,000/-
(Sui Nor.Gas Co)	Bokhari, Consultant.	23 years exp.	fixed.
11. M/o Science &	1.Sh Mehmood Ahmad	MSc (Tech)	Rs.20,000/-
Tech(NUST)	Consultant.		P.M.(fixed).
12. M/o Water &	Information not yet received.		
Power.			

جناب چیئرمین - جی کوئی ضمنی سوال۔

Syed Iqbal Haider: Supplementary question is that Sir, in some cases grades are disclosed and in the case of serial No.6, there are different salaries and some consultants and advisers are being given one lac rupees some one lac twenty thousand, some twenty five thousand, some thirty five thousand, some ten thousand, some rupee one.

ایک تو بے چارے طفل مکتب ہیں جنہوں نے صرف او لیول اور اے لیول کرنے کے بعد فوراً انہیں یعنی وہ ہیں منسٹری آف فنانس میں، کسی کی کوالیفیکیشن یہ ہے کہ میں نے او لیول کیا ہے انہوں نے، موصوف نے او لیول کیا ہے اور طفل مکتب کو انہوں نے بنا دیا ہے کنسلٹنٹ منسٹری میں وہ بھی میں پوچھوں گا کہ اس کی کیا وجہ ہے اور ان کے والد محترم کا نام کیا ہے۔ ان صاحب زادے کا تاکہ ہمیں پتا چلے کہ یہ اقربا پروری تو نہیں ہو رہی۔

وزیر برائے پارلیمانی امور - جی کس کا نام۔

سید اقبال حیدر - یہ سچ نمبر پر جو ہے۔

میاں محمد یسین خان وٹو، یہ منسٹر حریار۔

سید اقبال حیدر - نہیں نہیں۔

جناب چیئرمین - وہ تو ایک رویہ تنخواہ لے رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر - وہ ایک رویہ لے رہے ہیں لیکن وہ ایک رویہ لینے سے لگی تو اپنا ہولڈ کرتے ہیں لیکن Factually ان کی کیا Justification ہے جن لڑکے نے صرف اے یول اور او یول ہی کیا ہو۔

میاں محمد یسین خان وٹو : - میں ان کے والد کا نام نہیں جانتا لیکن سرتاج عزیز صاحب جانتے ہیں تو وہ جواب دے دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین - سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز - ان کے والد صاحب ستر صاحب تھے he was a member of the statistical service, then he was UN Statistical Adviser in Sudan وہ یہاں پر ایکسٹنٹ میں فوٹ ہو گئے تھے and he himself is not طفل کتب he is almost forty years old and he has done Chartard and Management Accountancy Examination کا انہوں نے فائنل کیا ہوا ہے اور he is an expert on energy-matters تو وہ ہمارے پاور پائنٹس کے کے حوالے سے کنسلٹنٹ ہیں and he is not drawing any salary, چتا نہیں اقبال حیدر صاحب کو ان کے بارے میں کبوں شکایت ہوئی۔ یہ ہر چیز میں اپنے ریکارڈ کے حوالے سے وہ ڈھونڈتے ہیں عادت پڑی ہوئی ہے انہیں اور سمجھتے ہیں کہ دوسرے بھی وہی کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین - جی حسین شاہ راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی - ان کو ان کے مرحوم والد کی کوائیفیکیشن کو دیکھ کر رکھا گیا ہے یا ان کی اپنی کوائیفیکیشن ہے۔

جناب سرتاج عزیز - اپنی جی 'he is a very good professional'

جناب چیئرمین - جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر - یہ Salaries میں کیوں Difference ہے ایک تو یہ ہے کہ بہت ساروں کو Designation/Grade نہیں دیئے گئے۔ ان کے نیچے یہ نہیں لکھا کہ BPS 17 ہے یا 18 ہے یا 19 ہے 20 ہے یا 22 ہے ایک تو یہ غامی ہے اور دوسری غامی یہ ہے کہ کسی کو دس ہزار روپے دیئے جا رہے ہیں کسی کو ایک روپیہ دیا جا رہا ہے کسی کو ایک لاکھ بیس اور کسی کو ایک لاکھ اور آگے بھی ہے۔ جناب

کسی کو ساٹھ ہزار کسی کو پچاس ہزار کسی کو نوے ہزار Per Month تو جناب گلتا ایسا ہے جیسے کہ بلاداشت چل رہی ہے جس کو جو مرضی آئے نواز رہے ہیں جیسے کہ بادشاہوں کا خزانہ ہے اور حکیم کرتے ہیں جناب ڈاؤن سائٹنگ کا اور appointment کر رہے ہیں سکے شاہی چل رہی ہے جناب یہ گلتا ہے جس کو جو مرضی ہے دے رہے ہیں جس کا rule سے کوئی تعلق نہیں ہے مختلف Salaries کیوں ہیں اور ان کے اصل گریڈ کیا ہیں اور اس کی افادیت کیا ہے؟

جناب چیئرمین - جی جناب منسٹر برائے پارلیمانی امور۔

میال محمد یسین خان وٹو: جناب مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اقبال حیدر صاحب کو بڑی محبت ہے اس چیز کے ساتھ کہ سب لوگوں کو برابر تنخواہ ملنی چاہیے لیکن اصولی طور پر ان کی اس بات سے اتفاق نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ خود بھی جب وہ حکومت میں تھے تو لا کے ایک ایڈوائزر کو ایک لاکھ روپیہ ماہوار دیتے تھے اور کئی دوسرے اٹارنی جیڑا کو پچاس ہزار روپے تنخواہ دیتے تھے تو یہ جو ماہرین ہوتے ہیں ان لوگوں کو اہلیت کی بناء پر آپ engage کرتے ہیں۔ ان کی تنخواہیں ایک جیسی نہیں ہو سکتیں۔ ان کی اہلیت، قابلیت اور ضرورت کے مطابق ان کی تنخواہیں متعین کی جاتی ہیں۔ آپ بھی یہی کرتے رہے ہیں اور اب بھی یہی ہو رہا ہے۔ سب کو برابر تنخواہ نہیں دی جاسکتی۔ لوگوں کی اہلیت میں، علمیت میں فرق ہوتا ہے اور اس کے مطابق تنخواہ دی جاتی ہے۔ اب اگر جناب اعتراض احسن کو وکیل کیا جائے تو بعض لوگ ان کو دس، دس لاکھ روپے فیس دینے کو تیار ہیں۔ دوسرے وکیلوں کو دس ہزار دینے کو تیار نہیں ہوتے۔

جناب چیئرمین - جی جناب ظفر اللہ جمالی صاحب۔

میر ظفر اللہ خان جمالی - جناب چیئرمین صاحب! میرے ضمنی سوال کے دو حصے ہیں۔ وزیر موصوف صاحب نے فرمایا ہے کہ ان کی اہلیت پر رکھا گیا ہے تو میرا پہلا سوال یہ ہے کہ کیا ہم وزارتیں بھی اہلیت پر رکھ سکتے ہیں کہ نہیں اس کا مجھے جواب چاہیے۔ نمبر ۲ - ڈاؤن سائٹنگ کا پرچار ہو رہا ہے۔ ان میں سے جو غریب نکالے گئے ہیں وہ تو ڈاؤن سائٹنگ میں آتے ہیں اور جو یہ بھرتی کئے گئے ہیں، یہ کونسی سائٹنگ میں آتے ہیں۔ یہ ہمیں بتایا جائے۔

جناب چیئرمین - جی وزیر برائے پارلیمانی امور۔

میاں محمد یسین خان وٹو - جناب والا! ڈاؤن سائٹنگ نہیں رائیٹ سائٹنگ کی جا رہی

ہے جو ہماری وزارت خزانہ کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے 'اور اس طرح سے نہیں ہے کہ آپ ڈاؤن سائٹنگ سے سب لوگوں کو نکال دیں گے اور کوئی بندہ کام کرنے کے لئے رہے گا ہی نہیں۔ آخر کام کرنے کے لئے بندوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈاؤن سائٹنگ اور رائیٹ سائٹنگ کا مطلب یہ ہے کہ جتنے آدمیوں کی ضرورت ہے 'اتنے رکھے جائیں اور جن کی ضرورت نہیں ہے 'ان کو نہ رکھا جائے۔ میرے خیال میں سابقہ اور موجودہ حکومت کی پالیسیوں میں فرق یہ ہے کہ وہ جب اپنے تعلق داروں کو رکھنے پر آتے تھے تو رکھے جاتے تھے۔ ہم اس چیز کو دیکھتے ہیں کہ جہاں جتنے بندوں کی ضرورت ہے 'اتنے ہی رکھیں جائیں اور میرے فاضل دوست نے جو وزارت کے متعلق سوال کیا ہے تو میرے خیال میں وہ کئی دفعہ وزیر رہ چکے ہیں 'چیف منسٹر بھی رہ چکے ہیں اور اس حیثیت سے میرے خیال میں جو وزیر مقرر کئے جاتے ہیں 'ان کو جہاں جہاں سے عوام منتخب کر کے ایم این اے یا سینیٹر بناتے ہیں 'میرے خیال میں وہ ان ساری چیزوں کے اہل ہوتے ہیں۔ ان میں سے کئی کچھ وقت کے لئے وزیر ہوتے ہیں اور کچھ دوسرے وقت کے لئے وزیر بناتے جاتے ہیں۔

میر ظفر اللہ خان جمالی - جناب والا! میں صرف ایک بات کروں گا کہ پچھلے ادوار میں سوئی

سدرن گیس کمپنی میں نصیر آباد سب ڈویژن میں بھرتیاں ہوئیں۔ ان بچوں کے انٹرویو ہوئے 'ٹیسٹ ہوئے' سلیکشن ہوئی۔ موجودہ وقت میں ایک ہی قسم سے وہ سارے آدمی نکال دیئے ہیں 'سارے سب ڈویژن میں صرف تین آدمی ہیں اور وہاں پر کئی گاؤں ہیں 'جن کو حکومت نے گیس دی ہوئی ہے۔ میری وزیر صاحب سے گزارش یہ ہے کہ آپ ایسے اقدام اٹھانے سے پہلے ہمیں یہاں یہ یقین کرائیں کہ اگر کل کوئی گیس کی شکایت ہوتی ہے 'وہاں پر کوئی میٹر ریڈر نہیں ہے اور نہ ہی کوئی گیس فز ہے 'لائن مین نہیں ہے اور کم از کم ایک یا ڈیڑھ سو گاؤں کو گیس سپلائی کی گئی ہے۔ کل اگر کوئی حادثہ ہو جاتا ہے تو کیا یہ اس کی ذمہ داری قبول کریں گے یا جن کو ڈاؤن سائٹنگ میں نکالا ہوا ہے 'ان کو واپس کریں گے۔ ہمیں اس ہاؤس کے فلور پر اس بات کی یقین دہانی کرائی جائے۔

جناب چیئر مین۔ جی وزیر برائے پارلیمانی امور۔

میاں محمد یسین خان وٹو - جناب والا! آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ یہ سوال پٹرولیم اور

گیس کی وزارت سے متعلق ہے۔ اگر فاضل ممبر صاحب اس سلسلے میں نیا سوال دے دیں تو میں اس کا

جواب دے دوں گا۔ اگر متعلقہ وزیر صاحب نہیں ہوں گے تو میری مکمل ذمہ داری ہوگی کہ میں اس سوال کا جواب دوں لیکن چونکہ یہ ایک نیا سوال ہے اس لئے اگر وہ نیا سوال دے دیں تو پھر اس کا نیا جواب دے دیا جائے گا۔ اس وقت اس کا جواب دینا مشکل ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی گل آفریدی صاحب۔

حاجی گل آفریدی۔ جناب چیئرمین صاحب! بڑے احترام کے ساتھ۔ پچھلے دو اجلاسوں میں ہمارے چار دفعہ سوالات ضائع ہو گئے۔ آپ یقین کریں کہ ہم بڑی سوچ و بچار کے بعد سوال دیتے ہیں کہ ہمارے قبائلی بھائیوں کے مسائل حل ہوں۔ ابھی 33, 34, 35 سوالات بھی نہیں آئیں گے تو جناب چیئرمین صاحب! بڑے احترام کے ساتھ میں آپ کو یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ سبھی سوال رکھیں اور ہر سوال کے لئے تین منٹ رکھیں۔ جس سوال پر زیادہ بحث ہو، اس کو اگلے دن کے لئے متوی کریں لیکن تین منٹ رکھیں۔ یہ میری request ہے، کام آپ نے کرنا ہے۔ جناب چیئرمین ہماری دلچسپی ختم ہو جاتی ہے کیونکہ ہمارے چار دفعہ questions ختم ہو گئے ہیں، اس دفعہ بھی ختم ہونے والے ہیں۔ اگر آپ میری تجویز کو مناسب سمجھیں تو ہم اگلی دفعہ کے لئے question دیں گے ورنہ ہم اس ایوان میں اسی طرح بیٹھے رہیں گے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے، کوشش کریں گے، ابھی تجویز ہے۔ جی جناب ساجد میر

صاحب۔

Mr. Sajid Mir: My question pertains to serial 16 in the answer.

اس میں جناب NIT کے Consultant یا Advisers دیئے ہوئے ہیں اور ان کی تعداد 5 ہے۔ میرے خیال میں اس پورے table میں اتنے زیادہ Consultants یا Advisers کسی اور department میں یا کسی اور منسٹری میں نہیں ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ NIT میں وہ کون سے خاص کام ہیں جن کے لئے یہ پانچ Advisers بہت زیادہ تنخواہوں پر رکھے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر فنانس صاحب۔

جناب سمر تاج عزیز۔ جناب چیئرمین! جیسے کہ آپ کو معلوم ہے کہ پچھلے دو تین سالوں میں NIT کے ساتھ بہت زیادتی کی گئی تھی۔ ان کو بار بار حکم دیا جاتا تھا کہ یہ share خریدو، یہ بیجو اور جہاں پر چھوٹے چھوٹے investors کا پیسہ جمع تھا اس کی حالت یہ ہو گئی کہ اس کے انتظامات بڑھتے گئے اور

وہ ادارہ تباہی کے دہانے پر پہنچ گیا۔ اس کے بعد اس management کو change کیا گیا۔ بلکہ اس Head of NIT کے خلاف انکوائری اور کیس بھی چل رہے ہیں کہ انہوں نے کیوں اتنی غیر ذمہ داری سے اس ادارے کو تباہ کیا۔ اس کے بعد جب نئی management آئی تو انہوں نے اس کے جو مختلف portfolios تھے، کیونکہ NIT کے پاس shares مختلف groups کے ہوتے ہیں اور جو ہر نیا share آتا ہے اس کا basic right ہوتا ہے کہ وہ خرید سکے تو اس کو restructure کرنے کے لئے اور چونکہ recruitment permanent کرنے میں زیادہ نقصان ہوتا ہے، انہوں نے مختلف Consultants کو لیا جو کہ NIT کو restructure کرنے میں مدد دیں۔ مجھے یہ کہنے میں خوشی ہے کہ مجھے چند مہینے میں NIT کی جو guaranteed قیمت تھی 13.70 روپے وہ بڑھ کر اب 14 روپے ہو گئی ہے۔ اس کی مارکیٹ قیمت بہتر ہو چکی ہے اور جیسے جیسے ان کی ضرورت نہیں رہے گے وہ ان کو terminate کر کے کسی اور کو رکھ لیں گے۔ تو یہ جو چار پانچ لوگ کسے گئے ہیں ان کی total staff میں بہت کم تعداد ہے۔ اس کے مقابلے میں اگر وہ ان تمام لوگوں کو جو ادارے کو چلانے کے قابل نہیں تھے نکال کر permanent staff رکھتے تو اس پر زیادہ خرچ آتا۔ تو یہ کوئی اتنا زیادہ اضافہ نہیں ہے اور ان کی اقدایت اور qualification کے مطابق استعمال کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جی مولانا فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد۔ جناب عالی ابھی وزیر موصوف نے اپنی پالیسی کے بارے میں باقاعدہ ایک قاعدہ کلیہ بیان فرمایا کہ ہماری پالیسی یہ ہے کہ پورے ملک میں جہاں بھی کہیں کسی محکمے میں جتنے لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے تو اسی کے مطابق ہم لوگوں کو رکھتے ہیں۔ ہم وزیر موصوف کو دیکھا بھی سکتے ہیں اور جابھی سکتے ہیں کہ بلوچستان کے سوئی گیس کے G.M. نے وہاں پر انہیں باقاعدہ دو تین دفعہ لکھ کر دیا کہ جتنا صحاف ابھی ہمارے پاس موجود ہے اس سے زائد ہماری ضرورت ہے۔ اس کے باوجود وہاں سے کئی سو لوگوں کو نکال دیا گیا۔ اب کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ابھی انہوں نے کہا کہ ہم ضرورت کے مطابق لوگوں کو رکھیں گے۔ جبکہ وہاں کے محکمے نے انہیں لکھ کر دے دیا کہ ہمیں ضرورت ہی نہیں بلکہ مزید ضرورت ہے۔ اس کے باوجود سب کو نکال دیا گیا۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر صاحب۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ جناب میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ نیا سوال ہے اور

دوسرے ڈویژن سے اور دوسری منسٹری سے متعلق ہے۔ اگر فاضل ممبر صاحب یہ سوال دے دیں تو انشاء اللہ حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں۔۔۔۔

حافظ فضل محمد - جناب وزیر موصوف حکومت کے نمائندے ہوتے ہیں اور اصول بھی یہی ہے کہ جب وہ دوسروں کے جواب نہیں دے سکتے ہیں تو یا تو وہ اس وزیر کو بھیجیں یا پھر وہ اپنے پاس معلومات اکٹھی کر کے ایوان میں لائیں۔ یہ کیا مذاق ہے۔ ویسے جناب عالی میرا آپ سے بھی ایک سوال ہے۔

جناب چیئر مین۔ جی فرمائیے۔

حافظ فضل محمد - اتنے سوالات کا پلندہ ہمارے ہاتھ میں دیا گیا ہے، تقریباً 57 سوال ہیں۔ لیکن اب گھنٹہ پورا ہونے والا ہے اور ہم چوتھا اور پانچواں سوال کر رہے ہیں۔

جناب چیئر مین۔ اس کا علاج بھی تجویز کریں کہ کیا کیا جائے۔

حافظ فضل محمد - یا تو سوالات کو کم کر دیا جائے۔

جناب چیئر مین۔ اگر میں سوالات کو کم کر دوں تو پھر باقی 37 سوالوں کا کیا کریں گے۔

حافظ فضل محمد - وہ پھر دوسرے تیسرے دن آتے رہیں۔

جناب چیئر مین۔ آج فنانس منسٹری کا سوال ہے، کل ڈیفنس کا آجائے گا، دوسرے دن تو نہیں آسکتا۔

حافظ فضل محمد - دو دن میں 10 تین دن میں ایک منسٹری کے سوالات ہوں یہ تو کوئی ضروری نہیں ہے کہ خواہ مخواہ ایک منسٹری۔۔۔۔

جناب چیئر مین۔ آپ کی تجویز یہ ہے کہ صرف فنانس منسٹری کے کر کے باقی منسٹریوں کو بھجور دیں۔

حافظ فضل محمد۔ نہیں نہیں میرا مطلب یہ ہے کہ تھوڑے سوالات آئیں۔

جناب چیئر مین، اگر تھوڑے سوال رکھیں تو باقیوں کا میں کیا کروں۔

حافظ فضل محمد، وہ دوسرے دن رکھیں۔

جناب چیئر مین ، پھر دوسرے دن کے جو سوال ہوں گے ان کا کیا کروں۔

حافظ فضل محمد ، تو پھر اجلاس کو لمبا کر دیں گے۔ یہ ایوان کس لئے بیٹھا ہے۔

جناب چیئر مین ، اگر آپ سلیمنٹری کم پوچھیں۔ عالی صاحب سے میں نے کہا تو انہوں نے

کہا کہ نہیں میرا بہت ضروری سوال ہے۔ پھر اس طرف سے آیا کہ جی میرا بہت ضروری سوال ہے۔ تو میری عرض یہی ہوگی کہ ۲ سے زیادہ supplementary نہ کئے جائیں۔ یہ آپ کے تعاون سے ہوگا۔ اگر آپ لوگ اس بات پر راضی ہیں تو پھر میں سختی کرنے کو تیار ہوں۔

حافظ فضل محمد ، جب یہ رولز ہیں۔

جناب چیئر مین ، رولز تو آپ نے ہی بنائے ہیں۔ رولز پر عمل درآمد بھی آپ ہی کریں گے۔

اگر آپ یہ اجازت دیں کہ ۲ سے زیادہ سلیمنٹری نہیں ہوں گے تو انشاء اللہ کل سے پھر ۲ سے زیادہ نہیں ہوں گے۔

حافظ فضل محمد ، میری تو یہ تجویز ہے کہ ۲ سے زیادہ ضمنی سوال نہ ہوں۔

جناب چیئر مین ، کیوں جی آپ اس پر راضی ہیں کہ ایک سوال پر ۲ سے زیادہ سلیمنٹری نہ

ہوں۔ جی عالی صاحب۔

جناب جمیل الدین عالی ، جناب چیئر مین ! آپ الفاظ سے مقرر کر سکتے ہیں کیونکہ ایک

سوال کیا ہے اس کی تعریف آپ کو کرنی پڑے گی۔

جناب چیئر مین ، وہ تو کر لیں گے۔

جناب جمیل الدین عالی ، اس کے حروف ، پھر اس کے لفظ۔

جناب چیئر مین ، دکھیں ایک ایک سوال میں اگر آپ ۲۰۲ سوال پوچھیں گے تو میں تعین کر

لوں گا کہ جی کون سے سوال کا جواب دینا ہے لیکن آپ اس پر راضی ہو جائیں۔ پھر آپ یہ insist نہ کریں کہ

جی میرا ضروری سوال رہ گیا ہے۔ پھر یہاں سے آتا ہے کہ جی دانشور طبقے کا سوال رہ گیا ہے۔ پھر ادھر سے آتا ہے کہ ہمارا رہ گیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، اگر آپ اجازت دیں۔ تو کل سے پھر یہ کریں کہ ۲ کی اجازت دی جائے۔

(مداخلت)

حاجی گل آفریدی، ایک گھنٹے میں ۲۰ سوال ہونے چاہئیں۔ اگر ۲۵ ہو گئے اور ۵ رہ گئے تو وہ آدمی بھی ناراض ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین، دیکھیں یہ تو ہو نہیں سکتا ہے۔ اگر ہمارے پاس ۵۷ سوال ہیں تو ۵۷ ہی رہیں گے۔ میں ۲۰ کیسے کر لوں۔

حاجی گل آفریدی، جناب چیئرمین! آپ وزیروں کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں۔ خدا کرے میں منسٹر بن جاؤں تو پھر ہمارے ساتھ بھی اس طرح ہمدردی کریں گے۔ بات یہ ہے کہ جو آدمی رہ جاتے ہیں، ان کے دل میں ایک ناراضگی پیدا ہوتی ہے کیونکہ ہم اپنے علاقوں کے مسائل پر سوال کرتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنے علاقے سے دلچسپی ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں سوال جب یہاں پر آتا ہے تو پھر یہ بات نہیں ہوتی ہے۔ سوال تو سوال ہوتا ہے۔

حاجی گل آفریدی، مطلب یہ ہے کہ ہمارے قانا کا کوئی سوال رہ نہیں جائے۔ باقی آپ کی مرضی ہے۔

(مداخلت)

جناب جمیل الدین عالی، جناب چیئرمین! میں آپ کو صوابدیدی اختیارات دینے کے حق میں ہوں۔ ۲ سوال یا ۲ سوال جیسا آپ مناسب سمجھتے ہیں۔

جناب چیئرمین، عالی صاحب، دیکھیں۔ رولز میں یہ لکھا ہوا کہ ordinarily ۲ سوال۔ تو اگر آپ سب اس پر راضی ہیں تو کل سے یہ کر کے دیکھتے ہیں کہ ۲ پر ختم کر دیا جائے چاہے ضروری ہے یا نہیں۔

جناب جمیل الدین عالی، جناب چیئرمین! ہم آپ کے صوابدیدی کے حق میں ووٹ دیں گے۔ ہم ۲ مقرر نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین، چلیں کچھ دن صوابدیدی کو استعمال کر کے دیکھتے ہیں، ۲ پر پھر آسے جائیں

گئے۔

جناب جمیل الدین عالی، جناب چیئرمین! جو آپ مناسب سمجھتے ہیں۔

جناب چیئرمین، جی راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی، جناب چیئرمین! عموماً ۳ سوالوں کی اجازت ملنی چاہیئے۔ مگر کبھی کبھار کوئی جواب ایسے ہوتے ہیں جس میں ۱۰ خامیاں ہوں تو اس کا ازالہ ۳ سوالوں سے نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی صوابدید پر یہ ہونا چاہیئے۔ اب مثال کے طور پر یہ فائنل منسٹری کے سوال پر انکے ہوئے ہیں۔ ۱۰ سوال ان کی qualification کے متعلق پوچھے گئے ہیں۔ اب یہ NIT میں ایک ایم افضل صدیقی صاحب ہیں۔ ان کی qualification ہے میٹرک اور پارٹ 2 پاس نہیں کر پایا ہے۔ پارٹ ون پر ہے اور اس کو ۶۰ ہزار روپیہ سہینہ دیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں نہیں۔

Part.I of Institute of Bankers not Matric part.I

جناب حسین شاہ راشدی، جناب چیئرمین! وہ Institute of Bankers کا بھی ایک پارٹ

پاس ہے۔

جناب چیئرمین، میٹرک کے بعد full stop ہے لیکن تجربہ خاصہ ہے۔ تجربے کی بھی کوئی عوض ہونی چاہیئے۔ ۴۳ سال کا تجربہ ہے۔

جناب حسین شاہ راشدی، جناب چیئرمین! میں ایک گزارش کروں کہ یہ ۴۳ سال انہوں نے پارٹ ۲ کو پاس کرنے میں لگائے ہوں گے۔ اس کو انہوں نے رکھا۔ دوسرا سوال میرا یہ تھا کہ انہوں نے اتنے ۱۹۱۸ فائنل منسٹری میں Consultants رکھے ہیں تو فائنل منسٹر صاحب بتا سکیں گے۔

جناب چیئرمین، نہیں وہ سوال تو ختم ہو گیا ہے۔ اب تجویز آ رہی ہے کہ اس کو کیسے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ سوالات ختم ہو گئے ہیں۔ جناب اب تو یہ بتائیں کہ اس کو کیسے حل کیا جائے، جی مسعود کوٹر صاحب آپ کو تجربہ ہے تو کیا کیا جائے اس میں۔

سید مسعود کوٹر، جناب والا! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بنیادی طور پر وقفہ سوالات گورنمنٹ کی ایک قسم کی accountability ہے پارلیمنٹ کے سامنے۔ اس میں بے شک آپ تین سوالات کی

اجازت دیں لیکن میری رائے یہ ہو گی کہ وہ تین سوالات میں یا تو وہ شخص سلیمنٹری سوالات کرے جس کا اپنا سوال ہے یا پھر اپوزیشن کو آپ یہ موقع دیں کہ وہ سوالات کریں۔ یہ نہ ہو کہ حکومت اپنی ہی نورا کشتی کرے، اپنے ہی سوال کرے اور اپنے ہی جواب دے کر publicity کرائے۔

جناب چیئرمین، اس میں میرے خیال میں preference دینی چاہیئے جس کا سوال ہے یہ تو بات صحیح ہے لیکن پھر بعد میں تفریق پیدا ہوتی ہے ناں، کیونکہ میرے سامنے تو سارے ممبرز ہیں۔

سید مسعود کوثر، جناب والا! اس لئے کہ آپ کے سامنے دونوں سائیڈز ہیں، ایک گورنمنٹ اور دوسری اپوزیشن کی۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے پیچھے جو روح ہے وہ یہی ہے کہ گورنمنٹ کی accountability پارلیمنٹ کرے اور پارلیمنٹ میں accountability جو ہے وہ basically اپوزیشن کا رول ہوتا ہے۔ گورنمنٹ کی اپنی پارٹی نہیں کرتی۔

جناب چیئرمین، نہیں دیکھیں جو سوالات پوچھے جاتے ہیں وہ اس جانب سے بھی پوچھے جاتے ہیں اس جانب سے بھی پوچھے جاتے ہیں۔

سید مسعود کوثر، وہ تو دونوں جانب سے پوچھے جاتے ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ مقصد یہ ہے کہ اپوزیشن کو۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، بہر حال میں اس حد تک آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ پہلی preference جس نے سوال پوچھا ہے اس کو دی جائے اور دوسری اپوزیشن کو اور تیسری گورنمنٹ کو، چلیں اس طرح بھی سوچ لیں۔ جی سید اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر، جناب والا! گورنمنٹ کی accountability کا مقصد سب سے افضل ترین ہے اور وہ فوکس میں رہے، اب اگر گورنمنٹ یہ فیصلہ کرتی ہے کہ گزشتہ سال دسمبر میں ٹیکس پیئر کی ڈائیکٹری نکلتی تھی، پھر جنوری میں کہا جاتا ہے وہ پھر نکلے گی، پھر مئی میں محترم وزیر خزانہ پھر کہتے ہیں کہ ٹیکس پیئر کی ڈائیکٹری نکالیں گے، ایک ہفتے میں نکل آئے گی۔

جناب چیئرمین، آپ کے تین سوالات تو پورے ہو گئے۔

(مداخلت)

جناب صوبیدار خان مندوخیل، جناب چیئرمین صاحب! آپ نے جو فیصلہ کیا ہے تین سوالات کا وہ ہم بالکل مانتے ہیں۔ اس میں یہ غلط ہے کہ آپ اپوزیشن والوں کو موقع دیں اور گورنمنٹ کو موقع نہ دیں۔ ہم بھی اپنی گورنمنٹ پر تنقید کرتے ہیں، ان لوگوں کی طرح نہیں ہیں کہ یہ اپنی گورنمنٹ پر تنقید نہیں کرتے تھے، ہم اپنی گورنمنٹ پر خود تنقید کرتے ہیں۔ اگر ہمارے وزیر صاحبان کو کچھ بتائیں تو ان کے لئے یہ خوشی کی بات ہے اور اگر حزب اختلاف کے ممبران کچھ بتائیں تو وہ بھی خوشی کی بات ہے۔ جناب میری گزارش ہے کہ تھوڑی down sizing کر لیں ضمنی سوالات کی، یہ بھی نہ ہو کہ ہم یہاں بیٹھے بیٹھے سڑ جائیں اور اپوزیشن اور سوال کرنے والے سوالات پوچھتے رہیں۔

جناب چیئرمین، جی مولانا صاحب۔

حافظ فضل محمد، جناب والا! وہ اس لئے کہ اس طرح کئی اہم سوالات جو بعد میں رہ جاتے ہیں، یہاں تک کہ کبھی کبھی تو انتہائی اہم سوالات ہوتے ہیں جن کے جوابات سرے سے غلط ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین، اس سلسلے میں، میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں جو سوالات اور جوابات آ جاتے ہیں ریکارڈ پر وہ تو بیک پر اپنی ہوتے ہیں، اگر کوئی غلط سوال کا جواب دیا گیا ہے تو آپ دوبارہ ٹیک اپ کر سکتے ہیں اس کا طریقہ کار ہے لیکن یہ جو جوابات آ گئے ہیں، اس کا کم از کم یہ قاعدہ ہے کہ سوالات تو نہیں پوچھے جاسکے لیکن یہ جوابات اب ریکارڈ کا حصہ ہیں، بیک پر اپنی ہیں، اخبارات میں بھی آ سکتے ہیں، کوئی اس پر مزید سوال پوچھنا چاہے تو وہ بھی پوچھ سکتا ہے۔

these are all now part of the record of the House, placed on the table and taken as read

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک تعلق ہے رولز کا وہ تو جناب نے فرمایا اور درست فرمایا کہ تین سوالات ordinarily پوچھے جانے چاہئیں، اس پر جناب restrict کرنا چاہیے لیکن اگر کسی صورت میں آپ سمجھتے ہیں کہ اور سوال اس پر ہونا ضروری ہے تو آپ جناب ایک یا دو سے زیادہ سوال allow نہ فرمائیں۔ اور اس کے بعد رہا سوال اس بات کا کہ اپوزیشن کو preference دی جانے، میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک ہم فریڈری پنچر پر بیٹھے ہونے لوگ ہیں، ہمارے پاس تو معاملہ ہی صرف questions کا ہے عام طور پر۔ حزب مخالف کے لئے تو سو مواقع ہیں کہ وہ تنقید کر سکتے ہیں، تقریر کر سکتے ہیں، تو یہ questions جو ہیں یہ common معاملہ ہے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا۔ اس میں آپ کی discretion ہے آپ جس کو اجازت دیں گے، وہ سوال put کرے گا

لیکن یہ بات درست ہے کہ ان میں سے آخر میں ایک کا جواب بھی نہیں آتا۔ اس لئے آئندہ کے لئے میں یہ تجویز کروں گا کہ تین سوالات کے بعد اگلا سوال پکار لیا جائے، اگر جناب مناسب سمجھیں تو پھر ایک یا دو سوالات کر لئے جائیں۔

جناب چیئرمین، مطلب یہ ہوا کہ maximum fix کر لیں کہ زیادہ سے زیادہ پانچ اس سے زیادہ نہ ہوں۔ جی بشیر احمد مڑ صاحب آپ کی تجویز۔

جناب بشیر احمد مڑ، جناب والا! یہ بہت ہی complicated معاملہ ہے اور ہر وقت disappointment ہوتی ہے۔ اس کا ایک علاج یہ ہے کہ جو سوال ہو، وہ صرف سوال ہو، یہ نہ ہو کہ وہ تقریر ہو یا تمہید ہو۔ it should be a bare start, crisp question اور اس کا جواب بھی تقریر نہ ہو، سوالات میں اور جوابات میں politicking نہیں ہونی چاہیے کیونکہ کافی serious معاملات ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین، کیوں جی اس پر اتفاق ہے کہ سوالات پر تقریر نہ کی جائیں، تمہید نہ باندھی جائے، کیوں جی علی صاحب آپ کو اس سے اتفاق ہے۔

(مداخلت)

جناب جمیل الدین عالی، جناب والا! میں تو محرک ہوں اس بات کا۔

جناب سر انجام خان، جناب والا! قوم ہمیں منتخب کر کے یہاں بھیجتی ہے۔ ایک چھوٹا سا ٹائم ہمیں دیتے ہیں، دس بجے سے دو بجے تک یا ڈیڑھ بجے تک، تو جب ہم یہاں آئے ہیں، اسلام آباد میں بیٹھے ہیں اپنے سارے کام چھوڑ کے، تو دو سیشن ہونے چاہئیں، وقفہ سوالات کے لئے آپ ایک گھنٹہ دیتے ہیں، ایک گھنٹے میں میں تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ وقفہ بڑھا دیا جائے اور سیشن دو ہونے چاہئیں۔

جناب چیئرمین، یعنی question hour بڑھا دیا جائے۔

جناب سر انجام خان، جی جناب والا! کیونکہ اس کے بغیر تو یہ مکمل نہیں ہوگا۔

جناب چیئرمین، دیکھیں وقت تو اتنا ہی ہے، یہ بڑھائیں گے تو کہیں اور سے کم کرنا ہوگا۔

جناب سر انجام خان، نہیں میرا مطلب کہنے کا یہ ہے کہ ہم یہاں آئے ہیں، اپنا سب کچھ چھوڑ کے سینٹ کے اجلاس میں تو بٹائے اس کے دو بجے ہمیں چھٹی ہو جائے، ٹائم کا سیشن بھی تاکہ کام ہو کیونکہ اسلام آباد میں ہمارا تو اور کوئی کام نہیں ہے سوائے اس کے ہم یہاں آئے ہیں تو سینٹ کا کام

کریں، قومی کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئر مین، جی ملک رؤف صاحب۔

ملک عبد الرؤف خان، جناب والا! میری تجویز یہ ہے کہ اس کتابچے میں 55 سوال رکھے گئے ہیں۔ سوالات اتنے رکھے جائیں یعنی 25-25 سوالات ہوں، پھر ان میں سے ہر سوال پر تین سوالات کیے جائیں، تاکہ وہ سارے کے سارے پورے ہو سکیں۔

جناب چیئر مین، تو پھر باقی سوالات کا کیا جائے۔

ملک عبد الرؤف خان، اتنے رکھیں جو بھگت جائیں، مطلب یہ زیادہ سوالات نہ رکھیں، اتنے رکھیں جو مکمل ہو جائیں۔

جناب چیئر مین، نہیں باتوں کا میں کیا کروں۔

جناب چیئر مین، ان کو دوسرے دن رکھیں۔

جناب چیئر مین، دوسرے دن اگر دوسری منسٹری کے سوالات ہیں تو پھر کیا کریں۔

ملک عبد الرؤف خان، تو جناب پھر تیسرے میں رکھیں، مطلب یہ ہے کہ اتنے سوالات رکھنے کا کیا فائدہ ہے۔

جناب چیئر مین، میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں لیکن میں یہ بات جانتا چاہتا ہوں کہ میں باقی سوالات کے ساتھ کیا کروں۔

ملک عبد الرؤف خان، جناب 55 سوالات آپ نے رکھے ہوئے ہیں، اس کا فائدہ تو کچھ نہ ہوا۔

جناب چیئر مین، اس کا فائدہ یہ ہوا ہے کہ جو باقی جوابات ہیں وہ ریکارڈ کا حصہ ہیں، اخبارات میں آئیں گے، آپ لوگ اس میں مزید انکوائری کر سکتے ہیں۔ official information آپ کو مل گئی ہے۔ اس میں کوئی نقصان نہیں ہوا۔ آپ کی بات مناسب ہے لیکن مجھے بتائیں کہ باقی سوالات کا میں کیا کروں۔

ملک عبد الرؤف خان، اس کو اگلے دن پر رکھ لیں۔

جناب چیئر مین، تو جو اگلے دن کے سوالات ہیں ان کا کیا کروں۔

ملک عبدالرؤف خان: دیکھ لیں جی ان کا کیا کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب ساجد میر صاحب۔

جناب ساجد میر: جناب والا! مجھے اس سے اتفاق ہے کہ ضمنی سوالات تین ہونے چاہئیں، ایک سوال پوچھنے والے سینئر کا دو کسی اور سینئر کے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دو باتیں اور کرنی پڑیں گی۔ ایک تو یہ کہ آپ کو ذرا تھوڑا سا خیال رکھنا پڑے گا کہ میں نے ایک ضمنی سول پوچھ لیا ہے اس کے بعد میں دوسرے یا تیسرے سوال پر پھر اٹھنا چاہتا ہوں، میری بجائے کسی اور کو موقع دیں اور ایک بات وہی کہ سید اقبال حیدر صاحب، جمیل علی صاحب اور اسی طرح ہمارے بعض دوست ہیں، ان کی cooperation بہت ضروری ہے۔ اگر وہ لمبے لمبے سوال کریں تو پھر آپ ذرا ان سے تھوڑی سی request کریں۔

جناب چیئرمین: اب دکھیں، اقبال حیدر صاحب چلے گئے ہیں، میں نے تجویز مانگی تو وہ ڈائریکٹری پر شروع ہو گئے، ایک منٹ جی، نسرین جمیل صاحبہ۔ I know these are all important thing. let me finish of one thing and then I go to the other, please.

بیگم نسرین جمیل: جناب چیئرمین! بہت سارے ساتھیوں نے رائے کا اظہار کیا ہے۔ ظاہر ہے جو سوالات ہیں ان کو اگلے دن پر نہیں مالا جا سکتا کیونکہ سب سوالات کے جوابات چاہتے ہوتے ہیں اور ریکارڈ پر آ جاتے ہیں۔ میں انور بھٹنڈر صاحب تجویز سے اتفاق کروں گی کہ پہلے تین سوالات کی تو آپ اجازت دیں گے اور اگلے ایک یا دو سوالات آپ اپنی صوابدید پر کہ کتنی اس موضوع کی اہمیت ہے، اس پر آپ سوالات کی اجازت دیں۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے اس طرح کر لیتے ہیں کہ تین ضمنی سوال ordinarily preference to be given to the person who has asked the question and maximum five or six ٹھیک ہے جی۔ جناب فرمائیے۔

بیگم نسرین جمیل: دوسری بات یہ ہے کہ تقاریر کے حوالے سے اس کا نوٹس لیا جائے۔

جناب چیئرمین: ہاں تقریر نہیں ہونی چاہیئے، سوال کو اگر کھ لیا جائے۔

شیخ رفیق احمد: میری ممبران سے درخواست ہو گی کہ سوال کو اگر کھ لیا جائے۔

جناب چیئرمین: سیکرٹری صاحب یہ چیزیں جو تجاویز ہیں یہ کھ لیں تاکہ ہر دفعہ پڑھ دیا

جانے کہ جناب یہ تو اصول طے ہو گئے ہیں، تقریر نہیں ہوگی، normally تین ہوں گے، maximum چھ ہوں گے۔ یہ دو چار چیزیں، points لکھ لیں تاکہ ہر دفع پڑھ دینے جائیں کہ جی یہ فیصلہ ہوا تھا۔

شیخ رفیق احمد، سوال پوچھنے والوں کے لئے بھی آپ کوئی limit مقرر کریں کہ one quarter of a minute میں انہوں نے اپنا سوال پوچھنا ہے۔ اگر سوال دو منٹ میں پوچھیں گے تو پھر وہ سوال ہی گزر جائیں گے، جواب کہاں سے آنے گا۔
They have to be very precise.

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی۔

جناب جمیل الدین عالی، جناب والا! ساجد میر صاحب نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، نہیں نہیں آپ ان کے کہنے پر نہ جائیں۔

جناب جمیل الدین عالی، جناب انہوں نے آپ سے lead لی ہے۔

جناب چیئرمین، بنیادی چیز یہ ہے کہ وقت کم ہوتا ہے کوشش کی جانے کہ اختصار سے کام لیا جائے۔

جناب جمیل الدین عالی، سر تاج عزیز صاحب نے ایک سوال کے جواب میں پوری ایک تقریر کر دی ہے، میں صاحب نے ایک تقریر کر دی ڈاکٹر محبوب الحق صاحب کے قصے میں۔ میرا تو اس سوال سے تعلق نہیں تھا تو اس طرح مجھ پر سب کی توجہ مرکوز ہوتی ہے جناب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، ہاں جی۔

حافظ فضل محمد، ٹیس کے منسٹر صاحب سے متعلق تھے۔ اب وہ پیچ چکے ہیں گار آپ کی اجازت ہے تو۔

جناب چیئرمین، نہیں کوئی اجازت نہیں ہے۔ اب اجازت نہیں مل سکتی۔ جی ایک منٹ۔ بخار خان صاحب۔ جی۔

جناب نثار محمد خان، جناب چیئرمین صاحب! میری تجویز یہ ہے کہ ہمارے سینشن کا جو ٹھیک وقت دیا گیا ہو اس پر شروع ہو۔ کورم کا حزب اختلاف یا حزب اقتدار point out نہ کریں اور جس ممبر نے سوال کیا ہو اگر اس کی دلچسپی نہیں ہے تو اس کا سوال نہ اٹھایا جائے۔ یہ بھی ہمیں وقت دیں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ مطلب ہے اس پر supplementary allow نہ کیا جائے۔ یہ بھی ٹھیک ہے that is a good idea۔ یہ بھی نوٹ کر لیں۔ جی جناب حاجی جاوید اقبال صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی، کم از کم تین supplementat پوچھے جائیں اور جس ممبر کا سوال ہو اس کو priority دی جائے، نمبر ایک۔ دوسرا جیسے چوہدری انور بھٹنڈرنے یا اور بھائیوں نے کہا کہ جی وزراء صاحبان بھی مختصر جواب دیں اور supplementary کرنے والا مختصر کرے۔ اکثر ہمارے بزرگ بھائی آدھا آدھا گھنٹہ تقریر کرتے ہیں اس لئے مہربانی کر کے supplementary سوال جو کرے وہ مختصر اور short ہو اور جواب بھی اسی انداز میں دیا جائے۔ اس کے ساتھ۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ ایک منٹ جی شخصیں please let me dispose one

matter, please sit down, please Raza Rabbani Sahib for God's sake sit down.

(interruption)

Mr. Chairman: Raza Rabbani Sahib, please withdraw your words.

Mian Raza Rabbani: Sir, why should I?

Mr. Chairman: Raza Rabbani, I will not allow you to speak today.

Please sit down. I will now allow you to speak if you are going to make allegations against the Chairman. The Chairman will not allow you to speak. Please sit down.

Mian Raza Rabbani: Sir, I am requesting you for such a long time.

Mr. Chairman: I am not going to listen to another request until I dispose of the first item which is now before me.

Mian Raza Rabbani: Sir, it is quarter past twelve and it is private members day. There are very importance motions.

Mr. Chairman: Doesn't matter Raza Sahib, please sit down.

please Raza Sahib, don't lose temper.

جی ساجد میر صاحب آپ کی آخری تجویز۔

جناب ساجد میر، میں نے علی صاحب کا ذکر بڑے پیار سے کیا تھا اگر انہیں پیار پر غصہ آتا

ہے تو میں اپنا پیار واپس لیتا ہوں۔

Mr. Chairman: Thank you. So, I think now we have discussed this

matter. As a matter of a practice what we will do is, preference to be given to the person who has asked the question. Normally three questions, unusual interest may be we go to five or six questions. I would request the honourable members that when they ask the question, they should not make long speeches.

تمہید وغیرہ نہ باندھیں، سوال پر جیسے relevant ہو اور منسٹر صاحب بھی relevant ہوں، لمبی بات نہ کریں اور اس کے علاوہ کیا agree ہوا ہے جی۔ ہاں جو ممبر غیر حاضر ہے اس کے سوال پر زیادہ وقت نہ لگے یعنی we just proceed to the next question. جی ایک منٹ جی فرمائیے۔

5. *Syed Iqbal Haider : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to Starred Question No.123 replied on 20th May, 1997 and state the time by which the directory of Income Tax and Wealth Tax payers/assesseees for the assessment year 1995-96 will be published ?

Mr. Sartaj Aziz : The manuscript of 15 Tax-payer Directories were sent to Printing Corporation of Pakistan on 30-6-97. Upto now 8 Directories have been received so far. The remaining are still with the Printing Corporation of Pakistan for printing.

6. *Haji Javed Iqbal Abbasi : Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the name of the areas and villages included in the Master Plan of Islamabad and those in the specified areas which can be acquired at any time ;

and

(b) the proposed Industrial area of Islamabad indicating also the names of those industries which have been set-up in the limits of Islamabad.

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) As per provisions of the CDA Ordinance 1960, CDA can acquire any land falling within the Islamabad Capital Territory (ICT) and the Specified Area. The Islamabad Capital Territory is spread over an area of 906 sq. km. It comprises: (a) Urban area of Islamabad, (b) Islamabad Park and (c) Islamabad rural area. The Specified Area spreading over 3 Tehsils viz. Rawalpindi, Murree and Kahuta of Punjab and 2 Tehsils viz. Abbottabad, Haripur of NWFP, covers an area of about 3626 sq. km. the list of the villages falling within urban area of Islamabad Capital Territory and rural area is at Annexure A.

(b) Industrial Areas are I-9/2, I-9/3, I-10/3 and Kahuta Industrial Triangle. Complete Category-wise list of industries is at Annexure B.

ANNEXURE-A

AREAS/VILLAGES IN MASTER PLAN

URBAN AREA

Sarai Kharbuza

Sarai Madho

Bokra Tarnot

Chelo Thatta Saiyoan

Dhok Jori Tiai

Dhok Kashmiri

Dhok Hakimawali

Dhok Mohra Malah

Dhok Mundeywali

Dhok Noor Khan

Dohok Paracha

Dhok Sandemar

Dhok sawaiyan

Dhok Tamman

Dora

Gliea

Jhan Bagial

Jhangi Saiyadan

Jond

Kalanjar

Maira Dhok

Miara Dhok G-13

Naugazi

Noon

Nurpurshahan

Paddo Reka's

Padhana Kalan

Pind Paracha

Pind Parian

Pind Sangral

Sang Jani

RURAL AREA

Kotha Kalan

Taralahi Kalan

Dakhain

Ali Pur

	Kunah	Frash
Said Pur	Rakh Tamair (C)	Khadrir Pur
Gokina	Rakh Tamair (D)	Panjgran
Talhar	Jangi Sayaddan	Paraton
Shah Darah	Kirpa	Siknal
Chattar	Bhookar	Tamma
Hotran	Boora Bangial	Chak Bira Singh
Karlot	Choocha	Chak Shahdad
Mandala	Gagri	Kartal Bhakral
Mangial	Lohi Bher	Majohan
Subhan	Rakh Loi Bher	Mohra Jujan
Sihala	Chtroh	Rawal
Bhimbar Tarrar	Chukkal	Gahra Thaaïn
Chhani Mohsoo Khan	Hon Chamial	Jan Gran
Gurah Mast	Kangota Gujran	Jandala
Pandori Hathial	Mughal	Rakh Timair (A)
Pandori Sayaddan	Sandu	Chaneri
Pind Malkan	Sheikhpur	Sambli
Saga	Gangal	Siali
Charah	Ganhdlan	Kuri
Darawala	Gohra Sirdar	Malkot
Dhaliala	Koral	Rakh Bangla
Khatri	Pahg	Rihara
Peja	Panwal	Bouri Petha
Pind Daia	Suhder	Dohala

Sher Dhamial	Taramri	Kathar
Chak Kamdar	Tarlahi Khurd	Majra Beowal
Har-Do-Gahr	Bhangril Kalan	Mangal
Jabbi Gakhra	Bhangril Khurd	Rukh Maira (A)
Jandala	Kortana	Rukh Maira (B)
Kangota Sayaddan	Muhramir	Sukrila
Ladhot	Murikhumbal	Malpur
Nara Sayaddan	Rawat	Lakhwal
Aran	Shadi Dhamial	Jhang Bangial
Darkala	Sud Gagal	Kothathial
Harno Thanda Pani	Takht Pari	Mohra Noor
Bamla Kanyat	Niazian	Ghora Baz
Hummak	Sihahal	Jagyt
Muhrian	Dhok Sharaf	Tamair
Naugazi	Jaba Teli	Rakh Tamair (B)
Phulgran	Khanakak	Chhappar Mir Khanal
Shah Pur	Pandori	Chhatta Bakhtawar
Pind Begwal PC	Shakrial	Khawa Dak
Athal	Sohan Dehati	Tarlahi Kalan
Sohan	Sohana	

ANNEXURE-B

CATEGORY-WISE INDUSTRIES IN THE INDUSTRIAL AREAS OF ISLAMABAD.

1. Steel Mills.
2. Food Items e.g. Biscuits, Ghee, Bread, Beverages, etc.
3. Electronics Equipments.
4. Flour Mills.
5. Ready Made Garments Industries.
6. Pharmaceutical Industries.
7. Soap Industries.
8. Ice Cream, Ice & Cold Storage.
9. Printing Press.
10. Marble Factories.
11. Furniture, Doors/Windows & Aluminium Industries.
12. Paint, Hardware & Sanitary Items.
13. Automobile Workshop.
14. Packing Industries.
15. Hosiery Industries.
16. Chemicals, Gases.
17. Ware Houses.

CAPITAL DEVELOPMENT AUTHORITY

LAND ACQUISITION - ISLAMABAD

	Urban	Rural	Total
Total Area of ICT	74,234	149,643	223,877
Area Acquired	50,199	19,150	69,349
Area not Acquired	24,035	130,493	154,528
(Area in Acres)			
Total Areas of Islamabad	906	SQ. KM	

Urban Area	287.5	SQ. KM
Rural Area	618.5	SQ. KM

7. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that Cat-III blocks of G-11/4, Islamabad have not been provided the facility of water supply for the last one year if so, its reasons and the time by which this facility will be provided to residents of the said blocks ?

Minister Incharge of the Cabinet Division : The water to Cat-III blocks in G-11/4 is being supplied through tanker service. The water supply net work in G-11/4 could not be laid due to land possession problem created by the affectees of village Korrak located in Sector G-11/3 and 4. The water supply net work shall be laid within six months after the settlement of possession problem.

8. ***Hafiz Fazal Muhammad :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to refer to the Senate Starred question No.118, replied on 28th May, 1997 and state the expected time by which the CDA will take possession of the land in Sector D-12 for its development ?

Minister Incharge of the Cabinet Division: Due to the large number of the cases in the different courts of law it is not possible for the CDA to indicate the time for taking possession of the land in Sector D-12 for its Development.

9. ***Khawaja Qutubuddin :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the terms and conditions of employment, salaries and other

fringe benefits, separately, of Dr. Muhammad Yaqoob, Governor, State Bank of Pakistan, Mr. Shaukat Tarin, President, Habib Bank Limited and Mr. Muhammad Mian Somroo, President National Bank of Pakistan ; and

(b) the duration of the contracts of the person ?

Mr. Sartaj Aziz : (a) The terms and conditions of employment including salaries and other fringe benefits of the Governor SBP, the President HBL and of the President NBP are annexed.

(b) The duration of the contracts of the three incumbents is three years starting from the respective dates of their appointment.

Annex-I

From: Mr. Muhammad Rafique

Section Officer

Phone: 829505

(Internal Finance Wing)

26-9-1988.

No.F:3(19)Bkg.V/88-1226.

To: Mr. I. A. Hanfi,

Governor,

State Bank of Pakistan,

Karachi.

Dear Sir,

I am directed to refer to your telex No.KMF-1560 dated 21-3-1988 and to say that pay and other terms and conditions of your service as Governor, State Bank of Pakistan will be as follows:-

1. Pay Rs.10,200/- fixed.

2. Accommodation. Unfurnished accommodation subject to a rent ceiling of Rs. 5,500/- per month maintained by the state Bank of Pakistan.
3. Entertainment Allowance. Rs. 650/-
4. Leave. To be regulated in accordance with the Special Leave Rules for Governor and Deputy Governor under the Government of Pakistan, Ministry of Finance Notification No.12(5).1/49, dated 20-4-1949 as amended by Notification. 12(5)-IF.1/71- dated 28th March, 1972.
5. Transport. Free Chauffeur driven Car for official and private use.
Consumption not to exceed 500 liters of petrol a month.
6. Medical. Free treatment for self and family including dental care and maternity for first two children.
7. Contributory Provident Fund. 8-1/3% of pay.
8. Leave Fare Concession. Rs.2,000/- per year.

- | | | |
|-----|--|---|
| 9. | Gratuity and Pension. | One month's pay for each completed year of service after years service. |
| 10. | Daily Allowance during duty out of Headquarters. | As admissible to a civil servant of the highest grade. |
| 11. | Personal staff subsidy. | Rs. 700/- per month. |

Yours faithfully,

(Muhammad Rafiq)

Section Officer

A. *TERMS, CONDITIONS OF EMPLOYMENT,
SALARIES AND OTHER FRINGE BENEFITS OF
DR. MUHAMMAD YAQUB, GOVERNOR, STATE
BANK OF PAKISTAN.*

- | | | |
|------|--------------------------|--|
| 1. | Pay | *Rs. 20,250/- fixed. 01-06-1995

plus bonus as admissible to other Executives. |
| 1(a) | Cost of Living Allowance | @ 7% w.e.f. 01-06-1995.# |
| 2. | Accommodation. | Free furnished house provided and maintained by the Bank. |
| 3. | Entertainment Allow. | Rs. 650/- p.m. |

4. Leave. To be regulated in accordance with the Special Leave Rules for Governor and Deputy Governor under the Government of Pakistan, Ministry of Finance's Notification No.12(5)IF.1/49, 20-4-1949 as amended by Notification. 1(30)-IF.1/71- dated 28th March, 1972 and No. 3(19)BKG.V/88-530, dated 19-06-1993
5. Transport. Two Chauffeur driven Cars. One for self and the other for family with petrol limit of 500 litres p.m. for each car ## (However the Governor is using only one Chauffeur driven car)
6. Medical facility. Free treatment for self and family including dental care and maternity for first two children.
7. Contributory Provident Fund. 8-1/3% of pay.
8. Leave Fare Concession Rs. 2,000/- per year would be admissible on completion at least one year service.

- (The Governor has never claimed it).
9. **Gratuity and Pension.** One month's pay for each completed year of service after years service on completion of 3 years service.
 10. **Daily Allowance** As admissible to a civil servant during duty out of Headquarters. of the highest grade.
 11. **Personal staff subsidy.** Subsidy allowed for 4 persons.

B.Duration of the Contract:

Appointed as Governor w.e.f February 14,1997 for a period of 3 years.**

- \$ Letter No.F.3(5)/BKG.V/93-662 dated 25-08-1993.
- * Letter No.F.4(5)/BKG.V/94-Pt. dated 25-08-1993.
- # Letter No.F.1(2)/BKG.V/85-dated 10-04-1996.
- ## Letter No.F.3(5)/BKG.V/93- dated 01-09-1993.
- ** Notification No.F.3(5)/BKG.V/93-97 dated 29-01-1997.

TERMS AND CONDITIONS OF APPOINTMENT OF MR. SHAUKAT TAREEN AS PRESIDENT,

HABIB BANK LIMITED.

Pay : Rs. 175,000 per month (fixed).
Contract Period : Three years as prescribed in the

		law.
Termination of Contract	:	Sixty days notice from either side
Vehicles	:	One Honda Accord and one 1300 cc car.
		Petrol as under HBL Rules.
		Drivers to be provided for both the cars.
House Servants	:	To be approved by HBL's Board
Leave	:	48 days earned leave with full pay and 20 days casual leave each year as per HBL Rules.
Residential Accommodation	:	Ceiling of Rs. 100,000 p.m. subject to actuals.
Utilities	:	Actuals.
Furnishings	:	Actuals to be approved by HBL's Board.
Entertainment	:	To be approved by HBL's Board.
Club Subscription	:	To be approved by HBL's Board.
Travelling Allowance	:	Business Class air travel and actual expenses incurred.
Medical Facility	:	First class free medical treatment for self and dependent family members inside Pakistan.
Gratuity	:	One salary for each completed

	:	year of service.
Education	:	Actuals with a maximum of Us \$10,000 per annum per child.
Loan	:	Actual instalment (Rs.115,000 pm) To be paid by HBL to City bank.

***TERMS AND CONDITIONS OF APPOINTMENT OF
MR. MUHAMMAD MIAN SOOMRO AS PRESIDENT,
NATIONAL BANK OF PAKISTAN.***

Pay	:	Rs. 175,000 per month (fixed).
Contract Period	:	Three years as prescribed in the law.
Termination of Contract	:	Sixty days notice from either side
Vehicles	:	One Honda Accord and one 1300 cc car. Petrol as under NBP Rules. Drivers to be provided for both the cars.
House Servants	:	To be approved by NBP's Board
Leave	:	48 days earned leave with full pay and 20 days casual leave each year as per NBP Rules.
Residential Accommodation	:	Ceiling of Rs. 100,000 p.m. subject to actuals.
Utilities	:	Actuals.

Furnishings	:	Actuals to be approved by NBP's Board.
Entertainment	:	To be approved by HBL's Board.
Club Subscription	:	To be approved by NBP's Board.
Travelling Allowance	:	Business Class air travel and actual expenses incurred.
Medical Facility	:	First class free medical treatment for self and dependent family members inside Pakistan.
Gratuity	:	One salary for each completed year of service.
Education	:	Actuals with a maximum of Us \$,10,000 per annum per child.
Tavel Abroad on leave	:	Business Class (non-discounted) fare for self and children.

10 . ***Khawaja Qutubuddin:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the number of employees on the roll of Habib Bank Limited, prior to the appointment of Mr. Shaukat Tarin;

(b) the present numbr of employees of Habib Bank Limited; and

(c) the numbr of officers, with their names, ranks and designations, who have been dismissed and/or suspended and/or made OSD's ?

Mr. Sartaj Aziz : (a) The number of employees in the Habib Bank Ltd.,

prior to the appointment of Mr. Shaukat Tarin was 29,917.

(b) The present number of employees of Habib Bank Ltd. is 22,339.

(c) A list showing the number of officers with their names, ranks and designations, who have been dismissed and/or suspended is at annex 1.

No officer was made an OSD after the appointment of Mr. Shaukat Tarin as President HBL.

11. *Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that A.G. Balochistan has never been appointed from the persons having the local domicile of Balochistan, if so, its reasons; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to appoint a person having the local domicile of Balochistan as Accountant General Balochistan, if so, when ?

Reply not received.

13. *Dr. Muhammad Ismail Buledi : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to regularize the service of daily wages employees of the nationalised commercial banks, if so, when ?

Mr. Sartaj Aziz : There is no proposal under consideration of the Government to regularize the services of daily wages employees of the National Commercial Banks at present.

14. *Mr. Saifullah Khan Paracha : Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state :

(a) the criteria for induction of CSS officers particularly PSP officers including in the APUG; and

(b) the details of the posts against which APUG Officers can be posted?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) The FPSC conducts Competitive Examination every year for the recruitment to various posts in the following groups :-

1. Accounts Group.
2. Commerce and Trade Group.
3. Customs and Excise Group.
4. District and Management Group.
5. Foreign Service of Pakistan.
6. Income Tax Group.
7. Information Group.
8. Military Lands and Cantt. Group.
9. Office Management Group.
10. Police Service of Pakistan.
11. Postal Group.
12. Railways (Commercial and Transportation) Group.

The criteria for induction of CSS officers including PSP officers in the APUG is as under :-

(i) Written Examination. - It comprises of 1100 marks including 500 marks of compulsory subject. Qualifying marks for compulsory papers are 40% and 50% in over all aggregate.

(ii) Medical test.

(iii) Psychological test.

(iv) Viva Voce. - It comprises of 300 marks. A candidate getting less than 100 marks in viva voce is declared fail.

A merit list is prepared by combining the marks of written examination and viva voce. Thereafter the allocation is made keeping in view the following parameters:-

(a) Order of merit of the candidates.

(b) Preferences of group/services opted by the candidates.

(c) Availability of vacancies in the quota of the relevant Province/Region.

(d) Candidates declared unsuitable for any specific group/service determined by the Commission are not allocated in that groups even if they are eligible in order of merit.

(b) The APUG officers are posted against the posts which are mentioned in the cadre schedules of the three services Groups.

15. *Mr. Saifullah Khan Paracha : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to the Senate Unstarred question No.17 replied on first July 1997 and state :

(a) the yearly tonnages of intransit goods for Afghanistan at Karachi Port, Peshawar, Quetta, Chaman and Turkhum from 1989-90 to 1996-97; and

(b) whether the entire yearly tonnage of intransit goods for Afghanistan can be custom cleared at Chaman and Turkhum, if so, its details ?

Mr. Sartaj Aziz : (a) Under the Afghan Transit Trade Agreement,

1965 the commercial goods meant for transit to Afghanistan are imported at Karachi port and then transitted to Afghanistan via two routes namely :

(a) Karachi-Peshawar-Turkhum.

(b) Karachi-Quetta-Chaman.

The yearly tonnages of goods transitted to Afghanistan via Turkhum and Chaman are as follows :-

1. Turkhum

Year	Quantity (in tons)
1989-90	55,829
1990-91	70,850
1991-92	77,193
1992-93	2,97,522
1993-94	2,30,174
1994-95	2,10,519
1995-96	74,077
1996-97	85,196
	<u>1,101,360</u>

2. Chaman

Year	Quantity (in tons)
1989-90	13,052
1990-91	4,476
1991-92	6,693
1992-93	14,356
1993-94	10,855
1994-95	16,831

1995-96

5,901

1996-97

8,213

80,407

(b) The customs clearance of the goods imported in transit to Afghanistan already takes place at Chaman and Turkhum in accordance with the Afghan Transit Trade Agreement, 1965.

16. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state ;

(a) the institution-wise details of the foreign degree courses/training programmes for MA, MBA and MSc being made available to Federal Government Officers including PSP Officers during 1997-98; and

(b) the details of the Province-wise allocation of such courses during 1997-98 ?

Mr. Sartaj Aziz : The training offers received in economic Affairs Division are not earmarked province/institution-wise.

17. *Hafiz Fazal Muhammad : Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that some posts of Technical Engineers (BPS-17) were advertised in 1995 by the Intelligence Bureau ;

(b) whether it is also a fact that some Engineers qualified the test/interview, if so, their names;

(c) whether it is further a fact that some of the said Engineers were offered the post of Inspector (BPS-16) instead of Engineer which they accepted;

(d) whether the services of the said Inspectors have been

terminated, if so, its reasons; and

(e) whether there is any proposal under consideration of the Government to review the said decision ?

Minister Incharge of the Cabinet Division : Neither post of Technical Engineer (BPS-17) was advertised in 1995 nor anyone was recruited as Technical Engineer (BPS-17) in 1995 by Intelligence Bureau.

18. *Mr. Basheer Ahmad Matta: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the total number of President Awards for Pride of Performance announced on 14th August, 1997 and the number of these awards granted to persons hailing from the NWFP; and

(b) the broad criteria for the conferment of these awards and the composition of the body authorized to recommend them ?

Minister Incharge of the Cabinet Division : (a) (i) Twenty-five.

(ii) One.

(b) (i) As per Warrant of Institution (Annex-I), the award is conferable upon persons who are citizens of Pakistan in recognition of notable achievements in the fields of art, science, literature, sports or nursing.

(ii) Composition of the Awards Committees is given in the Notification No.8/1/91-Awards dated 29th April, 1991 (Annex-II).

THE GAZETTE OF PAKISTAN EXTRAORDINARY
PUBLISHED BY AUTHORITY ISLAMABAD, THURSDAY,
JANUARY 20, 1983

PART III

Other Notifications, Orders etc.

GOVERNMENT OF PAKISTAN

CABINET SECRETARIAT

(CABINET DIVISION)

NOTIFICATION

Rawalpindi, the 13th January, 1983

No.1/10/79-Awards. The following Warrant is published for general information.

WARRANT OF INSTITUTION OF THE PRESIDENTS AWARD
FOR PRIDE OF PERFORMANCE

Whereas it is fitting that notable achievement in the field of art, literature, science, sports and nursing should receive recognition.

Now, THEREFORE, in exercise of the powers conferred by section 3 of the Decorations Act 1975 (XLIII of 1975), the President is pleased to institute the Award designated hereinafter.

1. *Name of Award* .- This award shall be called the President's Award for Pride of Performance.

2. *Description of badge* .- The badge of this Award shall be round in shape of gold plated silver measuring 53 mm in diameter. The obverse of the badge shall bear a star and crescent on the central disc. The surrounding circle shall

contain the words.

مدارقی اعزاز برائے حسن کارکردگی

The reverse of the badge shall be plain.

3. *Description of ribbon.*- The ribbon shall be 38 mm wide with stripes of gold, Pakistan green, white, Pakistan green and gold colours measuring 7mm, 8mm, 8mm, 8mm and 7 mm respectively.

4. *Criteria for Award.*- this Award shall be conferable upon persons who are citizens of Pakistan in recognition of notable achievement in the fields of art, science, literature, sports or nursing.

5. *The Monetary Award.* - the Award of the medal may be accompanied by a monetary award.

6. *Occasion for the making of the Award.*- The Awards shall be announced once a year, i.e., on the 14th August (Independence Day). the Investiture for these awards shall take place on the 23rd March (Pakistan day) each year.

7. *Publication in Gazette.*- Every award, and every cancellation, annulment or restoration thereof, as hereinafter provided, shall be published in the Gazette of Pakistan.

8. *Register.*- The name of every person to whom an award is made shall be kept in a register.

9. *Cancellation and Restoration.*- The President may cancel or annul the award to any person and thereupon that person shall surrender his Award to the Cabinet Secretary Government of Pakistan and his name shall be erased from the Register, but notwithstanding such cancellation or annulment the President may restore any Award if he sees fit to do so and upon such restoration

the name of the person concerned shall be restored to the Register.

10. **Repeal.-** The Warrant of Institution of the President's Medal for Pride of Performance issued under Cabinet Division Notification No. 1/5/78-Awards, dated the 20th March, 1978, is hereby repealed.

GENERAL

M. ZIA-UL-HAQ,

president

AMENDMENTS

Rawalpindi, the 11th January, 1984.

No. 1/39/83-Awards.- In exercise of the powers conferred by sub-section (1) of section 3 of the Decorations Act, 1975 (XLIII of 1975), the President is pleased to direct that the following amendment shall be made in the Warrant of institution of the President's Award for Pride of Performance, namely :-

In the aforesaid Warrant, after Article 6, the new Article shall be inserted and shall be deemed to have been so inserted on the thirteenth day of April, 1983, namely :-

"6A. Conferment of Award upon foreign nationals.- Notwithstanding anything contained in the Articles 4, 5 and 6 the President may, at any time, confer this award, unaccompanied by a monetary award, upon persons who are not citizens of Pakistan".

GENERAL

M. ZIA-UL-HAQ,

president

THE GAZETTE OF PAKISTAN

EXTRAORDINARY

PUBLISHED BY AUTHORITY

ISLAMABAD, MONDAY, APRIL 29, 1991

PART III

Other Notifications, Orders etc.

GOVERNMENT OF PAKISTAN

CABINET SECRETARIAT

(Cabinet Division)

NOTIFICATION

Islamabad, the 29th April, 1991

No. 8/1/91-Awards.- The Prime Minister has been pleased to approved composition of the following committees for scrutiny and formulation of recommendations of civil awards:

- I. Awards Sub-Committee for Science Engineering and Education
- | | |
|--|-----------|
| 1. Secretary, Ministry of Water and Power | Chairman. |
| 2. Secretary, Health Division. | Member. |
| 3. Secretary, Ministry of Education | Member. |
| 4. Secretary, Ministry of Science and Technology | Member. |
| 5. Chairman, Pakistan Atomic Energy Commission | Member |
| 6. Secretary General, Pakistan Academy of Sciences | Member . |

- | | |
|--|--------------------|
| 7. Chairman, University Grants Commission | Member. |
| 8. Additional Secretary, Cabinet Division. | Member/ Secretary. |

II. Awards Sub-Committee for Arts and Literature.

- | | |
|--|-----------|
| 1. Cabinet Secretary | Chairman. |
| 2. Secretary, Ministry of Religious Affairs and
Minorities Affairs. | Member. |
| 3. Secretary, Ministry of Culture, Sports and Tourism. | Member. |
| 4. Secretary, Ministry of Information & Broadcasting. | Member. |
| 5. Vice-Chancellor, Quaid-i-Azam University | Member. |
| 6. Chairman, Pakistan Academy of Letters | Member. |

III. Main Awards Committee

- | | |
|--|-----------|
| 1. Cabinet Secretary | Chairman. |
| 2. Secretary, Ministry of Religious Affairs and
Minorities Affairs. | Member. |
| 3. Secretary, Ministry of Culture, Sports and Tourism | Member |
| 4. Secretary, Ministry of Information and Broadcasting | Member. |
| 5. Secretary, Ministry of Foreign Affairs | Member . |
| 6. Secretary, of Science and Technology | Member. |
| 7. Secretary, Interior Division | Member. |
| 8. Chairman, University Grants Commission | Member. |
| 9. Secretary, Ministry of Education | Member. |

NISAR HUSSAIN KHAN

Joint Secretary (Coord).

19. *Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister Incharge of the

Cabinet Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that approval was accorded for installation of a tube-well in Police Colony, Sector G-9/1, Islamabad; and

(b) whether any tube-well exists in the said colony at present, if so the duration of daily water supply in the said colony ?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) No.

(b) No.

20. *Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the year-wise detail of the budget allocated for CDA Civil Enquiry, Sector G-9 Islamabad from 1993-94 to 1996-97; and

(b) the details of the items supplied to the said Enquiry during the said period and the use of these items ?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) Budget is not allocated Enquiry-wise but is allocated to Maintenance Directorate (Civil) under whom there are 26 Enquiry Offices.

(b) Material is brought to the Civil Enquiry Sector G-9 on the basis of availability of funds/requirement. Although record of each and every item supplied to the said Enquiry and its use is available in the stock register but making out a statement thereof is quite lengthy and time consuming.

The information will be provided on next rota day.

21. *Mr. Habib Jalib Baloch: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the earnings per share of the following cement plants for the last

five years and for the first half of 1997 with their year-wise details :

- | | |
|---------------------|----------------------|
| 1. Cherat Cement | 2. Maple Leaf Cement |
| 3. Pakland Cement | 4. Gharibwal Cement |
| 5. Javedan Cement | 6. Kohat Cement |
| 7. Mustehkam Cement | 8. Zeal Pak Cement |

(b) the rates of duties/taxes on cement industry during the last five years separately and also the existing rates of duties/taxes; and

(c) the steps taken or being taken for boosting this sector ?

Mr. Sartaj Aziz : (a) The information is not collected or maintained by the Government but is readily available through various stock brokers.

(b) Sales Tax

1992-93	12.5%
1993-94	15%
1994-95	15%
1995-96	15%
1996-97	
(a) upto 27-3-97	18%
(b) 28-3-97 to 12-6-97	12.5%

(c) 13-6-97 onwards Exempt.

Central Excise

Years	Rate of Duties
1992-93	Rs.508 per ton
1993-94	Rs.510 per ton

1994-95	25% of Retail price
1995-96	25% of Retail price
1996-97	35% of Retail Price
1997-98	40% of Retail Price

Sales Tax

(c) Cement has been exempted from sales tax in the budget for financial year 1997-98.

22. *Mr. Habib Jalib Baloch: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the number and location of branches of State Bank of Pakistan; and

(b) whether it is a fact that a plot of land was purchased/acquired for construction of a building for State Bank branch at Kuzdar, if so, the reasons for not opening the branch so far?

Mr. Sartaj Aziz : (a) At present the State Bank has 15 branches besides a Foreign Exchange office at Gujranwala. One office each is functioning at Peshawar, D I Khan, Islamabad, Rawalpindi, Muzaffarabad (AJK), Sialkot, Lahore, Faisalabad, Multan Sukkur, Quetta and Hyderabad. Besides two offices of the Bank are functioning at Karachi.

(b) Yes, it is a fact that the Bank has purchased/acquired a plot of land at Khuzdar from the Provincial Government for setting-up an office. The plot originally allotted was subsequently changed thrice by the Provincial Government. The plans for the Bank's office building have since been prepared by M/s. NESPAK and approved by the Municipal Committee, Khuzdar. The consultants are at

present preparing tender documents so that quotations can be invited from the approved builders for construction of the building.

23. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the income, expenditure, profit earned or loss suffered by the House Building Finance Corporation during 1996-97;

(b) the foreign and domestic debts, if any, of the Corporation as on 30-6-1997; and

(c) the number of persons working in the Corporation with their grade-wise break-up indicating also the amount paid to them towards their salaries during the said year ?

Mr. Sartaj Aziz : (a) HBFC's fiscal year is as per the calendar year (January - December) therefore the position is as of 31-12-1996 HBFC earned a profit (after tax) of Rs. 430 million. Its income was Rs. 1552 million and its expenditure was Rs. 910 million.

HBFC has not suffered any loss during the year 1996.

(b) HBFC does not have any foreign debt. The outstanding amount against credit line provided by State Bank of Pakistan is Rs. 16496.3 million as on 31-12-1996.

(c) List of number of persons working in the Corporation is annexed at 'A'. Expenditure increased on salaries and allowances was Rs. 222.137 million during the year 1996-97.

24. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the income, expenditure, profit earned for loss suffered by the Industrial Development Bank of Pakistan during 1996-97 ;

(b) the foreign and domestic debts, if any, of the Corporation as on 30-6-1997 ;

(c) the number of persons working in the Corporation with their grade-wise break-up indicating also the amount paid to them towards their salaries during the said year :-

Mr . Sartaj Aziz : The required information based on provisional/unaudited accounts for the year 1996-97 is given below : -

	(Rs. in Million)
(I) Total income	Rs.2,272.69
(II) Total expenditure	Rs.2,211.57
(III) Taxes	Rs. 29.06
(IV) Profit for the year	Rs. 32.06

(b) Position of outstanding foreign and domestic debts as on 30-6-1997, is given below : -

Foreign Currency Rs. 3,201.950 million

Local Currency Rs. 8,638.348 million

(c) The staff strength of IDBP stood at 884 as on 30-6-1997. A sum of Rs.72.145 million was incurred on the salaries and allowances of the employees of the bank during 1996-97. The grade-wise break-up of the personnel as on 30-6-1997 :-

DMDs	3
EVPs	5
SVPs	25

VPs	35
AVPs	80
O.G.I	135
O.G.II	110
O.G.III	<u>140</u>

Clerical employees. 152

Non-Clerical employees. 199.

25. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Asian Development Bank had agreed to provide a loan to Pakistan for the Provincial High Way Project, in 1993, for widening and strengthening the existing roads network, if so, the total loan, the period of its repayment, rate of interest, the total amount to be repaid after the expiry of the loan period ;

(b) the amount of loan received so far, the contributions made by the Government of Pakistan and the total length of roads so far constructed under this project indicating also the cost of road per kilometer, and

(c) the details of the Consultants, engineers, and other employees supervising this project on behalf of the Asian Development Bank indicating also the amount paid to them so far towards their remuneration and pay ?

Mr. Sartaj Aziz : (a) Yes. A loan agreement for SDR 1112.3 million (\$165.4) million) for Provincial Highways Project was signed with the Asian Development Bank on 30th June, 1993. The loan repayment period is 35 years. The loan is interest free but it carries one per cent per annum service charge. The exact

amount to be repaid cannot be determined at this stage as the loan disbursement is still under progress.

(b) Out of the loan amount a sum of SDR 40.888 million (\$59.37 million equivalent) has been disbursed upto 14-9-1997. Government of Pakistan/Provincial Governments have contributed Rs. 796.5333 million. The total length of roads so far constructed/improved under this project is 281 km. Average cost per kilometer is Rs. 8.8 million.

(c) The Consultant, Engineers and other employees appointed under the loan are supervising the project on behalf of Government of Pakistan and not of ADB.

26. *Mr. Habib Jalib Baloch: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the number and the names of Pakistani Companies who have acquired ISO-9000 quality certificates so far and number and names out of the said companies which are export oriented; and

(b) the steps being taken by the Government to create awareness of getting quality certificates in order to make exports acceptable to the global market?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) According to conservative estimates, about 35-45 companies have so far obtained ISO-9000 certificates but no Government organization is presently maintaining record of such companies. However, in future, National Accreditation Council being established under Ministry of Science and Technology, shall maintain such records.

(b) In order to encourage our industries to obtain ISO-9000

certificates, Ministry of Commerce has initiated a scheme to provide a subsidy of Rs. 1,50,000 to encourage exporters to get ISO certificates. Ministry of Science and Technology under its project Consultancy programme for Industrial Technology Development (CPTID) is also providing an amount of 50,000 to an industrial unit interested in obtaining ISO-9000 certificates. The two schemes have now been merged and now a Committee with representation from different private and public sector organizations/Ministries, under the chairmanship of Secretary Ministry of Science and Technology, will process and approve applications of different industrial units for acquiring ISO-9000 certificates. A Public Notice had been issued giving details of the scheme for information of exporters.

(ii) Presently different Government organizations such as Pakistan Standard Institution (PSI), Export Promotion Bureau, Pakistan Institute of Management (PIM) and Ministry of Science and Technology are also working to create awareness about ISO-9000. So far actions taken or in hand by Ministry of Science and Technology and Pakistan Standard Institute (PSI) are given below:-

(iii) PSI is creating awareness by conducting one day courses on ISO-9000.

(iv) PSI has also conducted on in-house lead Assessors training for 20 officers. Two Lead Auditors of PSI gave a first registration from I.R.C.A. (International Register for Certified Auditors).

(v) Ministry of Science and Technology in collaboration with the International Management Consultants (IMC), is in the process of organizing a series of training courses for ISO-9000 including the Lead Auditor Training courses in different cities such as Lahore, Karachi, Islamabad and Peshwar at substantially reduced cost of US \$ 470 comparing with US \$ 1500 and U.S. \$ 1000 being presently

charged by different organizations.

(vi) The Ministry of Science and Technology is also establishing a National Accreditation Council (NAC) to accredit the ISO-9000 certification agencies and laboratories.

(vii) Proposals are being prepared to strengthen Pakistan Standards Institute (PSI), Central Testing Laboratory (STL) and National Physical Standards Laboratory (NPSL) so that a comprehensive Metrology Testing Standards and Quality system is established which shall improve and provide the certification of ISO-9000.

27. *Hafiz Fazal Muhammad : Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :-

(a) the office and residence telephone ceilings of a Ministers, Minister of State, Chairman Standing Committee, Secretary (BPS-22), Additional Secretary (BPS-21), Joint Secretary (BPS-20), Deputy Secretary (BPS-19) and Section Officer (BPS-17); and

(b) the authority who fixes the above ceilings ?

Minister Incharge of the Cabinet Division : (a) The office and residence telephone ceilings of a Minister, Minister of State, Chairman Standing Committee, Secretary (BPS-22), Additional Secretary (BPS-21), Joint Secretary (BPS-20), Deputy Secretary (BPS-19) and Section Officer (BPS-17) per month are as under :-

Designation	<u>Office Telephone</u>		<u>Residence Telephone</u>	
	Call-wise	Expenditure-wise	Call-wise	Expenditure-wise
	ceilings	ceilings	ceilings	ceilings

1	2	3	4	5
Minister	No limit			No limit
Minister of State	No limit			No, limit
Chairman Standing Com. -	Rs.5000.00	-		Rs.2500.00
Secretary (BPS-22)	No limit		No limit	
Additional Secretary(BPS21)			2000	Rs.3500.00
Joint Secretary (BPS-20)	No limit		1600	Rs.2800.00
Deputy Secretary(BPS-19)	4500	Rs. 7875.00	900	Rs.1575.00
Section Officer(BPS-17)	3500	Rs. 6125.00	800	Rs.1400.00

(b) The ceilings for Minister and Minister of State are given in Section 10A of Federal Ministers and Ministers of State (Salaries, Allowances and Privileges) Act 1975 whereas the ceilings for Chairman Standing Committee is covered in Section 13A(c) and (f) of the members of Parliament (Salaries and Allowances) Act, 1974. As regards Officers in BPS-22 and below the ceilings were fixed by the Cabinet Division with the consent of Finance Division.

28. *Mr. Anwar Kamal Khan Marwat : Will the Minister for Population Welfare be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the present annual growth rate of population in the country is almost 3%; and

(b) the details of the steps being taken by the Government to control the population growth ?

Syeda Abida Hussain : (a) The estimated present annual growth rate of population in the country is around 2.7%.

(b) Population Welfare Programme is a strategic component of SAP and number of steps are being undertaken to promote small family norm and

provide the means to achieve this goal.

Maternal and Child Health Care and Family Planning Services are being extended through 1344 FWCs and 93 Reproductive Health Service Centres while 156 FWCs and 11 reproductive Health Services Centres will be added during the current year. Provision of services at community level has been strengthened through 7120 Village Based Family Planning Workers, with 4927 workers to be added during the current year, 131 Mobile Service Units, 7096 Traditional Birth Attendants and Satellite Clinic Approach. About 6350 Health Outlets of Provincial Line Departments and major public sector organizations are involved in the delivery of family planning services and another 1071 will be added during the year. The medical profession will be involved more actively as a breakthrough can only be achieved if this huge potential is exploited.

National Trust for Population Welfare (NATPOW) has been created for association of NGOs and 750 outlets are planned to be involved in imparting information and services. Social Marketing Programme has been expanded to distribute condom and provide hormonal contraceptive services through their network of 53,000 outlets including distributors, grocers, chemists, druggists, doctors, paramedicals and greenstar clinics. Around 21,425 Registered Medical Practitioners, 13,174 Hakeems and 7046 Homoeopaths have been given orientation and IEC motivational material to act as catalyst. Those interested in extending family planning services are provided contraceptives as well.

Training/Orientation and Operational Research is being undertaken as an integral part of programme execution. Monitoring is being strengthened and regular review is being undertaken at different operational levels to improve implementation.

The entire programme is backed-up by a massive informational, educational and communication campaign through mass media and inter personal approach in order to improve and sustain awareness and bring about desired attitudinal change for voluntary adoption of small family concept as a way of normal life. Private sector and NGOs are being involved for the motivational campaign.

The Government recognizing the seriousness of the implications of high population growth rate is making concerted efforts to raise resources for the programme by \$ 100 million per annum over and above the present Annual Development Plan allocation from the International Community to undertake new initiatives to provide support and boost to the existing programme. These include :-

- Involvement of young medical professionals, mobilizing the health set-up in public, private and NGO sectors.
- Re-orientation of IEC campaign to focus on issues such as male involvement, gender equity, girls education, adolescent and youth needs etc. through mass media and inter-personal approaches, establishment of hot line information service. Constitution of technical support team comprising specialists and professionals from public and private sectors as well as international expertise for developing comprehensive motivational campaigns.
- Training will be a priority area for capacity building, updating knowledge to meet new challenges and basic training for the new entrants. Monitoring will be reinforced through induction of young professionals and the entire system would be computerized to provide independent and quick feed back on the programme implementation.
- Special efforts will be made to improve male involvement by

recruiting male doctors for provision of vasectomy services, training of doctors, education of males on reproductive health care issues and support motivational activities through new corp of male motivators working at community level.

- Pilot project of 30 rural community centres would be launched to empower men and women by teaching them basic agricultural skills and provide them reproductive health service as well as functional literacy.

- Operational research and training in demography would be stepped-up. An Inter-Ministerial Committee headed by the Prime Minister has been constituted to provide guidance, operational support and strengthen inter-sectoral linkages.

29. *Syed Qasim Shah : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that computer equipment is being smuggled on large scale through parcels from Dubai and gulf States, if so, the steps being taken to check this illegal practice ?

Mr. Sartaj Aziz : No.

30. @*Mr. Ilyas Ahmad Bilour : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the estimates for Government borrowing from commercial banks for 1997-98 ; and

(b) whether it is a fact that the said target is being exceeded ?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The total amount of Government borrowing from commercial banks and the State Bank of Pakistan fixed for 1997-98 Budget at Rs.55 billion.

(b) The actual Government borrowing from Commercial Banks/State

Bank of Pakistan by the end of the first quarter of current financial year (1997-98) as reported by the State Bank of Pakistan is Rs.13.9 billion only. Therefore, Government borrowing is well within the target.

31. *Syed Qasim Shah : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to revise the pay scales and allowances of the Government employees, if not, its reasons ?

Mr. Sartaj Aziz: Due to severe financial constraints, there is at present no proposal to revise pay scales and allowances. However, to compensate the low-paid employees the Government had earlier sanctioned adhoc relief @ Rs.300 p.m. to the employees in BPS 1-16.

32. *Syed Qasim Shah : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the number, names, pay scale and domicile of officers working in the overseas branches of the nationalised Commercial Banks indicating also the particulars of the Bank branches; and

(b) the number of posts in BPS-17 and above lying vacant in the C.B. R. ?

Mr. Sartaj Aziz : (a) The information is being collected and will be presented to the House as soon as received.

(b) No post in BPS-17 and above is vacant in the CBR (HQ).

33. *Haji Gul Afridi : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to abolish withholding tax on Banks transaction, if so, when ?

Mr. Sartaj Aziz: No such proposal is under consideration of Government.

34. *Haji Gul Afridi : Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to permit the construction of an additional floor on the already constructed or under construction buildings in Islamabad ?

Minister Incharge of the Cabinet Division : Yes. CDA is considering a review of its earlier decision to discontinue the policy of permission for additional floors on existing and new buildings to be constructed in Markazes.

35. *Haji Gul Afridi : Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whether it is a fact that the Government decided on 8-1-1996 to provide employment to the widow of a deceased Government employee or one of his eligible children or the persons authorised by the widow, if so, the number of families of the deceased Government servants benefitted so far and the details of cases still lying pending in this regard ?

Minister Incharge of the Cabinet Division : It is a fact that the Cabinet had decided so on 8-1-96. However, in view of the judgement of the Supreme Court in Human Rights Case No.104/92, the modalities for implementing the decision are still under consideration in consultation with Ministry of Law, Justice, Human Rights and Parliamentary Affairs. In view of this, no family has benefitted so far from the decision.

36. *Dr. Safdar Ali Abbasi : Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the names of the officers suspended on the recommendations of the Ehtesab Cell of the Prime Minister's Secretariat,

indicating also the charges on which each officer was suspended ?

Minister Incharge of the Establishment Division: No officer/official was placed under suspension by the Establishment Division on the recommendations of the Ehtesab Cell of the Prime Minister's Secretariat. However, 91 officers were suspended with the order of the competent authority on charges of corruption and wilful disregard of service discipline. A list of such officers is attached:

(Secretariat Group)

- | | | |
|-----|---------------------------|---------------|
| 1. | Mr. Salman Faruqui | -do- |
| 2. | Mr. Aslam Hayat Qureshi | -do- |
| 3. | Syed Mohibullah Shah | -do- |
| 4. | Mr. Muhammad Azhar | -do- |
| 5. | Mr. Sajjad Hussain | -do- |
| 6. | Mr. Rifat Askari | -do- |
| 7. | Mr. Zafar Iqbal | -do- |
| 8. | Mr. Siraj S. Shamsuddin | -do- |
| 9. | Mr. Kamran Zafar | -do- |
| 10. | Capt. Naseer Ahmad | (D. M. Group) |
| 11. | Mr. Shahid Aziz Siddidqui | -do- |
| 12. | Mr. Hafeez Akhtar | -do- |
| 13. | Mr. Ijaz Raheem | -do- |
| 14. | Mr. Khalid Aziz | -do- |
| 15. | Shaikh Muhammad Asadullah | -do- |
| 16. | Mrs. Sarosh Sultan | -do- |
| 17. | Mr. Salman Siddique | -do- |

18.	Mr. Masood Sharif Khan	(Ex-Cadre)
19.	Mr. Ghulam Asghar Malik	(P.S.P)
20.	Syed Masood Shah	-do-
21.	Mr. Qamar-ud-Din Khan	-do-
22.	Mir Mazhar Qayyum	-do-
23.	Mr. Mukhtar-ul-Mulk Rajput	-do-
24.	Mr. Saleemullah	-do-
25.	Mr. Rafi Ahmad Pervaiz Bhatti	-do-
26.	Mr. Abdul Qadeer Bhatti	-do-
27.	Mr. Inamur Rehman Schri	-do-
28.	Mr. Abdul Aziz Bhullo	-do-
29.	Mr. Imtiaz Hussain	-do-
30.	Mr. Khalid Farooq	-do-
31.	Mr. Waseem Ahmad	-do-
32.	Mr. Samiullah Khan	-do-
33.	Mr. Abdul Wadood Shah	-do-
34.	Mr. Muhammad Umar	-do-
35.	Mr. Riaz Chaudhry	-do-
36.	Mr. Akhtar Hussain Jafari	F.I.A.
37.	Mr. Qalandar Bukhsh Phulpoto	-do-
38.	Mr. Bashir Ahmad Bhutto	-do-
39.	Mr. Shahar Yar Mughal	-do-
40.	Mr. Muhammad Saleem Shaikh	-do-
41.	Mr. Allah Bakhsh Phattan	-do-
42.	Mr. Ali Kaswar Bukhari	-do-

43.	Mr. Fazal Ahmad Jaat	-do-
44.	Mr. Ehsan Ullah	-do-
45.	Mr. Wali Muhammad Seheto	-do-
46.	Mr. Shahid Hussain	-do-
47.	Mr. Kamran Ataullah	-do-
48.	Mr. Rahat Ali Khokhar	-do-
49.	Mr. Ejaz Ahmad Bajwa	-do-
50.	Mr. Muhammad Aslam Bhatti	-do-
51.	Mr. Mushtaq Akhtar	-do-
52.	Mr. Saadullah Khan	(I.T.G/I.T.A.T)
53.	Mr. Javed Mohyuddin	-do-
54.	Mr. Sudhanu Lal	-do-
55.	Mrs Lubna Ayyub Asif	-do-
56.	Mr. Mushtaq H. Qazi	-do-
57.	Mr. Nazir Shoro	-do-
58.	Mrs Safia Chaudhry	-do-
59.	Mr. Amin-E-Ajam	-do-
60.	Mr. Abdul Rasheed Qureshi	-do-
61.	Mr. Saleem Shad	-do-
62.	Ch. Ishaq	-do-
63.	Mr. Sarfraz Ahmad	-do-
64.	Mr. Rahat Naseem Malik	-do-
65.	Mr. Shaukat Ali Babar	-do-
66.	Mr. Muhammad Aslam	-do-
67.	Mr. Masood Rizvi	-do-

68. Mr. Muhammad Aslam Shaikh -do-
69. Mr. Mubeen Gul Khan -do-
70. Mr. Mubeen Ahsan (Customs & Excise Group)
71. Mr. Ameer Turab Ali -do-
72. Mr. Jehangir Khan -do-
73. Mr. Maqsood Ahmad Butt -do-
74. Mr. Khalil Ahmad -do-
75. Mr. Bashir Ahmad Abbasi (Ex-Cadre)
76. Malik Muhammad Aslam (NHA)
77. Ch. Altaf Hussain -do-
78. Mr. Jan Nisar Khan -do-
79. Mir Hasan Rind -do-
80. Mr. Khurshid Alam -do-
81. Mr. Muhammad Ramzan -do-
82. Mr. Hashim Babar (ML. & C.G.)
83. Mr. Usman Farooqui (Pak. Steel Mills Ltd.)
84. Mr. Zaheer Khan (State Life Ins. Corp.)
85. Mr. Abu Saeed Islahi (National Bank of Pakistan)
86. Mr. Younis Dalia (Habib Bank Limited)

PROVINCIAL GOVERNMENT(S) OFFICERS

1. Mr. Imtiaz Sheikh (Sindh Government)
2. Mr. M.B. Abbasi (Sindh Government)
3. Mr. Nayyar Bari (Sindh Government)
4. Mr. Khalid Abdullah (Punjab Police)
5. Mr. Asif Jamshed Shah (Punjab Government)

37. *Dr. Safdar Ali Abbasi : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the names of the parties who have been sanctioned a project loan, export re-finance facility or additional loan facility of more than Rs. 10 million by the NCBs and the DFIs after November 5, 1996 indicating also the name of the sanctioning authority of these loans ?

Mr. Sartaj Aziz : The affairs between banks and their customers are safeguarded under the law. Banks and financial institutions cannot divulge the names of parties who have been sanctioned loans under Section 33-A of the Banking Companies Ordinance 1962 (annex).

- The Banks and DFIs provided loan facilities of more than Rs. 10 million to 288 cases after 5-11-1996, aggregating Rs. 26296 million.

- Loans are sanctioned by various officials ranging from Regional Chiefs to the Executive Committees, Presidents and Board of Directors of these institutions. This is done keeping in view their lending policies, requirements of security and rates of mark-up etc. according to the Prudential Regulations enforced by the State Bank.

Annex-I.

*33A. *Fidelity and Secrecy.* - (1) Subject to sub-section (4), every bank and financial institution shall, except as otherwise required by law, observe the practices and usage customary among bankers and, in particular, shall not divulge any information relating to the affairs of its customers except in circumstances in which it is, in accordance with law, practice and usage customary among bankers, necessary or appropriate for a bank to divulge such information.

* The Banking Companies (Amendment) Bill, 1997 dated 31-05-1997.

(2) Every president, chairman, member of the Board, administrator, auditor, adviser, officer or other employee of any bank and financial institution shall, before entering upon his office, make a declaration of fidelity and secrecy in such form as may be prescribed.

(3) Notwithstanding anything contained in sub-section (1) and (2), every balance sheet and profit and loss account statement prepared by a bank and financial institution shall include statements prepared in such form and manner as the State Bank may specify in respect of written off loans or any other financial relief of five hundred thousand rupees or above allowed to a person as well as the provision, if any, made for bad or doubtful debts.

(4) The State Bank of Pakistan may, if satisfied that it is necessary so to do at the time of holding general elections under any law relating thereto, publish a list of persons to whom any loans, advances or credits were extended by a bank or financial institution, either in their own names or in the names of their spouses or dependents or of their business concerns (if mainly owned and managed by them) which were due and payable and had not been paid back for more than one year from the due date, or whose loans were unjustifiably written off in violation of banking practices, rules or regulations on or after such date as may be determined by the Government :

Provided that before publishing the name of any person in any such list he shall be given prior notice and, if he so requests, an opportunity of hearing.

38. *Dr. Safdar Ali Abbasi : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that Customs duty has been revised on various items after the announcement of the recent Economic

Revival package, if so, its details ?

Reply not received.

40. *Malik Abdur Rauf : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that the administration of Stock Exchange deliberately keeps the power shut down causing thereby huge losses to its customers; if so, the steps proposed to be taken to improve the situation and save the people from such losses ?

Mr. Sartaj Aziz : No, the administration of the Islamabad Stock Exchange has no role in power shut downs.

41. *Mr. Aftab Ahmed Sheikh : Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state :

(a) the total number of sanctioned posts of Section Officers in the Federal Secretariat ;

(b) the present percentage of quota of the said posts reserved for direct recruitment by the promotion and induction under rule 10 and whether it has been approved by the FPSC;

(c) total number of posts presently occupied by CSS Section Officers, Promotees and Officers inducted under Rule 10 of Civil Servants Act 1973, separately; and

(d) the total number of vacant posts of Section Officers at present and posts likely to become vacant upto August 1998.

Minister Incharge of the Establishment Division : Yes,
Ad-Seriatim replies are given below :-

(a) (i) Duty posts.

750

(ii) Training/Deputation Reserve (15% of duty posts). 112

(iii) Leave Reserve (10% of duty posts) 75

937

(b) (i) (a) % Quota for direct recruitment. 2/3rd

(b) % Quota of posts for recruitment 1/3rd

through promotion.

(c) % Quota for recruitment through 10% of duty posts.

induction/deputation under Section-10.

(ii) The sanctioned strength did not require approval of FPSC as under Sl. No. 10(2)(ii)(b) Schedule-II) of the Rules for Business, 1973, matters pertaining to the policy and the administration of the Office Management Group fall under the domain of the Establishment Division.

(c) (i) CSS Officers (Direct). 233

(ii) Promotee Officers 397

(a) Officer inducted : 47

(b) Officers posted under Section-10 184

(including 10 Retired Armed

Forces on contract).

Total : 861

(d) (i) Vacant posts 76

(ii) Posts likely to be vacant upto 08

August, (Approx.)

1998 (due to retirement).

42. *Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Will the Minister for Finance and

Economic Affairs be pleased to state

(a) the name, designation, experience, qualification and place of domicile of the Officers in Grade-3 who were promoted as officers Grade-2 and those of the said officers superseded in HBFC during the last five years ;and

(b) whether it is a fact that the superseded Officers filed representations with the HBFC; if so, the action taken on these representations ?

Mr. Sartaj Aziz : (a) During the last five years 35 officers were promoted from Grade-III to Grade-II in the officers cadre (annex-I) and 27 Officers were superseded (annex-II) on the recommendations of the Departmental Promotion Committee.

(b) Yes. The representations have been disposed of in accordance with the rules after consideration by the competent authority.

DURING THE LAST FIVE YEARS

S.No.	Name	Designation	Experience	Qualification	Place of Domicile
1.	Mr. Naseem Akbar	Manager	13 Years	Matric	Lahore.
2.	Mr. Muhammad Aslam "	11 Years	F.A.	Punjab	
	Ch. S/o Habibullah				
3.	Mr. Abdul Rasheed	"	11 Years	Matric	NWFP
	S/o Lal Khan				
4.	Mr. Abdul Sami Ansari	"	11 Years	B.A/LLB.	Sindh (R)
5.	Syed Akbar	"	11 Years	B. Com	Sindh (U)
6.	Syed Muhammad Hasan "	11 Years	B.Com	Sindh(U)	
7.	Mr. Muhammad Ishaque	"	11 Years	Matric	Punjab
8.	Mr. Aziz Khan	"	10 Years	Matric	NWFP.
9.	Mr. Muhammad Iqbal	"	10 Years	D.Com	Punjab

S/o Ghulam Mohiuddin

10.	Miss Tasneem Ara Abbasi	"	10 Years	B.A.	Sindh(U)
11.	Mr. S. Qayum Ali	"	10 years	B.Com/MA	Sindh (U)
12.	Mr. Sajjad Yousuf	"	10 Years	B.A.	Sindh (U)
13.	Mr. Muhammad Ghayas S/o Muhammad Shah	"	10 Years	BA/LLB.	N.A.(Gilgit).
14.	S.Majid Hussain Zaidi	"	10 Years	MA/LLB.	Punjab
15.	Mr. Maqbool Hussain	"	10 Years	BA/LLB.	Punjab.
16.	S.Amjad Ali	"	12 Years	BA	Sindh(U)
17.	Mr. Badrul Hussain Khan	"	12 Years	BA	Sindh (R)
18.	Mr. Muhammad Abdul Qadeer	"	12 Years	MA	Punjab
19.	Mr. Ahmad Nawaz Khan S/o Ghulam Nawaz	"	12 Years	BA/LLB.	NWFP
20.	Mr. Tauqeer Yasein	"	12 Years	M.A.	Punjab
21.	Mr. Sarfraz Hussain Naqvi	"	11 Years	B.Sc.	Sindh(U)
22.	Mr. M.Y.Mansuri	"	11 Years	M.A.	Sindh(U)
23.	Mr. Mehmood Ahmed S/o Haji Chiragh Din	"	12 Years	F.Sc.	Punjab
24.	Mr. Saeed Iqbal Ali	"	13 Years	B.Com/MA(Eco)	Punjab
25.	Mr. Shamim Haider	"	13 Years	Matric	Sindh(R)
26.	Mr. Haider Ebad	"	13 Years	B.Com	Sindh(U)
27.	Mr. Ameer Ahmad Khan	"	12 Years	MA/LLB	Sindh(U)
28.	Mr. Naeem Akhtar Qureshi	"	9 Years	B.Sc.LLB/MPA	Punjab
29.	Mr. Muhammad Ashfaq	"	8 Years	MA/LLB	Sindh (U)
30.	Mr. Malik Muhammad Ashraf S/o Malik Noor	"	9 Years	B.Com.	Sindh(U)

Muhammad

31. Mr. Muhammad Qasim " 13 Years B.Com./LLB Sindh(U)
Siddiqi
32. Mr. Muhammad Akram " 9 Years BA/LLB Punjab
Tariq S/o Amanat Ali
33. Mr. Abdul Azeem Qureshi " 9 Years B.Com/DHMS Punjab
34. Mr. Irfan Ahmad Khan " B.Com Sindh(U)
35. Mr. Munshi Ahmad " 15 Years Matric Sindh(U)
Hussain (Retired)

Annex-II.

GRADE -III OFFICERS WHO WERE SUPERSEDED FOR PROMOTIONS DURING THE LAST FIVE YEARS

S.No.	Name	Designation	Experience	Qualification	Place of Domicile
1.	Mr. Ghulam Nabi Awan	Asstt. Manager	15 Years	F.A.	NWFP(Retd on 15-8-97.
2.	Mr. M.Y. Azam Chohan	"	15 Years	M.A.	Punjab
3.	Mr. Abdul Rasheed S/o Murad Bux	"	12 Years	F.A.	NWFP
4.	Mr. Karamat Hussain	"	11 Years	F.A.	Punjab(Expired on 21-3-95)
5.	Mr. Abdul Rasheed Abbasi	"	11 Years	F.A.	NWFP
6.	Mr. Muhammad Aslam	"	11 Years	Matric	Punjab
7.	Mr. Allah Bux	"	11 Years	B.A.	NWFP
8.	Mr. Mansoorul Haque	"	11 Years	MA	Balochistan
9.	Mr. Ashique Hussain	"	10 Years	FA	Punjab(Retired on 9-3-94)
10.	Mr. M. Rafiq Ghayas	"	10 Years	FA.	Punjab.
11.	Mr. Muhammad Yousaf	"	10 Years	M.Com.	Punjab.

12.	Mr. M. Sharif Khalid	"	10 Years	F.A.	Punjab.
13.	Mr. Syed Jamal	"	10 Years	Matric	Sindh(U)
14.	S. Amjad Ali	"	10 Years	BA	" (Promoted subsequently).
15.	Mr. Azhar Shahzad	"	10 Years	FA	Punjab
16.	Mr. Badrul Hassan	"	10 Years	BA	Sindh(R)Promoted subsequently.
17.	Mr. Mukhtar Ali Khilji	"	10 Years	Matric	Punjab
18.	Mr. M. Yousaf Abbas	"	10 Years	MA	Punjab
19.	Mr. Inayatullah Sheikh	"	10 Years	M.Sc.	Sindh(U)
20.	Mr. Ghulam Murtaza Rathor	"	10 Years	MA/LLB	Sindh(U)
21.	Mr. Dur Muhammad Leghari	"	10 Years	MA	Sindh (R)
22.	Mr. Munawwar Hussain Butt	"	10 Years	BA	Punjab (expired on 21-10-97).
23.	Mr. Khaki Jan	"	11 Years	BA	Punjab.
24.	Mr. Khalid Mehmood	"	10 years	M.Com/DA	Punjab.
25.	Mr. Jawaid Ramzan Malik	"	9 Years	D.Com	Punjab.
26.	Mr. Jawaid Iqbal Butt	"	9 Years	B.Com.	Punjab.
27.	Mr. Asad Raza	"	9 Years	BA	Sindh(U)

43. *Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the date of the awarded of contract and the period for completion of the construction of CDA's Doctor Hostel G-6 Islamabad ;

(b) the date on which it was actually completed and the amount spent on it; and

(c) the details of the rooms/accommodations allotted to medical/paramedical staff in the Hostel indicating also the date of allotment in each

case ?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) 25-2-1993 with completion period of 18 months.

(b) 30-5-1995. The amount spent on the project is Rs. 1,63,43,008.51.

(c) The Capital Hospital Doctor's Hostel has been completed and is in final stage of preparation for occupation by the Doctors. No accommodation is to be allotted to the Para-medical staff because the Doctor's Hostel is meant only for Doctors and is to be occupied by them. However, allotment of rooms to the doctors is yet to be made.

44. *Mr. Taj Haider: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the actual amounts received so far, as repayment of outstanding bank liabilities from Tawakkal Group, Schon Group and M/s. Sadruddin Gangi, separately ?

Mr. Sartaj Aziz : The position of outstanding liabilities for M/s. Tawakkal, Schon and Sadruddin Gangi groups, and regarding the amounts recovered by the Banks and DFIs are as follows :-

		(Rs. in million)	
	Groups	Outstanding	Amount
		amount	recovered
-	Tawakkal	3699.1	50.7
-	Schon		668.5
-	Sadruddin Gangi	1027.0	670.9
	Total:	5394.6	721.6

45. *Mr. Taj Haider : Will the Minister for Finance and Economic Affairs

be pleased to state :

- (a) the number of defaulters, who have availed the loan Settlement Incentive Scheme of the SBP, indicating also the total amount involved, the principal amount and the interest recovered, in such cases; and
- (b) whether collaterals of sufficient value to cover the principal amount and interest were available in these cases ?

Mr. Sartaj Aziz: (a) the total stuck-up loans of all Banks/DFIs defaulters stood at Rs. 128 billion as on 30-6-97. Out of this Rs. 97.444 billion relates to Public Sector Banks and DFIs.

- Under the incentive scheme announced by State Bank, 34417 defaulters with an outstanding amount of Rs. 28.5 billion (Principal Rs.13.8 million and mark-up Rs. 14.7 billion) had committed to avail of the scheme upto 5-9-97. In addition 634 cases of sick units involving an outstanding amount of Rs. 28.00 billion have also been settled.

- From the above two heads, a total amount of Rs. 22.00 billion is expected to be recovered by 5-12-97. So far Rs. 7.16 billion has already been recovered under the said scheme.

- (b) The incentives were offered across the board, to all defaulters.

46. *Malik Abdul Rauf: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether the Government employees proceeding on pension from 1st July, 1997 will be entitled to get cost of living allowance and ad-hoc relief?

Mr. Sartaj Aziz : Government employees proceeding on pension from 1-7-1-1997 or from any other date are not entitled to the cost of living allowance or

ad hoc relief as pension because these allowances are not reckoned for the purposes of calculating pension.

47. *Malik Abdul Rauf : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total increase made in the salaries and pensions of Government's employees from July 1, 1996 to July 1, 1997?

Mr. Sartaj Aziz: (i) No increase has been made in the salaries of Government employees from 1-7-96 to 1-7-97. However, an ad hoc relief @ Rs. 300 p.m. has been allowed to the employees in B.1-16 to compensate them from increase in prices of consumer goods and utilities.

(ii) An increase @ 10% has been made in pension of civil pensioners of Federal Government including those paid from Defence Services Estimates as well as Armed Forces Personnel retired in B.1-16 w.e.f. 1-3-1997.

48. *Mr. Islamuddin Sheikh: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to privatise more nationalised commercial banks, if so, the names of such banks, the time by which these banks will be privatised and the terms and conditions of privatisation of these banks ; and

(b) the names of the banks privatised during the last four years and the amount received from their privatisation ?

Mr. Sartaj Aziz : (a) The Government has decided to privatize the three large Public Sector Banks i.e. National Bank of Pakistan, Habib Bank Limited and United Bank Limited.

Privatization Commission is in the process of appointing Financial

Advisers for the privatization of the three banks.

The time of these privatizations shall be determined later in consultation with the Financial Adviser.

(b) Habib Credit and Exchange Bank Limited has been privatized in June 1997. The proceeds of the sale were Rs. 1.638 billion.

49. *Mr. Islamuddin Sheikh: Will the Minister for Population Welfare be pleased to state :

(a) the details of the steps being taken by the government for Population Welfare ;

(b) the present rate of Child-birth per hour/per minute in the country ; and

(c) whether the rate of child-birth has registered any decline from February, 1997 if so, its percentage ?

Syeda Abida Hussain : Population Welfare Programme is a strategic component of SAP and number of steps are being undertaken to promote small family norm and provide the means to achieve this goal.

Maternal and Child Health Care and Family Planning Services are being extended through 1344 FWCs and 93 Reproductive Health Service Centres. While 156 FWCs and 11 Reproductive Health Service Centres will be added during the current year. Provision of services at community level has been strengthened through 7120 village Based Family Planning Workers, with 4927 workers to be added during the current year, 131 Mobile Service Units, 7096 traditional Birth Attendants and Satellite Clinic Approach. About 6350 Health Outlets of provincial Line Departments and major public sector organizations are involved in the

delivery of family planning services and another 1071 will be added during the year. The medical profession will be involved more actively as a breakthrough can only be achieved if this huge potential is exploited.

National Trust for Population welfare (NATPOW) has been created for association of NGOs and 750 outlets are planned to be involved in imparting information and services. Social Marketing Programme has been expanded to distribute condom and provide hormonal contraceptive services through their network of 53,000 outlets including distributors, grocers, chemists, druggists, doctors, paramedicals and greenstar clinics. Around 21,425 Registered Medical Practitioners, 13,174 Hakeems and 7046 homeopaths have been given orientation and IEC motivational material to act as catalyst. Those interested in extending family planning services are provided contraceptives as well.

Training/Orientation and Operational Research is being undertaken as an integral part of programme execution. Monitoring is being strengthened and regular review is being undertaken at different operational levels to improve implementation.

The entire programme is backed-up by a massive informational, educational and communication campaign through mass media and inter personal approach in order to improve and sustain awareness and bring about desired attitudinal change for voluntary adoption of small family concept as a way of normal life. Private sector and NGOs are being involved for the motivational campaign.

The government recognizing the seriousness of the implications of high population growth rate is making concerted efforts to raise resources for the Programme by \$ 100 million per annum over and above the present Annual

Development Plan allocation from the International Community to undertake new initiatives to provide support and boost to the existing Programme. These include :-

- Involvement of young medical professionals, mobilizing the health set-up in public, private and NGO sectors.
- Re-orientation of IEC campaign to focus on issues such as male involvement, gender equity, girls education, adolescent and youth needs etc. through mass media and inter-personal approaches, establishment of hot line information service. Constitution of technical support team comprising specialists and professionals from public and private sectors as well as international expertise for developing comprehensive motivational campaigns.
- Training will be a priority area for capacity building, updating knowledge to meet new challenges and basic training for the new entrants. Monitoring will be reinforced through induction of young professionals and the entire system would be computerized to provide independent and quick feed back on the Programme implementation.
- Special efforts will be made to improve male involvement by recruiting male doctors for provision of vasectomy services, training of doctors, education of males on reproductive health care issues and support motivational activities through new corp of male motivators working at community level.
- Pilot project of 30 rural community centres would be launched to empower men and women by teaching them basic agricultural skills and provide them reproductive health service as well as functional literacy.
- Operational research and training in demography would be stepped-up. An Inter-Ministerial Committee headed by the Prime Minister has been constituted to provide guidance, operational support and strengthen

inter-sectoral linkages.

(b) At present 570 babies are born every hour while 9.5 babies are born per minute in the country.

(c) According to estimates birth rate was 38 per 1000 in February, 1997 which has declined to 37 per 1000 i.e 0.1 %.

The estimated growth of population in February, 1997 was around 2.8 % which has also shown a decline of 0.1% as the current estimated growth rate of population in the country is around 2.7%.

50. *Mr. Islamuddin Sheikh : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that population census has not been held in the country since 1981, if so, the reasons thereof; and

(b) the time by which next census will be undertaken ?

Mr. Sartaj Aziz : (a) Yes, it is a fact no census in the country has been undertaken since 1981. the Fifth Population and Housing Census 1991 was initially scheduled in March, 1991 which was postponed due to lapse of Census (Amendment) Ordinance, 1990 and severe distortions observed in the population figures of some areas in November-December, 1990 house listings operation. Thereafter several dates were proposed/fixed for the census but consensus of the Provincial Governments could not be achieved mainly due to apprehensions about the accuracy of the census results. Thereafter the census was decided to be undertaken in October, 1994 which was also postponed due to the insistence of the Government of Balochistan to repatriate Afghan Refugees before the census. Again the census was decided on 16th July, 1997 by the Government to be

undertaken w.e.f. 18-31st October, 1997. All preparation were made i.e. Printing of Material, Appointment of Field Staff, Training of Field Staff was completed. The Inter-Provincial Coordination Committee Meeting however, decided to postpone this census. This postponement was made due to the fact that National Data Base was decided to be built-in alongwith the census.

(b) It has now been proposed to be undertaken from 2nd to 15th March, 1998.

51. *Mr. Sajid Mir : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that Tawakal Group of Companies opened Letters of Credit, issued by a Turkish Banking Company, with two branches of U.B. L., Karachi, for which payment has not been received even after about 4 years, if so, the action taken against the Bank employees involved in the case and steps taken to recover the amount ?

Mr. Sartaj Aziz: Yes. M/s. Tawakkal Group of Companies opened L/Cs issued by a Turkish banking company, Turkish Republic of Cyprus, with 2 branches of UBL (Bunder Road and Saleh Mohammad Street Branches) Karachi.

2. An Internal Enquiry was conducted against 11 employees (Annexure-I) involved in the matter and disciplinary action against them is being taken under Banks Rules.

3. Four FIRs were lodged on 3-6-1997 with the Asstt. Director, FIA Commercial Bank Circle Karachi and FIA Headquarters, Islamabad. Recovery suits by the two Karachi Branches are being initiated through M/s. Haider Mota and Company, Barristers at Law and Corporate Counselors.

Annex-I.

Following Employees were allegedly involved:-

(Bunder Road Branch, Karachi).

1.	Mr. Shafique Alam Farooqui.	AVP/FX Manager
2.	Mr. Zahid Umar.	AVP
3.	Mr. Muhammad Feroz	OG-I.
4.	Mr. S. Kafil Ashraf	OG-II.
5.	Mr. Muhammad Yaqoob.	OG-III.

(SALEH MUHAMMAD STREET BRANCH, KARACHI).

1.	Syed Suleman Jafri.	AVP/Ex. Manager
2.	Mr. Suleman A. Kazmi.	OG-I.
3.	Mr. Umer Suleman.	OG-III.
4.	Mr. M. Faizuddin .	OG-II.
5.	Mr. Nisar Ahmad Ansari.	OG-I.
6.	Mr. Zahid Hameed	OG-III.

52. *Mr. Sajid Mir : Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Trading Corporation of Pakistan suffered heavy losses in the import of sugar from Brazil in August/September 1997, if so, its reasons ; and

(b) whether any effort has been made by Government to fix responsibility for this loss ?

Mr. Muhammad Ishaq : The requisite information is being collected from Trading Corporation of Pakistan.

As soon as it is received the same will be placed before the House.

53. *Syed Abid Hussain Al-Hussaini : Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whether the Government has directed the FPSC to reserve 2% quota of Gazetted posts for the disabled persons; if so, the details of the appointments made by the present Government so far against this quota ?

Reply not received.

54. *Mr. Taj Haider : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the total number of outstanding loan accounts and actual amount written off by Habib Bank Limited during 1996-97 ; and

(b) whether sufficient guarantees and collaterals were obtained by the Habib to cover these written off loans ?

Mr. Sartaj Aziz : The information is being collected from the bank, which is time consuming process. As soon as it is received, it will be placed on the table of the House.

55. *Mr. Taj Haider : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total amount of debts realised by various Commercial Banks during the current calendar year ?

Reply not received.

@106. *Mr. Taj Haider : Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the details of the employees in BPS-1 to 17 of Intelligence Bureau whose services have been terminated since February, 1997 indicating also its reasons ;

@Transferred from the Prime Minister Secretariat.

(b) the prescribed qualification for the posts of Inspector, Sub-Inspector and Assistant Sub-Inspector in Intelligence Bureau ; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to review the cases of those persons who fulfil the required qualification, if so, its details ?

Minister Incharge of the Cabinet Division : (a) In all 1729 officers/officials of the Intelligence Bureau (BPS-1 to 17) have been terminated since February, 1997 under the provision of Section 11 of the Civil Servants Act, 1973.

(b) the prescribed qualification for the posts of Inspector, Sub-Inspector in the Intelligence Bureau is Graduation and for Assistant Sub-Inspector (ASI) is Intermediate.

(c) Presently no proposal regarding their re-instatement in service is under consideration.

@218. *Dr. Muhammad Ismail Buledi : Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the number of the Industrial Estates in Capital Territory, Islamabad, indicating also the number, size, value and date of allotment of the plots in these estates separately ;

(b) whether industries were established on the said plots for which these were actually allotted, if not, the reasons thereof ; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the

@Transferred from the Industries and Production Division.

Government to cancel such plots where specified industries have not been established so far ?

Minister Incharge of the Cabinet Division : (a) It is submitted

that there are three Industrial Estates :-

(i) Industrial Area I-9,

(ii) Industrial Area I-10/3,

(iii) Industrial Triangle Kahuta Road.

Detailed information attached (Annex-I).

(b) Most of the industries have been established on the authorized trade according to their allotment. However, a few industries have been established in other trades in violation of their allotment letters. A survey is being carried out to know the exact position of authorized and un-authorized trades. The main reason for establishment of un-authorized trades is due to change of demand in the market. The cancellation notices have been given to those allottees who established un-authorized trades.

(c) Yes, CDA has cancelled such Industrial plots where specified industries have not been established so far.

(annexure has been placed in the Senate Library).

UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES.

1. Mr. Saifullah Khan Paracha : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that all statistical figures of Finance Division

are based on white Formal Economy ;

(b) the estimated ratio between the Formal Economy and black Informal Economy ; and

(c) the steps the Government intends to take to rope in Informal Economy into white Formal Economy ?

Reply not received.

2. Mr. Saifullah Khan Paracha : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to Senate Starred question No.2 replied on 6th May 1997 and state :

(a) the details of the exemptions, concessions, incentives and legal protection given to Foreign Exchange Bearer Certificates (FEBC), specially regarding immunity from any inquiry regarding source of their financing ; and

(b) whether the copies of the relevant SROs issued by the Government or the Central Board of Revenue will be placed before the Senate ?

Reply not received.

3. Mr. Saifullah Khan Paracha : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the details of the exemptions, concession towards Income Tax, Wealth Tax and Zakat, immunity from any enquiry regarding source of financing on funds encashed from Foreign Currency Accounts maintained with Scheduled banks in Pakistan ; and

(b) whether a copy each of the relevant SROs, enactment or Rules will be placed on the Table of the House?

Mr. Sartaj Aziz : (a) Income Tax. - Foreign Currency Accounts maintained with scheduled banks in Pakistan are exempt from Income Tax and enjoy immunity from probe into the source of these deposits. These exemptions have been incorporated in clauses (78B) of part I and (6A) of Part IV, of the Second Schedule to the Income Tax Ordinance, 1979.

Wealth Tax. - Wealth Tax is not payable by an assessee in respect of assets representing the amount deposited in a private foreign currency account held with an authorized bank in Pakistan in accordance with the "Foreign Currency Accounts Scheme" introduced by the State Bank of Pakistan and such assets are not included in the net wealth of the assessee [Clause (8) of Part-I of the Second Schedule to the Wealth Tax Act, 1963].

(b) Income Tax.- No. This is not required under the law. However, relevant SROs/amendments have already been published in the Official Gazette.

Wealth Tax.- Annex-I.

Annex-I.

EXTRACTS FROM PART-I OF THE SECOND SCHEDULE

TO THE WEALTH TAX ACT, 1963.

"(7) assets-

(i) brought or remitted by an assessee into Pakistan, or received by an assessee from outside Pakistan, in the year in which they are brought, remitted or received and the following five years ;

(ii) created by an assessee out of remittances received in, or brought into Pakistan, through normal banking channels during the period referred to in sub-clause (i) :

Provided that where investment in the assets is not made entirely out of remittances received in, or brought into Pakistan through normal banking channels, the exemption shall apply in the same ratio as the foreign remittances bear to the total investment. "

4. Dr. Abdul Hayee Baloch : Will the Minister for Commerce be pleased to state :

(a) the details of Pakistan's important Exports and Imports indicating also the names and value of items exported to and imported from Europe, America, Canada and Australia during the last two years ;

(b) the names and value of items exported to and imported from Central Asian Islamic States, Iran, Iraq, Turkey and India during the said period ; and

(c) the mode of payment of foreign exchange on imports and exports to Central Asian Muslim Countries ?

Mr. Muhammad Ishaq Dar : The information is being collected, will be submitted on receipt.

5. Mr. Aftab Ahmed Sheikh : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the names, place of domicile date of birth, date of entry into Government service and date of entry into present scale/post of employees in B-16 and above in the Income Tax Department ?

Mr. Sartaj Aziz : The requisite details have been placed in the Senate Library.

6. Mr. Aftab Ahmed Sheikh : Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the total number of persons in the directorate of Environment CDA working for the protection and development of plants in Islamabad ;

(b) the number of plants CDA itself planted during the last five years in Sectors G-9, G-10, G-11, F-10, F-11, I-8, I-10 and I-11 indicating also the percentage of the survival of these plants ; and

(c) the steps taken by the Government to achieve maximum rate of survival of plants ?

Minister Incharge of the Cabinet Division : (a) 1112 persons have been engaged on regular basis for clearance of rank growth, protection of the landscaped area, raising and planting of plants in Islamabad. However, during Monsoon season when the growth of rank vegetation is at its peak and planting season is in hand persons against the vacant posts are engaged on casual basis. There are 550 posts of such nature available.

(b) About 4,00,000 plants in Sectors G-9, G-10, G-11, I-8, I-10 and I-11 during the last five years. 50% to 60% plants are surviving.

(c) CDA has taken concrete steps to achieve maximum rate of survival of plants. Initial watering at the time of planting and during the dry spell of the year is invariably done through water tankers. In addition, protection staff is engaged for protecting the saplings from ravages of animals.

7. Mr. Ghulam Qadir Chandio : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the number, names, designation and place of domicile of employees who have recently been terminated from U.B.L. ?

Mr. Sartaj Aziz : The information is being collected from the field formations and will be placed on the table of the Senate when it is received.

POINT OF ORDER

حافظ فضل محمد - جناب عالی ! میسے آپ سب کو پتہ ہے کہ کراچی میں اس قسم کا ایک انتہائی دلخراش واقعہ پیش آیا ہے - میں نے تحریک بھی دی ہے تو اس حوالے سے اگر آپ تحریک کو یہاں --

(مداخلت)

جناب چیئرمین - نہیں جی ابھی تحریک تو نہیں لی جا سکتی - پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں - تحریک تو اس وقت نہیں لی جا سکتی - ایک منٹ پہلے ان کی بات ختم ہو جانے پھر آپ آئیں - ایک پوائنٹ آف آرڈر ہو رہا ہے - ایک ختم کر لے پھر آپ اسی پر بولیں - پہلے ایک آدمی ختم تو کر لے - جی جناب مولانا صاحب - آپ کی تحریک تو نہیں لی جا سکتی لیکن پوائنٹ آف آرڈر پر آپ بات کر لیں - آج موقع ہے -

حافظ فضل محمد - جناب عالی ! یہ کافی عرصے سے پاکستان میں اس قسم کے واقعات ہو رہے ہیں -

جناب چیئرمین - نہیں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں - تقریر نہ کریں - پوائنٹ آف آرڈر پر آپ یہ بتادیں -

حافظ فضل محمد - جب وہ موقع گزر جاتا ہے معاملہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے - پھر اس کو اگر ہم تحریک پر لے بھی آئے تو کیا -

جناب چیئرمین - نہیں تحریک آج تو نہیں آ سکتی اگر آپ تحریک دیں گے تو تحریک کو میں examine کروں گا - admissible ہوئی تو لے آؤں گا لیکن میں آپ کو موقع دے رہا ہوں کہ اس مسئلے کو آپ پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھا دیں - لیکن پوائنٹ آف آرڈر ذرا مختصر ہوتا ہے -

حافظ فضل محمد - جناب عالی ! آپ کو پتہ ہے کہ بے نظیر گورنمنٹ کے خلاف --

جناب چیئرمین - جی آج نہیں آئی - تحریک آپ کی پڑی ہوئی ہے - ابھی تک

میں نے examine بھی نہیں کی۔

I can't take it up today, I know Raza Sahib, but what I am telling you is that I am allowing you to speak on a Point of Order today, I am not taking up that Resolution today because it has not been admitted. I will have to examine it, I don't know whether it is admissible or not, so I am asking you today to take it up with the Point of order. It is an important issue you feel O.K. take it up

آج وقت ہے۔ میں منع نہیں کر رہا ہوں۔ صرف میں یہ کہہ رہا ہوں کہ بطور ایڈجمنٹ موشن کے آج میں ایک اپ نہیں کر سکتا۔ ہو سکتا ہے ایک اپ ہی نہ ہو۔ it is also possible that when I examine it I come to the conclusion admissible نہیں ہے۔ in that event it will be ruled out but I am giving you the opportunity کہ آج موقع ہے آپ بات کر لیں۔ پہلے مولانا صاحب بات کر لیں پھر آپ بات کر لیں۔

Mian Raza Rabbani: Before this Point of Order, according to the rules immediately after the question hour a Privilege Motion is to be taken up if there is any. There is a Privilege Motion of the honourable Senator Syed Qaim Ali Shah that may be taken up and then Point of Order.

Privilege Motion is it on the agenda today جناب چیئرمین - ہے جی

I don't think it is on the - میرے پاس تو کوئی نہیں آیا۔ میں نے تو دیکھا بھی نہیں۔
agenda. It is not on the Agenda, I have not even seen it in fact.

جناب قائم علی شاہ - یہ تو آپ کو سیکریٹریٹ کو دینا چاہیئے۔

جناب چیئرمین - قائم علی شاہ صاحب بات یہ ہے کہ میں نے ابھی دیکھا نہیں ہے ایجنڈے پر آنے تو آپ نیک اپ کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ delay ہو رہی ہے you could have come and asked me کہ میرا Motion آج لے آئیں تو میں دیکھ لیتا اس کو۔ یہ تو ایجنڈے پر فورس تو نہیں کر سکتے آپ۔ اگر آپ کا موشن ایجنڈے پر آج نہیں آیا تو you please come to me, please come to me I will examine it, call for the file

which is admissible and take it up tomorrow

گر کوئی ایسا ہے immediately

Mian Raza Rabbani: Under the Rule we can take it up even now.

Mr. Chairman: Correct, but with my permission. So I am not giving my permission today.

Mian Raza Rabbani: Sir it is a matter of Privilege of a Member.

Mr. Chairman: I know but I am not giving the permission Raza Sahib. I am not giving my permission today. What I am saying is that I will take it up tomorrow provided I am convinced, it is admissible, he can come to me after this.

Mian Raza Rabbani: Sir, it is a matter of privilege, why don't you hear him in the House.

Mr. Chairman: No, no, I will not.

Mian Raza Rabbani: Sir, why?

Mr. Chairman: Because there are other things on the agenda I have to take up.

Mian Raza Rabbani: Sir, there are other things on the agenda but a matter of privilege under the rules can be brought up.

Mr. Chairman: I know Raza Sahib, but I will not open it up today what I am saying is that after the Session, he will come to me I will examine it, if it is admissible I will take it up tomorrow. First thing tomorrow, if it is admissible.

Mian Raza Rabbani: Sir, but why can't you hear him now.

Mr. Chairman: Because I am not taking it up, I don't have time to go into admissibility of Adjournment Motion which I have not even seen.

جناب چیئرمین۔ اگر مجھے پتہ ہوتا۔

Mian Raza Rabbani: Sir, the Rules provide that a Member can raise a point of privilege at any time.

جناب چیئرمین۔ but I am not allowing it today
لیں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ
immediately after the Session the honourable member will
come to me. I will examine it if it is admissible it will be first thing tomorrow,
immediately after the question hour.

Mian Raza Rabbani: Sir the day before you changed tradition. This is, your are following something which you never done before.

جناب چیئرمین۔ آپ میری بات نہیں سمجھ رہے ہیں۔ I am saying that it will
be first item tomorrow morning provided it is admissible.

Mian Raza Rabbani: Sir, why can't we discuss the admissibility on the floor of the House. It is a breach of privilege of a Member. It is provided for under the rules.

Mr. Chairman: I know Raza Sahib, do you concede that you need my permission.

Mian Raza Rabbani: Yes.

Mr. Chairman: Do you concede that I am not giving that permission.

Mian Raza Rabbani: Yes, but I would like to know why you are withholding that consent. It has never been done before.

Mr. Chairman: I will tell the honourable Member when I examine it.

(interruption)

Mian Raza Rabbani: Sir, are you applying two yard sticks now. You never did this before.

Mr. Chairman: Sorry, please sorry. I am sorry Raza Sahib, I am extremely sorry. I am extremely sorry. I apologize to you I can't take it up today. I am very sorry.

Mian Raza Rabbani: Sir, it is a question of a privilege of a Senator.

Mr. Chairman: I am extremely sorry Raza Sahib. I apologise to you I can't take it up today. I am very sorry. Yes Maulana Sahib.

i) Re: Present violence in the country.

حافظ فضل محمد - بسم الله الرحمن الرحيم - جناب والا! یہ معمول بن چکا ہے - آپ بخوبی جانتے ہیں اور پوری دنیا جانتی ہے 'پوری دنیا کے دانشور اس پر متفق ہیں بغیر کسی اختلاف کے کہ جو بھی حکومت عوام کو مال اور جان اور عزت و ناموس کا تحفظ فراہم نہیں کر سکتی اس حکومت کو ایک دن بھی حکومت کرنے کا حق نہیں نہ کسی سیاسی اصول کی بنیاد پر نہ دنیا کے کسی آئین اور کسی قانون کے حوالے سے اس کو حکومت کرنے کا حق حاصل ہے -

جناب والا! آپ کو علم ہے کہ جب بے نظیر حکومت ختم کر دی گئی تو اس پر ایک بہت بڑا الزام ہی تھا کہ اس کے دور حکومت میں عوام کو امن و امان کا مسئلہ درپیش تھا - وہ حالات کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی تھی اس لئے سپریم کورٹ کے فیصلے میں بھی دوسری بنیادوں کے علاوہ ایک بنیاد یہ بھی تھی کہ وہ حکومت چونکہ امن و امان کو برقرار رکھنے کی اہلیت نہیں رکھتی تھی لہذا اس حکومت کو دوبارہ بحال نہیں کیا جاسکتا - جناب والا! پہلے تو کراچی کے حالات خراب تھے - وہاں لاشیں گر رہی تھیں لیکن اس حکومت کے آنے کے بعد ان کے اپنے گھر میں 'بمبج میں یہ حالت ہے کہ روز بروز جید علماء کو قتل کیا جا رہا ہے - ہمارے وزیر داخلہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس میں بیرونی ہاتھ ملوث ہے - جناب والا! حکومت کا فرض ہے کہ ملک کے کسی بھی کونے میں کوئی قتل ہو جائے تو مجرم کو پکڑ کر قوم کے سامنے لانے کہ یہ مجرم ہے کہ اس نے قتل کیا ہے - اگر وہ مجرم نہیں پکڑ سکتی تو وہ خود اس جرم

کی مرتکب ہے۔

جناب والا! کراچی میں جید علماء کے قتل میں دنیا کی کوئی بیرونی طاقت ملوث ہے تو اس کو قوم کے سامنے لایا جائے اور بتایا جائے کہ یہ بھارت ہے، ایران ہے، سعودی عرب ہے، امریکہ ہے، جو بھی ہے۔ یہ ان کا فرض بنتا ہے۔ اگر ان کو اتنا پتہ ہے کہ بیرونی ہاتھ ملوث ہے تو ان کو یہ پتہ بھی ضرور ہوگا کہ قتل ہاتھ ہے اس کو بھی قوم کے سامنے لایا جائے۔ جناب والا! علمائے کرام کو یہ بتایا جائے کہ کیا ان کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے انگریزوں کے خلاف سو سال تک جنگ آزادی لڑی، ان کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کا علم بند کر کے پورے برصغیر کو آزادی کا تصور دیا۔ جناب والا! پاکستان بنا اس لئے تھا کہ یہاں پوری دنیا کے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ ہوگا۔ ان کی ناموس کا تحفظ پاکستان کے ذریعے ہوگا لیکن بدبختی یہ ہے کہ پاکستان بننے کے بعد آپ فہرت اٹھائیں کہ کتنے جید علمائے کرام، وہ علمائے کرام جو کسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے، کسی تنظیم سے تعلق نہیں رکھتے، کسی فرقہ واریت میں ملوث نہیں۔ کراچی کے جامعۃ العلوم اسلامیہ کے علماء کسی بھی تنظیم میں شامل نہیں تھے۔ اس دارالعلوم میں سات ہزار طلبا پڑھتے ہیں۔ ساری اسلامی دنیا کے طلبا وہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کا کون سا جرم تھا کہ ان کو اس قدر بے دردی سے شہید کر دیا گیا اور ان کے ساتھ دوسرے علماء کو بھی شہید کیا گیا۔ کیا ان کا جرم یہ ہے کہ وہ پرامن شہری ہیں۔ بے نظیر کے دور میں بھی اور اس دور حکومت میں بھی ہمارے مدارس کے خلاف جو پروپیگنڈہ کیا گیا، ہمارے مدارس کے خلاف جو تحقیقی ٹیمیں تشکیل دی گئیں کہ یہاں اسلحہ ہے، دہشت گرد ہیں تو کیا حکومت بنا سکتی ہے کہ کسی مدرسے سے کوئی ایک کلاشکوف بھی برآمد ہوئی ہے، ایک بم برآمد ہوا ہے جبکہ ہم آپ کو سینکڑوں ایسے عصری علوم کے ادارے بنا سکتے ہیں جن کے طالب علم چوری، ڈاکے اور بدعاشی میں ملوث ہیں۔ ان کے بارے میں تو کسی نے ایک لفظ کہنے کی بھی جرات نہیں کی اور نہ یہ گوارا کیا لیکن صبح و شام امریکی بدعاش، عالمی غنڈہ، عالمی دہشت گرد اسلحہ کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہا ہے۔ ابھی آپ نے دیکھ لیا کہ حرکت الانصار کو کیوں دہشت گرد قرار دے دیا۔ ان کا جرم یہ تھا کہ کشمیر کے مصوم، مظلوم، بے کس اور بے بس عوام کی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے تھے اپنے سر کی قربانی دے رہے تھے اپنی جان اور مال کی قربانی کشمیری مسلمانوں کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے دے رہے ہیں۔ ان

کو دہشت گرد قرار دیا جا رہا ہے جب کہ یہی امریکہ الجزائر پر اپنے ہتھوڑوں کو مسلط کر کے وہاں کے مسلمانوں کو قتل کرا رہا ہے اور دوسرے جتنے اسلامی ممالک ہیں، نام نہاد اسلامی ممالک ہیں عراق پر بدمعاشی کر رہا ہے، الجزائر پر بدمعاشی کر رہا ہے، فلسطین پر بدمعاشی کر رہا ہے، پوری دنیا پر بدمعاشی کر رہا ہے۔ ان کی بدمعاشی کسی کو نظر نہیں آ رہی ہے یہ کیسے چلانے ہیں، یہ کیسے قوانین ہیں، یہ کیسے دساتیر ہیں، یہ کیسے فارمولے ہیں کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق کسی کو دہشت گرد قرار دیتا ہے، کسی کو بدمعاش قرار دیتا ہے، کسی کو انسانی حقوق کی پامالی کا مرتکب قرار دے دیتا ہے، کسی کو کیا قرار دے دیا جاتا ہے۔ یہ ہمیں بتایا جائے کہ پاکستان ایک آزاد ملک ہے کہ نہیں۔ یہ کون کر رہا ہے؟ یہ اس حکومت کا فرض ہے چاہے جو بھی ہو، چاہے میرا باپ گورنمنٹ میں بیٹھا ہو میں ان سے یہ سوال بر ملا کروں گا کہ آپ یہ بتائیں کہ یہ قتل کون کرا رہا ہے۔ اس مجرم کو پوری قوم کے سامنے لائیں ورنہ اس سے یہ افتراء پیدا ہو جائے گا کہ میں آپ کے بارے میں بدگمان ہوں آپ میرے بارے میں بدگمان ہیں۔ وہ دوسرے کے بارے میں بدگمان ہے۔ یہ جتنی مخالف تنظیمیں ہیں ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانی کا شکار ہو جائیں گی اور وہ آپس میں لڑ پڑتے ہیں یہ پھر ایک anarchy کی صورت ہو گی۔ جناب عالی! ہم کب تک یہ لائحہ عملتے رہیں گے۔ ہم کب تک یہ برداشت کرتے رہیں گے۔ یہ خون کی ندیاں کب تک بہتی رہیں گی۔ یہ کون ہے جو یہ سوچ رہا ہے کہ ہم علماء دیوبند کو دباؤں گے۔ ہماری تاریخ ہے جناب عالی! خدا کی قسم میں غلط کہتا ہوں بغیر جذبات سے، ہوش و حواس سے کہتا ہوں کہ علماء دیوبند کبھی بھی نہیں جھکے ہیں، یہ گردن کٹی تو برسر میدان لیکن جھکی تو نہیں، ہماری تاریخ ہے جناب عالی! یہ غلط فہمی ہے ہمارے بارے میں۔ ہم نے روس سے بھی ٹکری بر ملا لی اور ان کو بھگا دیا۔ ہم نے انگریزوں سے اس وقت ٹکری لی جب نہ مسلم لیگ تھی نہ پیپلز پارٹی تھی۔

جناب چیئرمین، شکریہ جی بہت مہربانی۔

حافظ فضل محمد۔ جناب عالی! ایک منٹ۔

جناب چیئرمین، اچھا چلیں ایک منٹ اور لے لیں۔

حافظ فضل محمد۔ میرا دل آج خون کے آنسو رو رہا ہے۔ یقیناً یہ مادر علمی ہے میری

- میں وہاں سے فارغ ہو کر آیا ہوں میں وہاں پڑھ کر آیا ہوں۔ یہ حقیقت ہے ایک صلی ماں ہے مجھے اس سے اتہائی واہانہ محبت ہے اور میں یہ ہوش سے کہتا ہوں جوش سے نہیں کہ اگر کسی کو یہ غلط فہمی ہے کہ ہم علمائے دیوبند کو دبائیں گے جناب عالی! ہم نہ دے ہیں نہ جھکیں ہیں نہ بکے ہیں۔ ہماری تاریخ اس پر گواہ ہے۔ اگر انگریزوں کے اس دور میں جس میں ایک اتہائی بہادر آدمی بھی اپنی بیوی کے سامنے گھر میں بھی انگریز کے خلاف کوئی بات نہیں کر سکتا تھا اس وقت ہم نے علم بغاوت بلند کر کے ان کو چیلنج دیا۔ جناب عالی! برصغیر میں جتنی جیلیں بنیں یہ ہمارے لئے تھیں۔ یہ ہمارے گھر تھے۔ ہم وہاں بڑے ہو گئے۔ وہاں ہم پڑے رہے ہم ساہا سال درختوں پر لٹکے ہیں۔ ہم نے ہر قسم کی قربانی دی ہے لیکن نہ جھکے ہیں نہ بکے ہیں۔ ہم کب تک اس قسم کے۔ وہی غالب کا ایک شعر ہے،

لوگوں کو ہے خورشید جہاں تاب کا دھوکہ

ہر روز دکھاتا ہوں میں ایک داغ نہاں اور

یہ روز روز اس قسم کے حالات ہمارے علماء کے لئے ناقابل برداشت ہوں گے یقیناً جو سیلاب اٹھے گا نہ وہ ملک کے حق میں ہو گا نہ اس گورنمنٹ کے حق میں ہو گا نہ اس پبلک اور عوام کے حق میں ہوگا۔ کب تک ہمارے صبر اور ہمارے تحمل اور بردباری کا امتحان لیتے رہیں گے۔ آخر ہم بھی تو انسان ہیں ہمارے سینے میں بھی پتھر تو نہیں دل ہے۔ ہمارے بھی جذبات ہیں۔ ہمارے بھی احساسات ہیں۔ جناب عالی! ہم اس گورنمنٹ سے یہ پرزور، خصوصاً راجہ ظفر الحق صاحب سے میری یہ توقع ہے کہ وہ فوراً ہمیں ایک، دو، تین دن میں بتا دیں کہ یہ تمہارے مجرم ہیں اگر نہیں ہیں تو ہم اس مسئلے میں حق بجانب ہوں گے کہ ہمارے قاتل گورنمنٹ میں ہیں یہ اصولی بات ہے دنیا میں۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں جناب والا بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، بڑی مہربانی۔ جناب رضا ربانی صاحب۔ آپ بھی emotional

تقریر کرتے ہیں۔ آپ یہ دیکھیں یہ آپ سے بھی بڑھ گئے ہیں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I have a different point of order because our adjournment motion that we had moved yesterday is pending in the Secretariat that deals with terrorism and violence in Karachi, if you admit it, it may be taken up

tomorrow.

جناب چیئرمین، نہیں، دیکھیں ناں، وہ جب میں take up کروں گا پتہ نہیں admit ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا ہے۔ آج موقع ہے بات کر لیں۔

میاں رضا ربانی۔ جناب نہیں میں کہہ رہا ہوں کہ،

We will wait for that, if you admit it then we will discuss that tomorrow because it is on different lines.

Mr. Chairman: O.K.

Mian Raza Rabbani: Right now sir, my point of order is that there is a very important and urgent matter and for that I would request the Government benches also to allow me to move a Motion for the suspension of Rules. As you know, sir, that downsizing is taking place in the country

اور اس down sizing کی وجہ سے ہزار ہا اور لاکھوں ---

جناب چیئرمین، نہیں تو suspension of Rules کیوں کرتے ہیں، point of order پر بات کر لیں۔

میاں رضا ربانی، جناب وہ resolution ہے it is a very important resolution جو ہم نے کل move کیا تھا اور اس لئے میں نے جو سیکرٹری صاحب ---

جناب چیئرمین، راجہ صاحب سے بات کر لیں if he agrees, I don't have any objection.

میاں رضا ربانی، جناب میں نے اس سلسلے میں سیکرٹری صاحب سے پوچھا تھا - اس میں یہ ہے کہ کیونکہ لاکھوں مزدوروں کو نکالا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں دیکھیں اس طرح کریں کہ while you are talking اعتراف صاحب ادھر بات کر لیں اور اگر وہ agree ہو جائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

میاں رضا ربانی، جناب ہم insist کرتے ہیں، یہ محض بات کرنے کی بات نہیں

ہے، راجہ صاحب بتادیں اگر۔۔۔

Mr. Chairman: No, if you want the Government to agree to the suspension of the rules then obviously you will have to talk to them.

in the mean time you could see the.....O.K. اور یہ باتیں تو آپس میں کر لیں
جی جناب بھنڈر صاحب۔ Any other point of order.

ii) RE: THE PRICES OF RICE CROP.

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! میں ایک نہایت ہی اہم مسئلے پر حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ ہمارے علاقے کا نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ سارے ملک کا سوال ہے۔ جناب والا! چاول کی فصل جناب کو معلوم ہے کہ اس وقت منڈی میں آ رہی ہے اور اس سال چاول کی خرید کے لئے جیسے حکومت پہلے اپنی monopoly scheme لاتی تھی، اس وقت کوئی اسکیم نہیں ہے۔ وہ ادارے جو چاول خریدتے تھے پاکستان کو وغیرہ وہ اب چاول خریدنا بند کر گئے ہیں، Trading Corporation نے بند کر دیا ہے۔ بہت سے اسٹاکس چاول کے جناب والا! پڑے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کسان کو یا زمیندار کو یا کاشتکار کو اس کی فصل کے پورے دام نہیں مل رہے ہیں اور عام طور سے یہ ہوتا ہے کہ جب فصل زمیندار سے نکل چکتی ہے یا کاشتکار سے چلی جاتی ہے تو اس وقت کوئی نہ کوئی پالیسی آتی ہے۔ اس وقت نہ کوئی سرمایہ ہے، نہ کوئی آڑھتی مناسب قیمت دیتا ہے، نہ حکومت کی مقرر کردہ قیمت کسان کو مل رہی ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں جناب والا! کہ اس کا کوئی انتظام فرمایا جائے، قیمت تو مقرر آپ نے 315/- روپے کردی، لیکن 315/- روپے قیمت کسی کو مل نہیں رہی ہے۔ اس وقت موہنجی منڈیوں میں جناب والا! بہت کم قیمت پر بک رہی ہے۔ یہ نہایت ہی ہمارا اہم مسئلہ ہے، اس سے ہم زر مبادلہ کھاتے ہیں۔ جناب والا! نہ کوئی خرید ہوگی، نہ کوئی export ہوگی، نہ کوئی زر مبادلہ کمایا جائے گا۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے۔۔۔۔۔۔ جناب والا! میں رضا ربانی صاحب اور حزب اختلاف کے ممبران سے گزارش کروں گا کہ جس معاملے کے متعلق میں گزارش کر رہا ہوں، میں ان کے تعاون کا بھی طلب گار ہوں اور خاص طور پر قائد حزب اختلاف کا۔

جناب چیئر مین، بھنڈر صاحب آپ کا یہ جو نقطہ ہے یہ ہے خوراک و زراعت کے

بارے میں غالباً - تو اب وہ وزیر خوراک و زراعت تو نہیں ہیں لیکن بیگم عابدہ حسین may be you can respond to this, he is raising a point regarding Food and Agriculture, may be you can respond to this. ذرا دوبارہ بھنڈر صاحب بتادیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! کینٹ کے بہت سے فاضل اراکین بیٹھے ہوئے ہیں - میں یہ جناب والا! ان سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کہتے ہیں کہ balance of trade ہمارا disturb ہو گیا۔ ہماری جناب والا!۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین، مہربانی کر کے ذرا ان کو بات کرنے دیں - He is talking about the prices of rice. Please order in the House. Bhinder sahib has got the floor.

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے متعلق حکومت کی توجہ مبذول کرانے کی بڑی اشد ضرورت ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا balance of trade درست ہو، اگر ہم چاہتے ہیں کہ توازن ادائیگی ہمارا درست ہو، تو جناب ہمیں ان چیزوں کو جن کی export ہمارے لئے ہے، کاٹن کی ہے یا چاول کی ہے، دو ہی چیزیں ہیں زراعت کے سیکٹر میں اور اگر ہم ان کی طرف توجہ نہیں کریں گے، محض قیمت بڑھادیں گے اور کافڈوں پر قیمت جناب والا! بڑھادی جائے گی تو اس کا کوئی impact نہیں ہوگا، اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا، آپ کا توازن ادائیگی درست نہیں ہوگا، آپ زر مبادلہ نہیں کما سکیں گے۔ ہمارے مطالبے میں ہندوستان اب چاول کی export پر اور چاول کے زر مبادلہ کمانے میں کہیں آگے نکل گیا ہے۔ اس لئے میں یہ نہایت مودبانہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کسانوں کو relief دینے کے لئے صرف کافڈوں پر قیمت کا بڑھانا ہی کافی نہیں ہے - یہ بھی ensure فرمائیں کہ ان کو صحیح قیمت ملے۔ اس وقت ان کو منڈیوں میں صحیح قیمت نہیں مل رہی ہے اور کاشتکاروں کا خیال یہ ہے کہ شاید اس وقت کوئی پالیسی آپ دیں گے جس وقت زمینداروں کی فصل نکل چکی ہوگی۔

جناب چیئرمین، میں یہ جو آپ نے فرمایا کہ قیمت نہیں مل رہی ہے یہ کیوں نہیں مل رہی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! اس لئے نہیں مل رہی کہ منڈی میں اس کی

خرید کے لئے کوئی ادارہ موجود نہیں ہے۔ پہلے Rice Trading Corporation خریدتی تھی وہ بھی بند ہے۔ ان کے پاس سٹاک پڑے ہیں وہ باہر نہیں گئے، ایکسپورٹ نہیں ہونے، ان کے پاس پیسہ نہیں ہے، پاسکو خریدتی تھی وہ بھی اس سال نہیں خرید رہی ہے۔ صرف جناب آرہتیوں کے رحم و کرم پر ہیں اور آرہتیوں کو بھی بنکوں کی طرف سے limits نہیں مل رہی ہیں۔ اس لحاظ سے کاشتکار کو اس کی فصل کا صحیح معاوضہ نہیں مل رہا اور ملنا چاہیئے۔ اگر وہ نہ ملا تو جناب والا! میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ اگلے سال آپ کی باستی یا اگلے سال آپ کا چاول یا دھان نہیں ہو گا اور جناب والا! اگر آپ کا agriculture sector improve نہ ہوا تو آپ کی economy کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتی۔ آپ کا بھی یہ موقف ہے کہ agricultural economy کو boost up کرنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ صرف صنعتی ترقی سے آپ نہیں چل سکیں گے۔ جب تک agriculture کو آپ ترقی نہ دیں گے آپ کی exports نہیں بڑھیں گی، cotton زیادہ نہیں ہو گی، چاول زیادہ نہیں ہو گا، import آپ کو زیادہ کرنا پڑے گی تو اس لئے میں مو دبانہ گزارش کرتا ہوں کہ منڈیوں میں چاول کی پوری قیمت خرید زمینداروں کو دینے کے لئے مناسب اقدامات کیئے جائیں اور حکومت اس میں اپنی export policy کا اعلان کرے اور چاول کی پالیسی کو زمینداروں کے مفاد میں اور ملک کے مفاد میں بنانے کے لئے واضح اعلان کرے۔

جناب چیئر مین۔ جی جناب سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب والا! مسئلہ واقعی سنجیدہ ہے اور اس پر میرے خیال میں اسمبلی میں بات بھی ہوئی تھی اور اس وقت Agriculture Minister نے یہی بیان دیا تھا۔۔۔ پہلے تو آپ کو یاد ہو گا کہ Rice Export Corporation تھی وہ support prices پر خرید کر اور سٹاک کر کے government to government بیچا کرتی تھی۔ پھر اس میں بڑی خرابیاں ہوئیں، رشوت اس میں بہت تھی، بے کاعدگیں تھیں، کوالٹی صحیح نہیں ہوتی تھی تو اس کو اب wind up کیا گیا ہے۔ اب اس کا جو alternative نظام ہے وہ ابھی پوری طرح نہیں چلا اور اصولاً تو پرائیویٹ ایکسپورٹرز جو ہیں انہیں farmers سے خرید کر اسے export کرنا چاہیئے لیکن چونکہ خدا کا شکر ہے پہلی دفعہ crop زیادہ ہے تو قیمت ان کو وہ نہیں مل رہی جو کاشتکار کو اس

کی توقع کے مطابق مٹی چاہیئے۔ اس سلسلے میں Agriculture Minister نے یہ بیان دیا تھا کہ ہم پاکستان کو عارضی طور پر induct کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ کچھ نہ کچھ چاول جہاں main rice growing areas ہیں وہاں پاکستان کو خرید لے لیکن long run میں میرا خیال ہے growers cooperators ہونے چاہیئے۔ بعض ایسے Export Houses Rice کے ہونے چاہئیں جو اچھے growers تھے contract کریں تاکہ یہ سسٹم evolve ہو چونکہ ultimately گورنمنٹ جب بھی ایک کام بڑے پیمانے پر کرے گی تو اس میں بے قاعدگیاں ہوں گی تو short term میں ابھی پاکستان کو induct کر کے اس مسئلے کو حل کیا جاسکتا ہے۔ اور اس کے لئے Agriculture Ministry نے تجویز بنائی ہے، ہم نے credit ان کو allocate کر دیا ہے اور مجھے امید ہے ابھی اگلے مہینے جب crop آئے گی تو پاکستان اس خریداری کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ کرے گی تاکہ جن growers کو تکلیف ہو وہ ان کو پیچ سکے۔

جناب چیئرمین۔ جی رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی۔ جناب چیئرمین صاحب! آپ کے حکم کے مطابق Leader of the Opposition اور میں جناب راجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے تھے اور راجہ صاحب نے حسب عادت بڑی accommodation show کی لیکن افسوس یہ ہے کہ جو engine of unemployment, Finance Minister کی صورت میں اس ملک میں کام کر رہے ہیں انہوں نے نہ صرف ہم دونوں کو بلکہ Leader of the House کو بھی جس برے طریقے سے snub کیا اور کہا کہ ہم کسی بھی ایسی resolution کو نہیں آنے دے سکتے اور اگر آپ Adjournment Motion لے کر آنا چاہتے ہیں تو آپ تو Adjournment Motion لے کر آئیں اور don't spring surprises مسئلہ جناب یہاں پر یہ ہے کہ ہزاروں اور لاکھوں لوگ ہیں۔ ان کے گھر کے چولے بند ہو رہے ہیں۔ لوگوں کو جبری طور پر نکالا جا رہا ہے۔ ان کی اپنی حکومت نے سندھ میں Law Minister نے floor of the Sindh Assembly پر یہ statement دی ہے کہ جب سے down sizing شروع ہوئی ہے 88 people in the Province of Sindh alone have committed suicide کل جناب چیئرمین صاحب! پی آئی اے کے اندر ایک حکم حاشی جاری ہوتا ہے کہ جو لوگ year 2000 کے اندر ریٹائر ہو رہے وہ کل اپنے دفتر میں نہیں آئیں گے۔ یعنی with one day's

UBL notice people are being kicked out, سے 8000 لوگ نکالے گئے ، صیب بنک سے 6000 لوگ نکالے گئے ۔ لوگوں کو اپنے بچوں کو سکولوں سے اٹھانا پڑ رہا ہے۔ ان کے پاس پیسے نہیں ہیں اور فاضل خائن منسٹر کہتے ہیں کہ don't spring surprises جناب اس سے زیادہ اور اہم کون سی بات ہو سکتی ہے ۔ یہ surprise ہر وقت دی جا رہی ہے اور عام سے عام frivolous litigation ہوتی ہے اس کے لئے کہتے ہیں کہ جی let there be a suspension of rules اور brute majority کو استعمال کرتے ہوئے روز کو suspend کرتے ہیں۔ یہاں پر ایک genuine cause ایک genuine cause جس کا چاروں وفاقی یونٹس کے اندر یکساں اطلاق ہو رہا ہے۔ سوئی سدرن گیس کے اندر جو لوگ ہیں ۔ ابھی آپ نے جمالی صاحب کو سنا ۔ ان کے پورے گاؤں کے اندر سارے کے سارے لوگوں کو summarily نوکریوں سے نکال دیا گیا ۔ اسی طرح فرنٹیر میں ہو رہا ہے ، صوبہ پنجاب کے اندر ہو رہا ہے ۔ تو یہ ہاؤس جناب وفاق کی علامت ہے ۔ اس ہاؤس کے اندر ہم بھیجے گئے ہیں کہ وفاق کے جو لوگ ہیں ان کے حقوق کا تحفظ کریں ۔ اور اگر اس کے لئے یہ ہاؤس روز کو suspend کر کے ایک resolution downsizing نہیں لا سکتا تو پھر یہ کس مرض کی دوا ہے جناب ؟ اکثریت ان کی ہے ۔ Let there be a majority کو استعمال کرتے ہوئے اس کو bulldoze کر کے ختم کرنا چاہتے ہیں ۔ Let it be a finished task لیکن کم سے کم یہ بات ریکارڈ پر تو آنے ۔ لوگوں تک یہ بات تو جانے کہ اس ہاؤس کے اندر کچھ لوگ ، کچھ ممبر ، کچھ جماعتیں ایسی ہیں جو foreign donors سے dictation لینے کے لئے تیار نہیں ہیں جو یہ چاہتے ہیں ۔ پاکستان کی objective conditions کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستان کے جو محنت کش ہیں ان کی جو salaries ہیں ، ان کی جو نوکریاں ہیں ان کو نہ ختم کیا جائے ۔ جناب خیرمین ! آج ہی آپ سوالات کے اندر دیکھیں ۔ دو Organizations NDFC and NIT کے اندر نو ایڈوائیزرز جن کو نوے ہزار ، ستر ہزار ، ساٹھ ہزار ، plus petrol, plus official car تنخواہ دی جا رہی ہے ۔ صیب بینک میں صدر صیب بینک کا گیارہ لاکھ مہینے کا پیکیج ہے اور سٹی بینک کے سات آٹھ لوگ جن کو صیب بینک میں top management کے اوپر لاکر بٹھایا ہے ، ان میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس کا چار یا پانچ لاکھ سے کم کا پیکیج ہو ۔ وہاں پر کتنی نہیں ہو رہی ۔ نیچے ورکرز کے لیول پر ان کو کتنی کرنے کی کیوں ضرورت پڑ رہی ہے ۔ آج آپ پی

آئی اے کا اٹھا کر دکھیں۔ آج پی آئی اے کی طرف سے یہ سٹیٹمنٹ آیا ہے کہ جی top management کے اندر کوئی کٹوتی نہیں ہوگی۔ Top management ویسے کی ویسی ہی رہے گی۔ کیا پی آئی اے کی top heavy نہیں ہے۔ لیکن نہیں، top management وہی رہے گی۔ غریب مزدور کو ہٹایا جائے۔ کیوں؟ کیونکہ یہ حکومت vested interest کو protect کرتی ہے۔ یہ حکومت جو ہے vested interest کا تحفظ کرنے کے لئے آئی ہے اور جب بھی مسلم لیگ کی حکومت آئی ہے اس نے لوگوں کو سیروز گار کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ مجھے یہ موشن move کرنے کی اجازت دیں۔ اگر حکومت اس موشن کو اپنی میچرائی کے بل بوتے پر بلڈوز کرنا چاہتی ہے، oppose کرنا چاہتی ہے تو حکومت بے شک کرے۔ اگر حکومت نے ہمیں اس بات کی اجازت نہ دی کہ ہم اس موشن کو move کریں تو پھر اپوزیشن کے پاس سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں ہوگا کہ ہم آج کے دن کی کارروائی کا بائیکاٹ کریں حکومت کے اس رویے کے خلاف۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ ہمیں یہ موقع دیں کہ اس موشن کو move کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب چیئرمین! مجھے افسوس ہے کہ فاضل ممبر نے جو واقعات بیان کئے ہیں وہ صحیح نہیں تھے اور جو facts and figures بیان کئے ان میں بھی مبالغہ آرائی کی۔ میں نے صرف یہ کہا تھا کہ یہ ریزولوشن کا جو طریقہ کار ہے وہ الگ ہے۔ ہم اس issue کو debate کرنے سے بالکل مخرف نہیں ہیں اور نہ ہی انکار کرتے ہیں۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ وہ اس پر time fix کریں۔ اگر وہ اس پالیسی کو discuss کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کریں۔ میں اس کو oppose نہیں کروں گا۔ آپ وقت مقرر کریں۔ ہمیں کم از کم ایک دن کا نوٹس ہو، وہ کہیں گے کہ جی فلاں ادارے سے اتنے گئے، فلاں سے اتنے گئے۔ میرے پاس اس وقت وہ ریکارڈ نہیں ہے کہ کتنے گئے اور کس ادارے نے کیا پالیسی اختیار کی ہے۔ اس کے لئے آپ ضرور time fix کردیں میں اس کو oppose نہیں کروں گا۔ آپ بحث کرلیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ بات کرنے دیں۔ then I will come back to you.

جناب مسرتاج عزیز - اب یہ تو ہوا جہاں تک ڈسکشن کا تعلق ہے۔

Mr. Chairman: Let me say that what you are saying is that if they move an adjournment motion, you will not oppose it?

Mr. Sartaj Aziz: Sir, I will not oppose it and then you can fix the time to discuss it as long as I have twenty four hours notice. We are ready to discuss it with you.

دوسری جو انہوں نے بات کہی کہ ہم لوگ vested interest کر رہے ہیں اور قومی مفاد کو قربان کر رہے ہیں، میں اس کی پر زور تردید کرتا ہوں۔ سب سے بنیادی بات جو ہمیشہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اس وقت ہمارے قومی اداروں کا حال کیا ہے۔ ایک ایک ادارہ دیوالیہ ہو رہا ہے۔ جو ان کے قرضے ہیں وہ ستر، اسی ارب کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ پورے بجٹ کا خسارہ ٹھیک نہیں ہو رہا۔ پی آئی اے کی بات کرتے ہیں، دنیا بھر میں جتنی ایئر لائنز ہیں، developing countries سے air staff تین گنا زیادہ ہے، اس کے باوجود انہوں نے تین سالوں میں وہاں کتنے لوگ بھرتی کرائے۔ کیا ان کو معلوم نہیں تھا کہ وہ ادارہ دیوالیہ ہو رہا ہے۔ کیا ان کو معلوم نہیں تھا کہ بینکوں میں اور گنجائش نہیں ہے۔ خود تباہ کر کے آج مگر مجھ کے آئسو روتے ہیں اور ہم نے جتنی ڈاؤن سائزنگ کی ہے سب voluntary ہے سوائے یونائیٹڈ بینک کے کیونکہ اس کے حالات مختلف ہیں۔ اس موضوع پر ان کو میں آئینہ دکھاؤں گا۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ وقت دیں کہ انہوں نے کس طریقے سے یہ کام کیا ہے۔ ہم اداروں کو بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں جی کہ یہ غلط کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Are you prepared to have a discussion tomorrow, let's say?

Mr. Sartaj Aziz: Of course, sir.

جناب چیئرمین - کل بھی تیار ہیں آپ۔

جناب مسرتاج عزیز - ہاں جی بالکل۔

جناب چیئرمین - OK جی، ایک منٹ جی پہلے ایک ختم تو کر لیں Anything

else? جی اب فرمائیے آپ، اب ان کا کہنا یہ ہے کہ۔۔۔

RE: ADMISSIBILITY OF RESOLUTIONS AND

SUSPENSION OF RULES.

میاں رضا ربانی - جناب میں سمجھ گیا - میں عرض کروں جناب کہ مسئلہ یہ ہے کہ ایڈجرنٹ موشن اور ریزولوشن میں فرق ہے - فاضل وزیر کو اس بات کا علم ہونا چاہیئے۔
جناب چیئرمین - جی فرق ہے جی۔

میاں رضا ربانی - ایڈجرنٹ موشن جو ہے وہ صرف اور صرف بحث کے لئے ہوتا ہے اور آپ point of order پر بحث کی گنجائش دے دیتے ہیں۔
جناب چیئرمین - نہیں بحث کی اجازت نہیں دیتا raise کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔

میاں رضا ربانی - Sir raise کرنے کی آپ اجازت دے دیتے ہیں وہ بات اس حد تک وہاں پر ختم ہو جاتی ہے - ہاؤس کی will کو Express کرتا ہے 'چاہے وہ پاس ہو' چاہے وہ پاس نہ ہو either way وہ ہاؤس کی will کو express کرتا ہے - ہم ریزولوشن لانا چاہتے ہیں تاکہ وہ اس بات کو show کرے کہ اگر وہ پاس نہیں بھی ہوتا تو کم سے کم ہاؤس کی ایک تعداد کا expression یہ ہے کہ ہم اس پر صرف بحث برائے بحث نہیں چاہتے - لہذا میں پھر insist کروں گا کہ ہمیں وہ اجازت دی جائے - ایک منٹ صرف لوں گا جو انہوں نے ہمیں کہا کہ وہ آئینہ دکھائیں گے - میں صرف اتنا سرتاج عزیز صاحب کو عرض کرنا چاہوں گا جناب چیئرمین صاحب کہ financial institutions کے اندر irregularity کی بات کرتے ہیں، سرتاج عزیز صاحب کو یاد ہوگا کہ جب یہ خود چیئرمین سینیٹنگ کمیٹی تھے فنانس کے تو انہوں نے ایک رپورٹ outstanding and defaulting loans کے اوپر مرتب کی تھی اور اس رپورٹ کے اندر انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ جناب 250 top defaulters of banks جن میں the "house of Ittifaq" is to be bound that constitutes 53 percent of the total default that is present in the

banks and 500 top defaulters constitutes 69 percent of the total default that is

present in the banks اگر ان کو بینکوں کی حالت کے بارے میں اتنی تفتیش ہے تو کیوں نہیں وہ ڈیپالٹرز پر ایکشن لیتے۔ کیوں نہیں ڈیپالٹرز سے loans recover کرتے۔ کیا اس لئے کہ وہاں پر the "House of Ittifaq" involved ہے۔ یہ کیا آئینہ دکھائیں گے ہمیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر صاحب۔

جناب سمرتاج عزیز۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ پہلے ایک بات ختم کر لیں پھر آپ، جی۔

جناب سمرتاج عزیز۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس سے دو مہینے پہلے

there should be no retrenchment اسی موضوع پر ریزولوشن پیش ہو چکا ہے جس میں کہا تھا

there should be no amendment in the government. ایک amendment پیش کی کہ

unnecessary retrenchment in the government وہ اس amendment کے ساتھ اس

ہاؤس نے adopt کی ہوئی ہے تو رولز کے مطابق اسی موضوع پر۔

جناب چیئرمین۔ وہ جب آئے گی تو میں دیکھ لوں گا جی۔

جناب سمرتاج عزیز۔ ہاں وہ ریزولوشن کا جو طریقہ ہے اگر پھر move کرنا

چاہتے ہیں اور یہ اس وقت انہوں نے agree کیا تھا اور وہ ریزولوشن ریکارڈ پر موجود ہے تو یہ نہیں

ہے کہ اس موضوع پر ریزولوشن نہیں آئی لیکن اگر اس کو باقاعدہ discuss کرنا چاہتے ہیں تو

بے شک ایڈجرنٹ موشن move کریں۔ ہمارے طریقہ کار کے مطابق وہ بہتر صورت ہو گی اس

کو discuss کرنے کی۔

جناب چیئرمین۔ مولانا فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد۔ جناب والا! میں بھی اس موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ کس موضوع پر؟

حافظ فضل محمد۔ اسی موضوع پر جو ابھی چل رہا تھا۔

جناب چیئرمین - یہ تو ختم ہو گیا ہے - دیکھیں ہر چیز کو debate نہ بنائیں - مولانا صاحب میری عرض سنیں - آپ تو بات سنتے ہی نہیں - آپ میری ایک بات سن تو لیں - انہوں نے یہ کہا ہے 'جہاں تک پوائنٹ آف آرڈر کا سوال ہے' وہ انہوں نے اٹھایا ہے - اس کا جواب آگیا ہے - اب انہوں نے یہ بھی کہا ہے -

حافظ فضل محمد - جناب والا! میرا ابھی ایک مجموعہ سا پوائنٹ آف آرڈر ہے - آپ بھی تو سن لیں - جناب! سرتاج عزیز صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمارے سب کے سب ادارے تباہ ہو رہے ہیں - جناب والا! انہوں نے ابھی بیڑہ غرق کیا ہے - جب سے انہوں نے یہ آرڈر کئے ہیں - بلوچستان اور کوئٹہ کی حالت میں آپ کو جتا رہا ہوں - اس دن سے تمام ملازمین اوپر سے لے کر نیچے تک سب کے سب ہسپتال پر ہیں اور وہ ہر روز جلوس نکال رہے ہیں - وہاں ویسے ہی دقت ویران پڑے ہیں - اب وہاں اس دو ماہ میں ان کو کتنے کروڑ کا نقصان ہو چکا ہے - ابھی یہ تباہی کی ہے کہ تمام ملازمین کو نکال دیا ہے کہ یہ زیادہ ہیں - وہاں ایسا بھی نہیں ہے کہ ملازمین ضرورت سے زیادہ ہیں - بلوچستان میں وہ ایک دفتر ہی جتا دیں کہ وہاں ملازمین ضرورت سے زیادہ ہیں تو میں خود ان کا ساتھ دوں گا ، اگر وہاں ضرورت سے کم لوگ گئے ہیں ، ضرورت سے کم لوگ کام کر رہے ہیں - ایک آدمی پانچ آدمیوں کا کام کر رہا ہے تو ان کے پاس پھر کونسا جواز ہے کہ ان سب کو ملیا میٹ کر دیا ہے اور خصوصاً اس مسئلے پر تو بلوچستان کا بیڑہ غرق کر دیا ہے لہذا اس پر ہم یقیناً ہر حالت میں لڑیں گے - اس مسئلے کو اس طرح سے نہیں چھوڑیں گے - چاہے قرارداد کی شکل میں ہو یا تحریک التواء کی شکل میں ہو -

جناب چیئرمین - دیکھیں - آپ کے سامنے دو راستے آنے ہیں - ایک قرارداد کی بات

ہے -

حافظ فضل محمد - تو قرارداد لے آئیں - ہم اس کی حمایت کر دیں گے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے -

جناب چیئرمین - قرارداد کا کوئی طریقہ بھی تو ہوتا ہے - دوسرا جو طریقہ ہے جس میں agreement ہے - کہتے ہیں کہ اگر آپ ایڈجرنٹ لائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے - کل بات کر لیں گے - بھنڈر صاحب I would like guidance in this situation کیا کیا جائے -

یعنی دو مسئلے ہیں۔ ایک طرف تو یہ کہتے ہیں مجھے suspension of rules کی اجازت دی جائے کہ میں move کروں۔ دوسرا یہ ہے کہ سرتاج عزیز صاحب فرما رہے ہیں کہ اگر یہی مسئلہ آپ لانا چاہتے ہیں by way of adjournment motion he will not oppose it and if you will have discussion tomorrow.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! عام طور پر تو یہی ہوتا ہے کہ جب ایڈجرنمنٹ موشن پر کوئی طریقہ کار تجویز کیا جائے اور وہ اپوز نہ کریں تو اس میں آپ ٹائم کس کر دیں۔ جناب والا! اس طرح سے تو یہ ہو گا کہ کل میں اگر ایک قرارداد لے آتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ ٹائم کارروائی کو suspend کر کے اس قرارداد کو پہلے پاس کیا جائے۔ تو میں کہتا ہوں ہمیں روز کے ساتھ اتنی deviation نہیں کرنی چاہیے اور ہمیں یہ جو تجویز آئی ہے۔ ایڈجرنمنٹ موشن پر ان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ اس پر ٹائم کس کر دیں گے۔ اس پر بحث ہو جائے گی۔ زیادہ مناسب اور زیادہ صحیح طریقہ کار کے مطابق اور روز کے پروبجر کے مطابق یہ طریقہ کار بہتر ہو گا۔ بجائے اس بات کے کہ جناب ابھی فرض کریں کہ میں نے اس قرارداد پر اپنا ذہن ہی تیار نہیں کیا کہ میں نے اس پر کیا رائے دینی ہے۔ ابھی قرارداد آئے، ابھی اس پر بحث ہو جائے، ابھی پاس ہو جائے۔ ابھی سب کچھ ہو جائے۔ آخر ممبرز کو بھی تو کچھ موقع دیں۔ مover نے اس پر اپنا ذہن تیار کر لیا ہو لیکن after all ہاؤس نے بھی تو اپنا ذہن تیار کرنا ہے۔ اس لئے نوٹس دیا جاتا ہے، اسی لئے نوٹس کہا جاتا ہے، اسی لئے نوٹس آتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ نوٹس ضروری ہے۔ اس کے لئے suspension نہ کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اعتراض احسن صاحب۔

چوہدری احتراز احسن۔ جناب چیئرمین صاحب۔

تھا جو ناخوب بد راج وی خوب ہوا

کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

جناب والا! ایسی آزاد مت شخصیت جناب بھنڈر صاحب جیسی وہ بھی کس طرح ناخوب کو خوب اور خوب کو ناخوب کر بیٹھے ہیں۔ کل یہاں ایک دن میں روز suspend ہوئے۔ کسی کو علم نہیں تھا کہ دہشت گردی کا قانون پاس کیا گیا۔ اس حتم کی حتم میں کیا گیا۔ یہاں

روز suspend ہونے۔ ایک خام کی خام میں تیرہویں ترمیم، ایک خام کی خام میں چودھویں ترمیم، ایک خام کی خام میں جو چاہیں یہ کر لیتے ہیں۔ اس وقت جناب بھنڈر صاحب کی یہ حس نہیں جاگتی جو آپ نے فرمایا کہ ابھی نوٹس ہو، ابھی روز مظل ہوں، ابھی قرارداد آئے، اس پر بحث ہو۔

جناب چیئرمین۔ جناب! یہاں آپ میری ایک ٹیکنیکل دقت بھی سمجھ لیں کہ فرض کریں کہ میں اجازت دے دیتا ہوں کہ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ ہاؤس نے فیصلہ کرنا ہے۔ But I hesitate to determine whether this resolution which is going to come up is admissible or not. اس پر بھی غور کرنا چاہیئے۔

چوہدری اعترار احسن۔ جناب والا! آپ پہلے میری گزارش سنیں۔ مجھے اس بات پر حیرت ہوتی ہے کہ جناب مسرتاج عزیز صاحب، جناب بھنڈر صاحب فرما کیا رہے ہیں۔ جیسے پہلی مرتبہ سینٹ کی بارہ سالہ یا چودہ سالہ تاریخ میں جو کہ 1985 سے دوبارہ شروع ہوا ہے، یہ روز مظل ہو رہے ہیں۔

(interruption)

Mr. Chairman: As I said, as matter of practice, I would not have any objection to put it to the House. My difficulty would be that supposing the House says that it should be discussed. Now, the Resolution which is to be discussed, I have not yet examined it for admissibility.

اس کا کیا کروں میں۔

چوہدری اعترار احسن۔ جناب اس پر میں عرض کروں آپ کو دیر نہیں گئے گی، اگر آپ examine کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو کوئی دیر نہیں گئے گی، آپ کے سامنے رکھتے ہیں، آپ اُسی وقت ایک منٹ میں اس کا فیصلہ کر دیں گے۔ اگر آپ کے سامنے رکھا ہی نہ جائے تو پھر ہو جاتا ہے، ایک ایک ماہ بھی ہمارا adjournment motion یا وہ چیز نہیں آتی، وہ جب آپ کے سامنے ریکارڈ نہیں رکھا، جب آپ کے سامنے رکھا جائے تو مجھے پورا اعتماد ہے کہ آپ یوں پڑھیں گے اور کہیں گے کہ یہ admissible ہے یا نہیں ہے یا اس پر یہ اعتراض نہیں ہے۔ اللہ کے فضل

سے آپ کا اب تجربہ چیرمین کے طور پر نو سال سے زائد کا ہو رہا ہے۔ آپ کو شاید اس کے بعد اور بھی اثناء اللہ موقع مل رہے گا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج یہ پہلی مرتبہ نہیں کہ کوئی قرارداد آپ کے سامنے آ رہی ہوگی۔ ایک منٹ آپ یہ دیکھیں کہ یہ ایک دوسرا استدلال نہیں سمجھ آ رہا، فرما رہے ہیں adjournment motion کریں، یعنی آپ dictate کر سکتے ہیں، ہم adjournment Motion نہیں کرنا چاہتے، آپ اپنی طرف سے move کریں یا کسی اپنے treasury bench کو کہیں۔ یہ عجب dictatorship ہے، جی adjournment motion آپ کریں وہ میں منظور کروں گا، کمال احتکات ہے، کمال ان کی مہربانی ہے کہ اس پر میں object نہیں کروں گا، یعنی ہم resolution کی بات کر رہے ہیں۔ سوال گندم جواب جو سے آپ دے رہے، چنے سے دے رہے ہیں، اس میں کیا بات ہے۔ ہمارا بڑا simple ما استدلال ہے اگر بالفرض قرار داد ایسی ہوئی کہ قابل ساعت ہوئی یا نہ ہوئی، جو قابل بحث نہیں ہو سکتی تو یقیناً آپ اس کو دیکھتے ہی فرما دیں گے اور ہم پر لازم ہو گا کہ ہم بحث کر کے بتائیں کہ قرارداد کیوں admissible ہے۔ لیکن ہمیں یہ کیسے dictate کیا جا رہا ہے کہ آپ قرارداد کریں۔ رہا رہانی نے خوب کہا ہے یہ وزیر خزانہ صاحب is the engine of unemployment in this country اب میں اس میں عرض کروں اور راجہ صاحب مان رہے تھے، مجھے آج دکھ ہوا ہے، سرتاج عزیز صاحب

normally he doesn't lose his cool but he lost his cool in such a fashion that it

surprised me also. آپ نے ہمیں کہا کہ جا کر بیٹھیں، ہم وہاں اس لئے جا کر نہیں بیٹھے کہ دھمکارے جائیں، راجہ صاحب بڑے پیار سے بات کر رہے تھے کہ اس طرح کرتے ہیں، سرتاج صاحب نے آ کر کہا نہیں، نہیں، نہیں، آپ adjournment motion کریں جی۔ ہم adjournment motion نہیں کرتے، آپ ہمیں اس کی سزا دیں یا نہ دیں، ہم سمجھتے ہیں اس قرارداد سے اس ہاؤس کے ممبران کی اکثریتی رائے، اس مسئلے پر واضح طور پر آئے جو اس لائن، اس صف بندی میں اس طرف کھڑا ہونا چاہتا ہے، جو ان بھائیوں کے حق میں ہیں، جو اس سیروزگاری کو create کرنے کے حق میں ہیں، وہ سامنے ان کی طرف ان کے ساتھ کھڑا ہو اور جو مظلوموں کے ساتھ ہیں، جن کے چلے بند ہو رہے ہیں، جن کے بچے سکولوں سے اٹھانے جا رہے ہیں، ان کو چاہا نہیں ہے یہ امیروں کی حکومت ہے، ان کو دیکھیں تو کسی جس طرح یہ بیٹھے ہوئے ہیں ان کو احساس نہیں ہے۔

جناب چیئرمین - تو طریقہ یہ کرتے ہیں I will put the resolution to the House for suspension ایک منٹ راجہ صاحب کو بھی سن لیتا ہوں، میری تجویز سن لیں کہ اگر یہ بات مان لی جائے تو پھر I will put the resolution to the House for suspension of rules, if the House allows suspension then I will examine it and if it is in order then at the end of the day we can take it up. کیونکہ اگر۔۔۔

چوہدری اعترار احسن۔ جناب یہ end of the day پر لینے والی نہیں ہے۔
 جناب چیئرمین۔ پھر اس میں مجھے بتائیں کہ طریقہ کیا کریں۔ اس میں I don't know, for example, one point which was raised was resolution ہو چکی ہے مجھے وہ بھی ریکارڈ منگوانا پڑے گا۔

چوہدری اعترار احسن۔ جناب میری گزارش سنیں، یہ ہاؤس وہ ہے اگر پہلی resolution ہو گئی ہے تو اس پر بھی کوئی ضابطہ ہے۔ اس کو suspend کریں کیونکہ یہ حالت وہ نہیں ہے۔ وہ resolution تھی، سوال یہ ہے، ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ غیر ضروری retrenchment کر رہے ہیں، وہ resolution کس طرح۔۔۔

جناب چیئرمین - نہیں نہیں I am saying, I have to examine it, I am not saying either way کہ یہ ہے یا وہ ہے۔ I have to examine all this issue.

چوہدری اعترار احسن۔ دیکھیں ایک اعتراض وزیر موصوف سے آیا ہے وہ یہ کہ جی پہلے قرارداد ہو چکی ہے، کوئی آپ اعتراض فرمائیں گے تو اس اعتراض کو سنیں گے۔ اب وہ اعتراض ہی ایک آیا ہے کہ میں وہ تھا، وہ پہلی قرارداد پاس ہوئی اس میں ہے کہ unnecessary چھائی نہ ہو۔ ہم کہتے ہیں یہاں ابھی بلوچستان والے کہہ رہے ہیں کہ بلوچستان میں اتنی unnecessary ہے کہ ایک آدمی پانچ آدمیوں کا کام کر رہا ہے اس کی چھائی کر دی ہے۔

نمبر ۲۔ ہم کہہ رہے ہیں کہ آج کے سوالات کی اس کتاب میں یہ واضح طور پر آیا ہے کہ آپ نے لاکھ، لاکھ، ڈیڑھ لاکھ کی تنخواہ پر لوگوں کو رکھا ہے اور غریبوں کا آپ گلا کاٹ رہے ہیں۔ یہ غیر ضروری ہے تو prima facie بادی النظر میں ہمارے اس استدلال میں ایک وزن ہوگا کہ اگر پہلی قرار داد میں صرف یہ کہا ہے کہ غیر ضروری چھائیاں نہیں تو بادی النظر میں آج جو چھائیاں

کا ایک سیلاب آ رہا ہے۔ آج جو بے روزگاری کا ایک طوفان لا رہے ہیں۔ یہ غیر ضروری چھانٹیاں ہیں۔ ہاں اگر یہ لاکھ اور ڈیڑھ لاکھ کی نوکریاں ساتھ نہ دے رہے ہوتے تو میں کہتا چھانٹیاں ٹھیک ہیں۔ ایک طرف اپنے لوگوں کو نواز رہے ہیں۔ ایک میٹرک پاس کو لاکھ روپے دے رہے ہیں۔ جس نے پارٹ ون کا امتحان پاس کیا ہے اور پارٹ ۲ نہیں کیا ہے۔

جناب چیئرمین! آپ نے بیئرٹری کی ہے۔ پارٹ ون بھی کیا ہے اور پارٹ ۲ بھی کیا ہے۔ اگر آپ صرف پارٹ ون کر کے آتے تو کیا آپ کھتے۔ جو آدمی لکھتا ہے کہ پارٹ ون بار ایٹ لا۔ آپ مجھے خود فرمائیں۔ خدا خواستہ اگر آپ نے پارٹ ۲ نہ کیا ہوتا۔ آپ نے Oxford سے ڈگری لی ہے۔ آپ نے فائنل ایگزام پاس نہ کیا ہوتا۔ تو کیا آپ کھتے۔ اس کو تو اس لئے dismiss کرنا چاہیئے کہ اس کو آپ ایک لاکھ روپے تنخواہ دے رہے ہیں۔ ۴۲ سال میں اس نے پارٹ ون پاس کیا ہے اور پارٹ ۲ نہیں کیا ہے۔ جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے۔ اس کا آپ موقع دیں۔ یہ Rules suspend کریں۔ حکومت سے کم از کم Rules کی suspension ہماری استدعا ہے۔ ہم ان کے آگے گزرا کے روتے رہے کہ ہمیں ۲۴ گھنٹے دیں۔ ہم نے بحث کرنی ہے۔ آج وزیر کہہ رہے ہیں کہ جی ہمیں ۲۴ گھنٹے دیں۔ ہمیں انہوں نے ۲۴ گھنٹے دیئے ہیں۔ جب بھی یہ Rules suspend کئے ہیں۔ ہمیں انہوں نے surprise سے نہیں لیا پہلے کبھی۔ جب بھی انہوں نے Rules suspend کئے ہیں، روزِ مظل کئے ہیں تو اچانک کئے ہیں۔ آج غریبوں کا کھلا کٹ رہے ہیں۔ غاندیوں کو تباہ کر رہے ہیں۔ لوگوں کے گھر گرا رہے ہیں۔ آج یہ کہہ رہے ہیں کہ جی ہمیں ۲۴ گھنٹے دے دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، پہلے راجہ صاحب کی بات سن لوں پھر آپ کی بات سن لیتا ہوں۔

جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق، جناب چیئرمین! صرف suspension of Rules کے سلسلے کو

وہ اٹھانا چاہتے تھے۔ اس مسئلے کو بھی ساتھ ساتھ بیان کرتے رہے۔ اس حد تک انہوں نے نہیں رکھا کہ وہ صرف اس اجازت لینے کی حد میں رستے۔ اگر مقدمہ صرف یہ تھا کہ اس معاملے کے اوپر آواز بلند کی جائے۔ اس ایوان کے باہر بھی لوگوں کو یہ پتہ چلے کہ بعض لوگوں نے اس معاملے

پر بات کی ہے۔ وہ مہد تو میں سمجھتا ہوں کہ پورا ہو گیا ہے لیکن اگر کوئی meaningful اس پر بحث ہوتی ہے، اگر انہوں نے بھی اس پر facts and figures کے ساتھ واقعات کے ساتھ بات کرنی ہے، اس کے impacts کے اوپر بات کرنی ہے تو پھر یہ معاملہ بھی صرف ایک منسٹری خاں کے ساتھ متعلقہ نہیں ہے۔ اگر سوئی گیس سے لوگوں کو نکالا گیا ہے تو کون وہ لوگ تھے جن کو نکالا گیا ہے یا نکلنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ اس کے لئے الگ منسٹری ہے۔ اس منسٹر کو جواب دینے چاہئیں۔ اگر واہڈ کا کوئی معاملہ ہے تو پھر واہڈ کا الگ منسٹر ہے اس سے ان کو جواب لینا چاہئے۔ اگر ریلوے یا PIA کی بات ہے تو اس کے لئے الگ حکمہ ہے ان کو جواب دینا چاہئے۔ اس لئے اگر یہ ایک ہی سانس میں تمام حکموں کی بات کر جائیں اور پھر یہ توقع کریں کہ آج ہی حکومت کی طرف سے کوئی ایک صاحب کھڑے ہو کر اس بارے میں پورا response دے سکیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے meaningful بات چیت یا discussion کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس معاملے میں اگر یہ resolution لانا چاہیں۔ میں یہ impose نہیں کر سکتا کہ یہ resolutoin نہ لائیں اور adjournment motion لائیں یا کچھ بھی لائیں۔ جو بھی یہ مناسب سمجھیں لائیں تو Rules suspend کئے جا سکتے ہیں۔ ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ گورنمنٹ اکثر کرتی ہے لیکن اگر یہ چاہیں تو ایک موقع ایسا بھی آسکتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ اگر سوا ایک بج گیا ہے۔ ان کو تقریر کرنے دی جائے اور پھر اس کے بعد ایک موقع الگ رکھا جائے جس کے بعد اس کا response گورنمنٹ کی طرف سے آئے۔ اس لئے میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ ایک continuing process ہے۔ یہ کوئی آج نہیں ہوا کہ آج ہی اخبار میں آیا ہے اور اس سے پہلے ان کو علم نہیں تھا اور اس پر آج ہی بحث کرنی ضروری ہے۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں اور مناسب یہ لگتا ہے کہ جو باتیں فوری طور پر کہنی چاہئے تھیں وہ انہوں نے کہہ دی ہیں اور اس پر سیر حاصل بحث کرنی ہے، کیونکہ یہ ایک ایسا ایٹو ہے جس کے اوپر بحث کی جاسکتی ہے، بات کی جاسکتی ہے، یہ ایک policy matter ہے جو زیادہ لوگوں کو affect بھی کرتا ہے۔ اس لئے اگر آج یہ اس بات پر insist نہ کریں تو آئندہ اس پر کوئی دن رکھ کر اس پر مناسب طریقے سے بحث ہو سکتی ہے، ریزولوشن۔

جناب چیئرمین، جی رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! جو پوائنٹ نے honourable Finance Minister

اٹھایا تھا that a similar resolution has already been passed and that it cannot be taken up. I think he is mixing up the rules of the National Assembly.

(interruption)

Mian Raza Rabbani: I will quote to you Rule 189. Yes, provision is there in the Rules of the National Assembly for six months. Rule 189 says:

"Except as otherwise provided by these rules - A motion shall not raise a question substantially identical with the one on which the Senate has given a decision in the same session".

So, the bar is limited to the same session the resolution was passed in, I think, the last session or the session before that. This is a new session which has commenced from the day before.

Mr. Chairman: Which rule you are reading.

Mian Raza Rabbani: Rule 189.

Mr. Chairman: Please read rule about resolution.

Mian Raza Rabbani: Sir, about resolution there is no rule. This is the only one.

Mr. Chairman: No, no. There is a special rule.

Syed Qaim Ali Shah: Sir, this is Rule 127. Repetition of Resolution. But this is quite different.

Mr. Chairman: Raza Rabbani Sahib, this is 127 but you see again the point that I am saying, let me examine it first, please.

Syed Qaim Ali Shah: sir, let me read it.

Mr. Chairman: But this is not an issue.

Syed Qaim Ali Shah: No. Sir, it is not attracted..

Mr. Chairman: Oh, oh! I am not even saying it is attracted.

میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھے موقع دیں گے کہ نہیں کہ میں اس کو examine کروں یعنی
what I am saying is that supposing the House says کہ ہاں جی ٹھیک ہے اس کو
take up کر لیں تو مجھے آخر موقع دیں گے to examine these questions کہ نہیں۔ How
do I examine them? I am not saying attracted nor attracted. That question comes
later. All I am saying is that these issues, how do I examine them? یعنی آپ کی
بات مناسب ہوگی ٹھیک ہے مان لیا۔ But I am to examine it ابھی تو وہ issue نہیں ہے
میرے سامنے۔ جب میرے سامنے resolution آتی ہے تو دفتر والے اس پر اپنے comments
لکھ کر اوپر بھیجتے ہیں کہ جی فلاں record ہے مسئلے یہ ہوا تھا۔ Examine and take a decision.
So, if let us say the House today decides کہ جی take up کرنا ہے then what do I
do?

Mian Raza Rabbani: Sir, what can be done is that we be allowed to
move for the suspension of the rules and if the House agrees to the suspension of
rules, the resolution be read and then you can take a decision on it whether it is
admissible or not?

جناب چیئرمین، نہیں پھر اس کے لئے مجھے وقت چاہئے ہو گا I can't take it up
immediately نہیں مجھے کوئی وقت چاہئے ہو گا to get the record of the previous
resolution کیا ہوا، چھ ماہ ہوئے ہیں چار ہوئے ہیں all this I will need. Yes, please.

چوہدری احتراز احسن، جناب چیئرمین صاحب! یہ بالکل آگاہ ہیں۔ وزراء اور اگر آگاہ
نہیں ہیں تو یہ بڑی قیمتی ہے کیونکہ اس وقت کا، موجودہ عہد کا شاید سب سے بڑا سانحہ اور
سب سے بڑا المیہ یہ چھانٹیں ہیں۔

جناب چیئرمین، اس وقت تو سوال اور ہو گیا۔ اس پہ سن یا ہم نے اب سوال یہ

What do I do?

چوہدری اعتراز احسن، میں ایک اور بات کرنے لگا ہوں۔

Please guide me what do I do? جناب چیئرمین، نہیں۔ وہ نہ کریں۔

چوہدری اعتراز احسن، جناب میں مختلف بات کرنے لگا ہوں۔

جناب چیئرمین، اوہو، دیکھیں، مختلف کریں، میں اس issue پہ ہوں کہ

please guide me

(interruption)

چوہدری اعتراز احسن، آپ اگر سنیں گے تو شاید اس میں، تھوڑی سی گزارش آپ

کی assistance کے لئے۔

جناب چیئرمین، نہیں۔

I am now convinced that I will move this resolution.

(interruption)

چوہدری اعتراز احسن، جناب مجھے آپ گزارش تو کرنے دیں۔ میں مختلف بات کر

رہا ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ مجھے اس پہ guide کریں جو میں چاہ رہا ہوں۔

I want your guidance on this.

چوہدری اعتراز احسن، جناب آپ کو اسی پہ assist کرنا چاہ رہا ہوں۔ پلیز سنیں۔

جناب چیئرمین، جی سائیں۔ نہیں جس point پہ مجھے guidance چاہیے اس پہ

مجھے دیں۔

چوہدری اعتراز احسن، سر میں اسی پہ عرض کر رہا ہوں کبھی آپ سنیں تو سی ناں

جی۔

جناب چیئرمین، جائیں۔

Your guidance is something else on which I am convinced.

چوہدری اعتراز احسن، جناب میں assist نہیں کر سکتا اگر آپ ----- آپ کا

یہ problem ہے۔

Mr. Chairman: O.K. Tell me. I have no problem, Aitzaz Sahib, please.

You tell me what do you want to say? Please go ahead.

چوہدری اعتراز احسن، جناب میں یہی کہہ رہا ہوں جو آپ فرما رہے ہیں۔ آپ کی

problem ہے۔

جناب چیئرمین، یہ آپ کی problem ہے It is not my problem. یہ آپ کی

problem ہے۔

چوہدری اعتراز احسن، جناب آپ بار بار یہ کہہ رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Please, it is your problem, not my problem.

Mr. Aitzaz Ahsan: What you are saying is your problem, it is not mine.

Mr. Chairman: It is not my problem, Aitzaz Sahib. It is your problem.

(مداخلت)

جناب چیئرمین، بلیز اعتراز احسن صاحب، جس سے مجھے guidance چاہیئے، بلیز اس پر

بات کیجئے۔

چوہدری اعتراز احسن، آپ سب سے تو guidance ہو گی، نہیں اس طرح تو

نہیں، جب آپ سننے کو تیار نہیں تو میں بات نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین، So, what I will do is, I will put this resolution to the

House مجھے دیں suspension کا موٹن۔

Ch. Aitzaz Ahsan: No we are not moving it.

Mr. Chairman: O.K., you are not moving it. Thank you, if you are not moving it.....

جی جناب راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی، جناب چیئرمین! آپ غالباً تھکاوٹ کی وجہ سے خطا ہو گئے، ویسے بہتر یہ تھا کہ اس ہاؤس کو میں گزارش کرنا چاہتا تھا کہ وہ اس پر۔
(اس موقع پر اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی)

جناب حسین شاہ راشدی، جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ اس میں وہ technicalities پر نہ جائیں۔ پورے ملک میں اس وقت ایک اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ گورنمنٹ اگر سمجھتی ہے کہ ان کی پالیسیاں درست ہیں تو پھر ان کو اس ریزولوشن سے کترانا نہیں چاہیئے۔ میں اس ہاؤس کی انفرمیشن کے لئے عرض کرنا چاہتا تھا کہ پوری تاریخ میں مسلمانوں کا معاشی قتل عام کبھی اتنا نہیں ہوا، جتنا اس حکومت نے کیا ہے۔

دوسری بات یہ تھی کہ اس حکومت کا قبہ بھی درست نہیں ہے، کعبہ ان کے پیچھے ہے اور کلیسا ان کے آگے اور وہاں سے وہ dictation لے رہے ہیں۔ لہذا میں ان سے ایک دفعہ پھر گزارش کرنا چاہوں گا، حالانکہ راجہ صاحب نے بے بسی کا اہمار کیا ہے، مگر میں ان سے گزارش کروں گا کہ اگر ان کا حکومتی پارٹی پر کوئی اثر ہے تو وہ ضرور ہمیں موقع دیں کہ ہم یہ ریزولوشن پیش کریں اور اس اہم ایشو پر ہم بحث کریں۔

جناب چیئرمین، جی محترمہ نسرین جلیل صاحب۔

بیگم نسرین جلیل، جناب چیئرمین! میں پہلے تو کراچی کے کل کے سامنے یہ اہمار افسوس کرنا چاہتی تھی۔ دوسرے ایوان کے علم میں یہ بات لانا چاہتی تھی کہ یہ باقاعدہ target killing تھی اور اس کو فرقہ واریت نہ سمجھا جائے، جس طرح کہ چیف منسٹر سندھ نے یہ کہا ہے کہ حکومت کو کمزور کرنے کی سازش ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ ابھی ایک ایگزیکٹو اور judiciary کے سنگین بحران سے ہم نکلے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ معاشی بحران ابھی جگہ چل رہا ہے۔ کل کراچی

میں جو لوگ وہاں پر سانحہ کے دوران موجود تھے انہوں نے بتایا کہ بنوری ٹاؤن مسجد سے باقاعدہ اس بات کا اعلان ہو رہا تھا کہ لوگ مشتعل نہ ہوں اور اشتعال میں آ کر چیزیں نہ جلائیں اور توڑ پھوڑ نہ کریں، اس کے باوجود وہاں پر لوگ آنے اور انہوں نے اس قسم کی حرکت کی کہ بینک کو جلایا گیا، ٹائر جلائے گئے اور توڑ پھوڑ کی۔ اس سلسلے میں میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں، حالانکہ ایم کیو ایم حکومت میں شامل ہے آج بھی، لیکن پچھلے بارہ، تیرہ دنوں میں ہمارے کم از کم سات کارکنان اور ہمدرد جو ہیں، ان کو میں 'state sponsored terrorist' ہی کہوں گی، "حقیقی" نے ان کو قتل کیا ہے۔ آپ الیہ یہ دیکھنے کہ ہم بے بس ہیں۔ تو وہ کون سے محرکات ہیں جو ملک میں اس قسم کا بحران پیدا کر رہے ہیں، یہ سازش میں سمجھتی ہوں کہ صرف اس حکومت کے خلاف نہیں بلکہ ملک کے خلاف بھی ہے اور اس کا سنجیدگی سے اس ایوان کو نوٹس لینا چاہیئے اور وہ عناصر جو یہ کروا رہے ہیں ان پر کوئی قدغن لگنی چاہیئے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Now we come to the next item, leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، سینئر محمد افضل لون صاحب نے ذاتی وجوہات کی بناء پر مورخہ 4 تا 6 نومبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب ذکی صاحب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے نیویارک جا رہے ہیں، اس لئے انہوں نے ایوان سے مورخہ 4 نومبر سے لے کر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، فاروق احمد خان صاحب نجی دورے پر ملک سے باہر جا رہے ہیں، اس لئے انہوں نے مورخہ 4 نومبر سے لے کر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، سینئر قاضی محمد انور صاحب نے ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج مورخہ 4 نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، سینئر جج جہانگیر بدر صاحب نے ذاتی وجوہ کی بناء پر یکم نومبر 1997ء کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، چوہدری شجاعت حسین، وزیر داخلہ سرکاری کام کے سلسلے میں کراچی تشریف لے گئے ہیں، وہ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جنرل (برٹنڈ) عبدالجید ملک، وزیر برائے اور کشمیر بھی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے، ان کی اطلاع بھی

آئی ہے۔ Next item is Anwar Bhinder Sahib item No.3.

میاں محمد یسین خان وٹو۔ یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں مزید غور و غوض کی ضرورت ہے۔ مگر وہ اتفاق فرمائیں تو میں آپ سے استدعا کروں گا کہ یہ دونوں items defer کر دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جو وزیر صاحب نے فرمایا ہے ان کے اس مزید غور کے پیش نظر اور مجھے امید ہے کہ غور مثبت ہو گا، کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (اس موقع پر ایوان میں اذان کی آواز سنائی دی)

LEGISLATION

جناب چیئرمین۔ جی جناب both these items with the consent of the House,

both these items No.3 and No.5 ٹھیک ہے جی۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: 3,4,5,6 Sir.

Mr. Chairman: 3,4,5 and 6, item

تو دو ہیں Substantially there are two items. Both these items are کیا ان کو adjourn کرتا ہے۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ جی defer کرنا ہے۔

Mr. Chairman: These are deferred, next item is item No.7

رہا رہائی صاحب کی resolution ہے وہ تو موجود نہیں ہیں۔ باقی میرے خیال میں انہی کی ہیں۔ میرے خیال میں یہ بھی پھر defer کر دیتے ہیں۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ جی جناب میں نے عرض کرنا ہے کہ کل Cabinet meeting ہے اور خام کو بھی کچھ دوستوں کی مصروفیت ہے۔ اگر آپ مہربانی کریں تو ہاؤس کا اجلاس آئندہ پرسوں خام کو کر لیں۔

جناب چیئرمین۔ پرسوں خام کو۔ ٹھیک ہے جی۔

میاں یسین خان وٹو۔ جی۔ صبح نیشنل اسمبلی ہو گا۔

Mr. Chairman: So, adjourned till.....

پرسوں ملتے ہے۔

میاں یسین خان وٹو۔ ملتے ہے آپ مناسب سمجھیں۔ چار بجے پانچ۔

Mr. Chairman: So, the House is adjourned to meet again on Thursday,

6th November at 4.00 pm

[The House was then adjourned to meet again on Thursday, 6th November, 1997 at 4 p.m.]